

الحمد لله  
رسالہ مبارکہ مسیحی نام نہی

# الکویت الشہابیہ کتب الی الوفاء

مصنف حضرت عالم الہست در ظل الہی  
جسین مشیوائے دہلیہ و نیز او باہیہ غیر مقلدین کے اقوال  
مغالل کلمات کفریہ ہوا تصدیقات سے معتبرین و علمائے  
دین سے ثابت فرما کر یہ حکم ہی فرمایا کہ ہم بنظر احیاط تکفیر  
نہیں کریں گے

سل السیوف الہندیہ میں اونکے سات کفریات ذکر فرماتے  
اسین ستر بیان میں آئے

مع رسالہ مسیحی نام نہی

# CHECKED 1995 صمصام سنیت بگلوئی عجیت

مصنفہ جناب مولانا قاضی محمد عبد الوحید صاحب  
حنفی فرہوسی عظیم آبادی دام بالا آبادی  
جسین مشیوائے دہلیہ سات کفریات سے بعض حضرات ایک بارہ کو خطا کر  
حسب فراموشی مجلس علماء تروہست

مطبع اہلسنیت واقع بریل مدیہ

# فہرست مضامین سالہ الکوئٹہ الشہابیہ فی کفریات ابنی الوہابیہ

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۹	خطبہ مع شرح حشر و آیات ایمانہ	۱۷	کفریہ ۱۱۰۹۰ امام دابیہ کے مرشد کا خدا سے اچھے
۱۰	ادنیٰ کو صرف کلمہ گوئی مسلمان بننے کی پوری کافی نہیں		نارک باتیں کرنا۔
۱۰	خود امام دابیہ کے اقرار سے دابیہ و امام کو	۱۹	کفریہ ۲۱ بر اصول دابیہ کہ پیر کو خدا سے جدا
	سب کا کافر ہونا۔		مقصود الزات بنایا۔
۱۱	کفریات امام دابیہ کا شمار	"	کفریہ ۲۳ کہ رسول کو ماننا محض خطبہ ہے۔
"	کفریہ اپنا اقرار سے کافر ہونا۔	۲۱	کفریہ ۲۴ غیر انبیاء کو حکم کھلا نہیں بنا۔
۱۲	کفریہ ۲ تمام امت کو کافر بنا۔	۲۲	اپنے پیر کو نبی بنانے کے مقصود سے۔
"	کفریہ ۳ کہ اللہ تعالیٰ ہر عظم حال کر کے پناہ	۲۷	کفریہ ۲۵ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شانیں
"	کفریہ ۴ امام تہی قدیم نہیں		خبط گستاخی کہ معاذ اللہ وہ مرکز مٹی میں مل گئے۔
۱۳	کفریہ ۵ کہ اللہ تعالیٰ کو زمان و مکان و جہت	۲۸	کفریہ ۲۶ انبیاء علیہم السلام کو انکار
	پاک بنانا اور اس کا دلیر پاکینہ ماننا لگنا ہی ہر		لوگ بتائے۔
۱۴	کفریہ ۶ اللہ تعالیٰ جندوں سے چرا	۲۹	کفریہ ۲۷ معاذ اللہ او نہیں چھوڑ چار کہنا۔
	چھپا کر جھوٹ بولنے تو کچھ ترجیح نہیں	۳۰	کفریہ ۲۸ و ۲۹ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
۱۵	کفریہ ۷ کہ اللہ تعالیٰ لاشہ اکھاڑا پیتا		علیہ وسلم کو صریح شہید تعالیٰ دینا۔
	ترتیب سب ممکن ہے۔	۳۵	امام دابیہ کے طور پر نماز و تلاوت قرآن سب شرک
"	کفریہ ۸ اللہ تعالیٰ کا جھوٹا ہونے کی ذمہ داری	۳۶	نواب میسرین خان صاحب دہلی کے تین بیٹوں کا شرک
۱۶	کفریہ ۹ کہ اللہ تعالیٰ عین ہر اس کا	۴۰	امام دابیہ نے کفریات کے سات کلمے طیار کیے۔
"	کفریہ ۱۰ کہ اللہ تعالیٰ کی صفیں ملنے و مخلوق	۴۱	کفریہ ۳۰ امام دابیہ کا قرآن عظیم کو صاف
"	کفریہ ۱۱ کہ اللہ تعالیٰ کی جہت و غیر جہت		جھٹلانا۔ (باقی فہرست بر صفحہ ۱۰۹)

وَالَّذِينَ يُرِيدُونَ عِذَّ اللَّهِ  
وَالَّذِينَ يُرِيدُونَ عِذَّ اللَّهِ

الحمد لله رب العالمين  
الحمد لله رب العالمين  
الحمد لله رب العالمين  
الحمد لله رب العالمين



از تصانیف جلیله  
از تصانیف جلیله  
از تصانیف جلیله  
از تصانیف جلیله

مطبع اهل سنت  
مطبع اهل سنت  
مطبع اهل سنت  
مطبع اهل سنت

۳۷۲۵۰۲

الف ۲۵



بسم الله الرحمن الرحيم

مسئلہ از بدایون مرسلہ مولانا مولوی محمد فضل المجید صاحب  
قادر فی فاروقی سلمہ اللہ تعالیٰ لے ۲۲ - جمادی الاولیٰ ۱۳۱۲ھ

بخدمت بابرکت مولانا مرجع الفتاویٰ والمفتیین ملا ذوالعلماء المحققین جناب مولوی

احمد رضا خان صاحب اللہم ادم افاضاتہم وافاداہم - السلام علیکم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ وہابیہ غیر مقلدین جو تقلید اربعہ  
کو شرک کہتے ہیں جس سلمان کو مقلد دیکھیں اسے مشرک بتاتے ہیں یہی اولیٰ اصل

مصنف تقویۃ الایمان و صراط المستقیم والیضاح الحق و یکروز و

تتویر العینین کو اپنا امام و شیوا بتاتے اس کے اقوال کو حق و ہدایت بتاتے

اور اس کے مطابق اعتقاد رکھتے ہیں ہمارے فقہائے کرام شیوا یا ان میں سے

نزدیک اپنا اس کے شیوا پر حکم کفر لازم ہے یا نہیں یہ سنیوں کا حیرا



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الجلاد

الحمد لله الذي ارسل رسوله مشاهدا ومبشرا ونذيرا للشومط  
ودسوله وتقريره وتوقره لا يخفناكم ولسا انكم فجل تغليظه وتوقره  
وتقريره لا تخفناكم ولا يكد الحق واما انكم

۱۰۰ یہ خطبہ قرآنی آیتوں اور ایمانی باتوں پر مشتمل ہے نفیم فائدہ کے لیے اوں آیات اور  
زبان اردو میں ان آیات کی طرف اشارہ مناسب آیت اولی اذا امرسلناک مشا  
ومبشرا ونذیرا ہ بیشک ہم نے تجھیں بھی گواہ اور خوشی اور ڈر سنا تاکہ جو تمہاری تعظیم  
کرے اور سے فضل عظیم کی بشارت دو اور جو معاذ اللہ سے تعظیم سے پیش آئے اُسے عذاب الیم کا  
ڈر سنا۔ اور جب وہ شاہد و گواہ ہوئے اور شاہد کو شاہدہ درکار تو بہت مناسب ہو کہ امت  
تمام افعال و اقوال و احوال و ان کے سامنے ہوں طہرائی کی حدیث میں حضرت عبداللہ بن  
عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان اللہ

رفع لی الدینا فانما انظر الیہا والی ما ہو کان فیہا الی یوم القیمة کانما انظر الی کفی ہذہ بیشک اللہ  
تعالیٰ نے میرے سامنے دنیا اور دھالی تو میں دیکھ رہا ہوں اور سے اور جو کچھ اس میں قیامت تک  
ہوئیگا لاہی جیسا پنی اس میں بھیجی کہ دیکھ رہا ہوں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۱۱ ائمہ مظلہ علیہم السلام  
لننظر مناجا للہ ورسولہ وتقریرہ لا یخفناکم ولا یخد الحق واما انکم  
۱۱ سبیلہ کہ تم اللہ و رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو معلوم ہو کہ دین ان محمد رسول اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم کا نام ہے جو ان کی تعظیم میں کلام کرے میں اس کا کو بل و سبک کر گیا چاہتا ہو واد بائیں

۱۱ قرآنی آیتوں  
زبان اردو میں  
۱۱

وَحَرَّمَ عَلَيْهِمْ أَنْ تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَتَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ  
كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ يَظْهَرُ أَعْمَالُكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تَشْعُرُونَ فَخُذُوا حِجَابَ طَاعَتِهِ طَاعَتِهِ وَتَبِيعَتِهِ بَعِيتُهُ فَإِنْ بَايَعْتُمْ نَبِيَكُمْ كَمَا نَفَاقُوا  
أَيْدِيَكُمْ يَدْرَحُمَا نَكْمَةً وَقُرْنِ اسْمِهِ الْكَرِيمَ بِاسْمِهِ الْعَظِيمِ فِي الْأَعْنَافِ

۱۰ آیت ۳ یا ایہا الذین امنوا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی ولا جہروا  
لہ بالقول کجہر بعضکم لبعض تخطوا اعمالکم وانتم لا تشعرون ۰  
اے ایمان والو نہ بلند کرو اپنی آواز دین نبی کی آواز پر اور اس کے حضور چلا کر نہ بولو جیسے آپس میں  
ایک دوسرے کے سامنے چلاتے ہو کہ میں تمہارے عمل کا رتہ ہو جائیں اور تمہیں خبر نہ ہو  
امیر المؤمنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روضۃ انور کے پاس سیکو اور پچی آواز سے بولتے دیکھا  
فرمایا کیا اپنی آواز نبی کی آواز پر بلند کرتا ہے اور یہی آیت تلاوت کی ۱۲ آیت ۳ من یطع  
الرسول فقد اطاع اللہ جسے رسول کی اطاعت کی اس نے خدا کی اطاعت کی ۱۳  
آیت ۵ ان الذین بیعناک انما یبایعون اللہ ید اللہ افوق ایدہم  
بیشک جو لوگ تجھ سے بیعت کرتے ہیں وہ تو اللہ ہی سے بیعت کر رہے ہیں اللہ کا ہاتھ ہرگز اونچا نہیں  
۱۴ اللہ عزوجل نے بیشمار امور میں پیر حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام پاک اپنی نام قدس کا  
کہیں اصل شان اپنی تھی اُس میں پیر حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر بھی شامل فرمایا کہ میں صل معاملہ حبیب  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا تھا ان کے ساتھ اپنے ذکر والا سے اعزاز بڑھایا آئندہ کی آٹھ آیتیں  
اسیکے بیان میں ہیں سلمان دیکھے اور ایمان تازہ کرے ۱۲ امنہ مظہ ۵ آیت ۶ غلہم اللہ  
اور رسولہ من فصولہ او غنیم دولتمند کرو یا اللہ اور اللہ کے رسول نے اپنے فضل سے ۱۲

والایمان ورجاء العطاء والتقديم والقضاء والمحادثة والارشاء

لہ آیت ۷ ولو انهم رضوا ما اٰتھم اللہ ورسولہ وقالوا حسبنا اللہ  
 سئلوا ان اللہ مفضلہ ورسولہ اور کیا خوب تھا اگر وہ راضی ہوتے اس پر جو انھیں  
 دیا اور اللہ کے رسول نے اور کہتے ہیں اللہ کافی ہے اب ویتا ہی ہمیں اس اپنے  
 فضل سے اور اس کا رسول ۱۲ آیت ۸ یا ایہا الذین امنوا لا تقلوا لم یات  
 یدئی اللہ ورسولہ اے ایمان والو اس رسول سے کہ گئے نہ بڑھو ۱۲ آیت ۹  
 ما کان لم یزلوا منہ اذ اقرئوا اللہ ورسولہ امر ان یکون لھما الخیرۃ  
 منہم ومن یعصر اللہ ورسولہ فقد ضلّ ضلالاً مبیناً ۱۰ نہیں پہنچتا  
 کسی مسلمان مرد نہ عورت کو کہ جب اللہ ورسول کوئی بات اون کے معاملے میں ٹھہرا دیں تو  
 انھیں اپنے کام کا کچھ اختیار باقی ہے اور جو حکم مائے اللہ رسول کا وہ حیرت انگیز ہو جسک کہ  
 ۱۱ آیت ۱۰ لا تجد قوماً یؤمنون باللہ والیوم الآخر فی ادوات  
 من حاد اللہ ورسولہ ولو کانوا اباہم او ابناہم او اخوانہم او عشیرتہم  
 تو نہ پاؤ گے انھیں جو ایمان لاتے ہیں اللہ اور پیچھے دن پر کہ دوستی کریں اللہ ورسول کے  
 مخالف سے چاہو وہ اپنے باپ یا بیٹے یا بھائی یا غریب ہی ہوں ۱۲ آیت ۱۱ واللہ ورسولہ  
 احق ان یضوآ ان کانوا مومنین ۱۲ الم یعلم انہ من حکم اللہ ورسولہ  
 فان لہ نذر جہنم خالداً فیہا ذلک الخزی العظیم ۱۳ اللہ ورسول زیادہ مستحق  
 ہیں اس کے کہ یہ لوگ انھیں راضی کریں اگر ایمان رکھتے ہیں کیا انھیں خبر نہیں کہ جو مقابلہ کرے اللہ  
 ورسول سے تو اس کے لیے دوزخ کی آگ ہے ہمیشہ رہیگا اور وہ ہی بڑی رسوائی ہو ۱۲

والشعر والایذاع فی قرآنکمزور فی شأنہ وعظم مکاتہ فی امرہ  
 عن امیر موعده ۱۰۱۰ فما کان لیفہن بمیدانکم لا تجعلن الخ  
 کا لادرا والدم کا مساک ۱۰۱۱ تجعلن العصف کد یجا نکم  
 فقد هد اکم ربکم ان لا تجعلوا دعا الرسول بنیکم  
 کدعاء بعضکم بعضا من اب او مولیٰ او سلطانکم  
 وقال للذین ارسلوا السنتهم فی شأنہ العظیم

۱۰۱۲ آیت ۱۲۱ اذ الصبحوا لله ورسوله جب خاص وکین اسد ورسول کے  
 ساتھ ۱۰۱۳ آیت ۱۲۲ ان الذین یؤذون الله ورسوله لعنهم الله فی الدنیا  
 والاخرۃ واعد لهم عذابا مهینا ہ بیشک جو لوگ ایزادیتے ہیں اسد اور  
 رسول کو اللہ نے ان پر لغت کی دنیا و آخرت میں اور ان کے لیے طیار کر رکھی زلت کی مار  
 یہ معاملہ خاص حبیب کا ہوا اللہ کو کون ایزاد سکتا ہو گر مان تو جو معاملہ رسول کے ساتھ ترا جائے  
 ہی ساتھ قرار پایا ۱۰۱۴ آیت یعنی جب تم خود گناہ سوئی خون کو شک جیس کو پھول کی طرح نہیں سمجھتے  
 تو رسول کے معاملی کا اوپر کیا قیاس کرتے ہو یہ ان تو کوئی نسبت ہی نہیں ہو سکتی جب ان کے ہم  
 حضور سید غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں لا تقیسو فی احد ولا تقیسو علی احد محو کما پر  
 قیاس کرو نہ کسی کو مجھ سے نسبت دو تو خود حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر کیا ہو  
 واللہ اکبر ۱۰۱۵ آیت ۱۲۴ ہو کہ رسول کا پکارنا اپنے میں ایسا نہ ٹھہراو جیسے ایک دوسرے کو پکارنے  
 اب ایک دوسرے میں باپ مولیٰ اور بادشاہ کی سیلے علما فرماتے ہیں نام پاک لیکر زدا  
 کرنا حرام ہو اگر روایت میں مثلاً یا محمد آیا ہو تو اسکی جگہ بھی یا رسول اللہ کہے اس سئلہ کا  
 بیان عظیم الشان فقیر کے رسالہ تنحیل البقیہ بان نبینا سید المرسلین میں دیکھیے ۱۰۱۶ منہ

اَللّٰهُ وَاٰیٰتِهٖ وَرَسُوْلَهٗ كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ ۝ لَا تَقْضُوا وَاَقْد

۱۷ یہ آیت ۵ اہو غزوہ تبوک کو جاتے منافقون نے تخلیم میں بنی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خلاف شان کچھ کہا جب سولہ وعذر کر نیلگے اور بولے ہم تو یوہین آپس میں ہنستے تھے اللہ تعالیٰ نے فرمایا قل ایا اللہ وَاٰیٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ اَمْ یُوْنٰی اَنْ کُفْرًا سَ کیا اللہ اور اسکی آیتوں اور اسکے رسول کے معاملے میں ٹھٹھا کرتے تھے یہاں نے نہ بناؤ تو نہ ہو چکا یا ان الا کا قول اس آیت سے یقین فائدے حاصل ہوئے اَوَّل یہ کہ جو رسول کی کیا گستاخی کرے وہ کافر ہو جاتا ہے اگرچہ کیسا ہی کلمہ پڑھتا اور ایمان کا دعویٰ رکھتا ہو گویا اسے ہرگز کفر سے نہ بچا سکی دو م یہ جو بعض جاہل کہنے لگتے ہیں کہ کفر تو دل سے متعلق ہے جب وہ کلمہ پڑھتا ہو اور اس کے ذہن کفر ہونا معلوم نہیں تو ہم کسی بات کے سبب اسے کیوں کافر کہیں محض خطا اور نرمی جھوٹی بات ہو جس طرح کفر دل سے متعلق ہے یوہین ایمان بھی زبان سے کلمہ پڑھنے پر مسلمان کیسے کہا یوہین زبان سے گستاخی کرنے پر کافر کہا جائیگا اور جب بغیر اکراہ شرعی کے ہے تو اللہ کے نزدیک بھی کافر ہو جائیگا اگرچہ ذہن گستاخی کا مقصد نہ ہو کہ نے اعتقاد کہنا نہزل و سخر یہ ہے اور سی پر رب لغزہ فرما چکا کہ تم کافر ہو گئے اپنے ایمان کے بعد اسکی تحقیق ہمارے رسالہ الباری فی اللہ علی سائر النطق بالکفر طوعا بین ہے سو م کلمے ہوئے لفظوں میں عذر و تاویل مسوع نہیں آیت فرما چکی کہ جیلہ نہ کر طوعا تم کافر ہو گئے تنبیہ یہاں اللہ عزوجل نے انھیں کلمات گستاخی کو وجہ کفر بتایا اور ان کے مقابل کلمہ گوئی و عذرجوئی کو مردود ٹھہرایا یہاں ان کے کفر سابق محفل بحث نہیں کہ قد کفرتم بعد لایما حکم فرمایا ہے تم مسلمان ہو کر کافر ہو گئے نہ کہ قد کفرتم کافرین تم پہلے ہی سے کافر تھے فیائدے خوب یاد رکھنے کے ہیں وَاَلَمْ تَتَوَفَّیْۤنِ ۱۲ اَمْنًا وَظَلَمَ

کفر تم بعد ایمانکمہ فیہا۔ ایہا المنافقون المذرة الفاسقون الذاکبون  
 ان مدح الرسول مدح بعضکم حضابل قل منہ فی حسبکم ثم قد بد البغضاء

کہ نفاق دو قسم ہے عقیدتی و عملی نفاق عمل کے بیان میں فقیر نے ایک رسالہ حاتمہ سے  
 بہ انبار الخفاق بمساکل النفاق لکھا اور آیات و احادیث کثیرہ غیریہ اُسکے جو  
 وصور کو ظاہر کیا جو اس رسالے کے غیر میں مجموعاً نہیں ملے و ان سے ان حضرات کے نفاق کا پتہ چلتا  
 ۱۷۱ اسد فرماتے رسول کے حضور چلا کر بولو جیسے ایک دوسرے کے سامنے چلا لیتے ہوا اللہ  
 فرماتے رسول کا پکارنا ایک دوسرے کا سا پکارنا نہ ٹھہر تو ثقیفۃ الایمان والا کہے رسول کی ایسی  
 تعریف کر جیسی باہم ایک دوسرے کی کرتے ہو بلکہ اسمیں بھی کمی کروا نا اللہ وانا الیہ  
 راجعون ۱۷۲ قال اسد تعالیٰ قد بدت البغضاء من ابناءہم و ما تخفی صدور  
 الہم قد بینا لکم اذیت ان کنتم تعقلون ۱۷۳ لہا نتم اولا و لاء تحبوا  
 ولا یحبو نکم و تقامنون بالکتاب کلہ و اذا التکوتم قالوا امنا و اذا  
 خلوا عدوا علیکم لانا مل من الغیظ قل من تو ابغیظکم ان اللہ علیم  
 بذات الصدور ۱۷۴ ظاہر ہو چکی ہے دشمنی ان کی باتوں سے اور وہ جو ان کو دلوں میں دبی ہو  
 اس سے بھی زیادہ ہے جتنے صاف بیان فرما دیں تمہارے لیے نشانیاں اگر تمہیں سمجھ  
 ہو۔ دیکھو یہ جو تم ہو تم تو تمہیں چاہتے ہو اور وہ تمہیں نہیں چاہتے اور تم پوری کتاب پر  
 ایمان لاتے ہو اور جب وہ تم سے ملے ہیں تو کہتے ہیں ہم مسلمان ہیں جب تنہا ہوتے  
 ہیں تو تمہیں غصے میں اپنی اذگیلیاں چباتے ہیں تو فرمادے مرجاء گٹ گٹ کہ خدا  
 خوب جانتا ہے دلوں کی بات اقول اس آیت سے بھی دو فائدے ملے ایک یہ کہ دل کے سچا  
 کیسا زبان ہی اقرار کرے گوئی کی پکار کوئی چیز نہیں دوسرے کہ دل کا بخار زبانی باتوں کا ظاہر ہو جاتا ہو



من افواہکم وما تخفی صدورکم اکبر و اللہ مخرج اضغانکم استخوذ  
 علیکم الشیطان فانسا کم ذکر اللہ و تعظیم الرسول و قد نطق القرآن  
 بنخذ لا فکم مراد فاء کم الشیطان نقطا من شنیہ و تاء کم  
 التاء و یرید اؤتوا نہ فار کم تقویۃ الایمان فی تقویت  
 ایمانکم ہر ما کان اللہ لیدر المؤمنین علی ما انتم علیہ  
 حتی یمیز الخبیث من الطیب و ما اللہ بغافل عنکم انکم  
 فلا ورب محمد لا تقؤمنون حتی یکون احب الیکم من  
 والدکم و ولدکم و الناس اجمعین و الروح الذی بین جسمانکم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم علیہ و علی آلہ اکرام و صحبہ  
 الاعظام و خاد فی سنتہ القیام برذر یغکم و طغیانکم ہر  
 در قناحبہ الصادق فی غایۃ الاعظام و ادامۃ ذکرہ الی یوم  
 القیامہ وان کان فیہ رغمہ انو فکم و استعان اعیانکم امین  
 یا ارحم الراحمین و الحمد لله رب العالمین و صلی اللہ تعالیٰ  
 علی سیدنا و مولانا محمد و آلہ و صحبہ اجمعین

لہ قال اللہ تعالیٰ استخوف علیہم الشیطان فانساہم ذکر اللہ اولئک  
 حزب الشیطان الا ان حزب الشیطان هم الخسرون ہ غالب الکیا و نیز شیطان  
 بجلادی ان کو خدا کی یاد و شیطان کے گروہ ہیں سئل شیطان ہی کے گروہ نقصان میں ہیں حکما  
 ہمیشہ طیب نے وہابیہ کے حق میں ہی آیت کھنجر خود مرثیہ صحیح بخاری انما تنس الشیطان انما تنس

بلاشبہ دہا یہ مذکورین اور اوں کے پیشواے مسطور پر بوجہ کثیر قطعاً یقیناً کفر لازم  
 اور حسب تصریحات جابر فقہائے کرام اصحاب فتاویٰ اکابر و اعلام رحمہم اللہ الملک  
 المنعم پر حکم کفر ثابت و قائم اور بظاہر اس کا کلمہ پڑھنا اس حکم کا کافی اور اوں کو نافع  
 نہیں ہو سکتا آدمی فقط زبان سے کلمہ پڑھنے یا اپنے آپ کو مسلمان کہنے سے مسلمان نہیں ہوتا  
 جب کہ اس کا قول یا فعل اسکے دعوے کا کذب ہو گیا اگر کوئی شخص اپنے آپ کو مسلمان کہے  
 کلمہ پڑھو بلکہ نماز و رोज زکوٰۃ بھی ادا کرے یا اینہم خدا و رسول کی باتیں جھٹلائے یا خدا  
 و رسول و قرآن کی جناب میں گستاخان کرے یا ناز باندھے بہت کے لیے سب حرمین  
 کرے تو وہ مسلمان قرار پاسکتا یا عادت کے طور پر وہ کلمہ پڑھنا اسکے کام آسکتا  
 ہرگز نہیں ہم ابھی عائشہ خطبہ میں یہ مضمون آیات قرآنیہ سے ثابت کر چکے درخت تک  
 مطبع ہاشمی ص ۳۱۵ لاتی بھما علی وجہ العادۃ لہ ینفعہ ما لہ یتبدل ارجحہ  
 اگر عادت کے طور پر کلمہ پڑھا تو نفع نہ پہنچا جب تک اپنی اس کفری بات سے توبہ نہ کرے  
 آئیں نہ ہی عقیدہ و ان کے پیشواے مذہب کی کتابوں میں کثرت کلمات کفریہ میں جسکی  
 تفصیل کو دفتر درکار اور خود ان کے پیشواے اپنی کتاب تنقیۃ الایمان میں (جسے لوگ  
 معاذ اللہ کتاب سمائی کی مثل جانتے اور اپنے مذہب کی مقدس کتاب جانتے ہیں) اپنا اور  
 اپنے سب پیروں کے حکم کھلا کافر ہو نیکا صاف قرار کیا ہو میں پہلے ان کو اتاری  
 کفر نقل کروں پھر بطور غونہ و سرسخت کفریات ان کے اور کھوں رسول اللہ  
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک حدیث میں ختم دنیا کا حال ارشاد فرمایا ہے کہ زمانہ فنا  
 ہوگا جب تک تشرعی کی پھر پرستش نہ ہو اور وہ یوں ہوگی کہ اللہ تعالیٰ ایک کفر  
 پر بھی گیا جو ساری دنیا سے مسلمانوں کو اٹھا لیکے جسکے دلیمن راتی برابر بھی ایمان ہوگا

امام دہا یہ کا خود اپنے اقرا سے کافر ہونا

مسطور پر کلمہ کفر سے کافر ہونا

وہ اٹھالیا جائیگا جب زمین میں نرے کافر بچا بیٹے پھر بنو کی پوجا دستور جاری ہو جائیگی  
**تقویۃ الایمان** مطبع فاروقی دہلی ۱۳۹۳ھ ۱۹۷۴ء پر یہ حدیث جو کہ مشکوٰۃ نقل کی  
 اور خود اسکا ترجمہ کیا کہ پھر بھیجیگا اللہ ایک سیاہ واچھی سو جان نکال لیگی جسکے دلمین ہو

ایک فیہ کے دانے بھرا جان سورہ بچا بیٹے وہی لوگ کہ جن میں کچھ سبھائی بہنیں ہو  
 پھر جاوینگے اپنے باپ داداؤں کے دین پر حضور قدس علیہ السلام نے بھی  
 صلوات ارشاد فرمادیا تھا کہ وہ ہوا خروج و جال العین نزول عینی مسیح علیہ الصلاۃ والسلام کے  
 بعد لگی تقویۃ الایمان میں حدیث کے یہ لفظ بھی خود ہی نقل کیے اور اسکا ترجمہ کیا کہ

نیکو دجال بھیجیگا اللہ عیسیٰ بیٹے مریم کو سو وہ ڈھونڈ لیا اسکو پھر تباہ کر دے گا سو بھیجیگا

اللہ ایک بوٹھنڈی شام کی طرف سے سونہ باقی رہیگا زمین پر کوئی کہ اسکے دلمین نہ ہو

ایمان ہو کر کہ مارڈالیگی اسکو یا اینہم حدیث مذکور لکھ کر اسی صفحہ پر صاف لکھ دیا

سو پیغمبر کے افرامنے کے موافق ہوا اب نہ خروج و جال کی حاجت رہی نہ نزول مسیح

کی ضرورت بلکہ ان کے نصیبوں وہ ہوا ابھی چل گئی تمام مسلمانوں کے کافر مشرک بنانے

کے لیے ختم دنیا کی حدیث صاف صاف اپنے زمانہ موجودہ پر جادوی اور کچھ پرہیز کی

کہ جب یہ وہی زمانہ ہے جسکی اس حدیث نے خبر دی اور وہ ہوا چل چکی اور جس کے دلمین فی ہر بار

بھی ایمان تھا مگر کیا اب تمام دنیا میں نرے کافر ہی کافر رہ گئے ہیں تو یہ شخص خود اور اسکے

ساتھ پیرو کیا دنیا کے پرکے سے کہیں لگے بتے ہیں یہ خود اپنے اقرار سے ٹھٹھٹ

کافر پچھے بت پرست ہیں یہ خود انکا اقرار ہی کفر تھا اب گینے کہ علمائے کرام فہمائے

عظام کی صریح تشہیحوں سے اپنی کشتی وجہ سے کفر لازم (کفر یہ) بھی اقرار کفر کہ چاہے

کفر کا اقرار کرے وہ سچ کافر ہے نوازل فقہ ابوالبیٹ پھر خلاصہ پھر

تکملہ لسان الحکام مطبوعہ مصر ص ۵۵ رجل قال نالحمہ کفر ترجمہ جو اپنے

الحاکم اقرار کرے کافر ہے **شباہ** فقہ ثانی کتاب لیس باب الردۃ قبل لہانت

کافرة فقاتل انکافرة کفر ترجمہ کیسے کہا تو کافر ہو کہا میں کافر ہوں وہ کافر

ہو گئی **قماوی عالمگیری** مطبع مصر ۱۳۱۵ ج ۲ ص ۲۴۹ مسلم قال نالحمہ کفر

وقال علمت انہ کفر لا یغیر بہذا ترجمہ ایک مسلمان اپنے لمحہ ہو نیک اقرار کرے

کافر ہو جائیگا اور اگر کہے کہ میں نہ جانتا تھا کہ آئین مجھ پر کفر عائد ہوگا تو یہ عذر نہ سنا جائیگا

(کفریہ ۲) اسی قول میں تمام امت کو کافر نایہ خود کفر ہے **شفاعت** امام

قاضی عیاض ص ۳۶۱ و ص ۳۶۲ قطع بتکفیر کل قائل قال ولا یتوصل بہ الی تفصیل لآئ

ترجمہ جو کوئی ایسی بات کہے جس تمام امت کو گمراہ ٹھہرانے کی طرف راہ نکلے وہ یقیناً

کافر ہے (کفریہ ۲) **تقویۃ الایمان** ص ۱ غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار

میں ہو کہ جب چاہے کر لیجیے یا اللہ صاحب کی ہی شان ہی یہاں اللہ سبحانہ کے علم

کو لازم و ضروری نہ جانا۔ اور معاذ اللہ اسکا جہل ممکن نہ کہ غیب کا دریافت کرنا اسکو

اختیار میں ہی چاہے دریافت کر لے چاہے جاہل رہی یہ صریح کلمہ کفر ہے علی

ج ۲ ص ۱۵۸ کفر اذا وصف اللہ تعالیٰ بالالیق بہ او نسبہ الی الجہل والعجز والقصۃ

مختصر ترجمہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی ایسی شان بیان کرے جو اسکو لائق نہیں یا

جہل یا عجز یا کمائی قصبات کی طرف نسبت کرے وہ کافر ہو بحر الرائق طابع مصر

ص ۱۲۹ نرازیہ مطبع مصر ج ۳ ص ۳۲۳ جامع الفصولین مطبع مصر ج ۲

ص ۲۹۹ لوصف اللہ تعالیٰ بالالیق بہ کفر ترجمہ اگر اللہ تعالیٰ کی شان میں ایسی بات

کہی جو اسکو لائق نہیں فر ہو گیا کفریہ ۴ جب چاہے دریافت کرے کا صا مطلب

کہ ابھی تک دریافت ہوا نہیں ہوا خست یار ہو کہ جب چاہے دریافت کر لے تو علم  
الہی قدیم ہو اور یہ کھلا کلمہ کفر ہے علمگیری ج ۲ ص ۱۲۱ لفظ علم خدا سے قیم  
نہیں کیفر کذا فی التناثر خانیتہ اھ لخصاً ترجمہ جو علم خدا کو قدیم نہ ملنے کا کفر ہے  
ایسا ہی نامرغابہ میں ہے (کفریہ ۵) ایضاً الحق مطبع فاروقی دہلی

۱۹۴ ص ۳۵ و ۳۶ تنزیہ اوتعالیٰ از زمان و مکان وجہ و اثبات رویت

بلا جہت و محاذات (الی قول) ہمہ از قبیل بدعات حقیقیہ است اگر صاحب ال تحقیق

مذکورہ را از جنس خفایہ دینیہ بشمار دہد لخصاً ایمین صاف تصریح ہے کہ اللہ تعالیٰ

زمان و مکان وجہ سے پاک جاننا اور اسکا دیدار بلا کیف ماننا بحت و ضلالت ہے

اسمیل سے تمام کرام و پیشوایان مذہب اسلام کو معاذ اللہ بدعتی و گمراہ بتایا شاہ

عبد الغریب صاحب تحفہ اشعار عشریہ مطبوعہ کلکتہ ۱۲۵۵ھ میں فرماتے ہیں عقیدہ

سینہ دہم آنکہ حق تعالیٰ امکان نیست و اور اپنے از فوق و تحت مقصور نیست و ہمہ نیست

مذہب ہست و جماعت بحر الرائق ج ۵ ص ۱۲۱ علمگیری ج ۲ ص ۱۵۹

کیفر یا ثبات امکان اللہ تعالیٰ ترجمہ اللہ تعالیٰ کے لیے مکان ثابت کرنے سے

آدمی کافر ہو جاتا ہے فتاویٰ قاضی خان فخر اللطاف ج ۲ ص ۲۳ رجل

قال خدائے بر آسمان میداند کہ من چیزے ندارم کیونکہ کفر الا ان اللہ تعالیٰ نہ فرعون

الکمان ترجمہ کسمینو کہا کہ خدا آسمان پر جانتا ہو کہ میرے پاس کچھ نہیں ہے فر ہو گیا اسلی

کہ اللہ تعالیٰ مکان سے پاک ہو خلاصہ کتاب لفاظ الکفر فصل ۲ جنس الاول

نروبان نبہ و آسمان بر آئو و با خدائے جنگ کن کیفر لانہ اثبات امکان اللہ تعالیٰ

ترجمہ یوں کہنے والا کافر ہو گیا اسلیہ کہ اسنے اللہ تعالیٰ کے لیے مکان مانا۔

لا  
شرک  
دفعہ اکبر  
شرک  
کفریہ  
ردیہ

(کفر یہ) رسالہ بیکروری مطبع فا۔ و فی ص ۱۲۲ بعد اخبار ممکن است ایشان

را فراموش گردانیدہ شود پس قول باسکان وجود مثل اصلا منجز تکذیب نفسی نہیں

نکرد و سلب قرآن مجید بعد از ازال ممکن است اہل حق نے کہا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم کاشل عینے تمام صفات کما لہ میں حضور کا شریک ہمہ حال ہوا اور بعض

علماء اپیل لاتے تھے کہ اس غرض جل نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو

خاتم النبیین فرمایا اگر حضور کاشل معنی مذکور ممکن ہو تو معاذ اللہ کذب الہی لازم آئے

اسکے جواب میں شخص مذکور نے وہ کفری بول بولا کہ اگر اللہ تعالیٰ قرآن مجید دونوں سے

بھلا کر ایسا کرے تو کس نص کی تکذیب ہوگی یہاں صاف اقرار کر دیا کہ اللہ عزوجل

کی بات واقعہ میں جھوٹی ہو جائیں تو حرج نہیں حرج اس میں ہے کہ بندے اس کے جھوٹ

پر مطلع ہوں اگر انہیں بھلا کر اپنی بات جھوٹی کر دے تو تکذیب کہاں سے آئیگی کہ

اب کسی کو وہ نص یا وہی نہیں جو جھوٹ ہو جائے تاقتے غرض سارا ڈرنہ دون کا ہو

جب انکی سنت مار دی پھر پرواہ کیلئے ہے تعالیٰ اللہ عما یقول الظالمین علواً

کبریٰ ۱۰ شفا شریف ص ۳۳ من طران بالواحدانیۃ وصحة النبوة و بتو نبینا

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و لکن جوز علی الانبیاء کذب فیما اتوا بہ داعی فی ذلک المصلحتہ

بزرعہ و لم یرعبا فہو کافر باجماع ترجمہ جو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت نبوت کی حمایت

ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوت کا اعتقاد رکھتا ہو یا اینجہ نبی علیہم

الصلاۃ والسلام پر ان باتوں میں کہ وہ اپنے رکے پاس سے لائے کذب جائز نہ ہے

خواہ بزرعہ خود اس میں کسی مصلحت کا ادا کرے یا نہ کرے ہر طرح بالاتفاق کافر ہے

خبر نبی علیہم الصلاۃ والسلام کا کذب جائز ماننے والا اتفاق کافر ہوا



امد غر و جل کا کذب جائز ماننے والا کیونکر بالاجمع کافر و مرتد نہ ہوگا۔ اس مسئلے میں  
 شخص مذکور اور اسکے کاسہ لیون کے اقوال سخت ہولناک و ناپاک ہیں جنہیں  
 تفصیل و تشریح اور ان کے رد و بیغ کی تیغ ہماری کتاب سبحن السبوح  
 عن عیب کذب مقبوح سے روشن (کفریہ ۷) یکروزی ۱۲۵

لا نسلم کہ کذب مذکور محال ہے مسطور باشد چہ عقد قضیہ غیر مطابقہ للواقع والواقع  
 ان برہانکہ و نبیا خارج از قدرت الہیہ نیست والا لازم آید کہ قدرت انسانی اثر  
 از قدرت ربانی باشد اسمیں صاف تصریح ہو کہ جو کچھ آدمی اپنے لیے کر سکتا ہو وہ ب  
 خدا سے پاک کی ذات پر بھی روا ہے حسین کھانا پینا سونا پاخانہ پھرنایشاب کرنا جلنا  
 ڈوبنا مرناسب کچھ داخل لہذا اس قول خبیث کے کفریات حد شمار سے خارج (کفریہ ۸)  
 یکروزی ۱۲۵ عدم کذب از کمالات حضرت خدی سجدہ شہسازند و اوراجلشانہ بان

مرح میسند برخلاف اخرس و جاد و صفت کمال ہیں ست کہ شخصہ قدرت پر نکلم  
 بکلام کاذب و ازینا بر رعایت مصلحت و مقتضای حکمت متینہ از شوب کذب  
 نکلم بکلام کاذب نمایاں شخص ممدوح میگردد بخلاف سیکہ لسان او واقف شدہ  
 یا ہر گاہ ارادہ نکلم بکلام کاذب نماید آواز او بند گردید اسے دہن اور این نمایاں شخص

نزد عقلا قابل مرح نیستند بالجمہ عدم نکلم بکلام کاذب ترفعہا عن عیب الکذب و تنزہا  
 عن التلوٹ باز صفا مدح اہرخصا اسمیں صاف اقرا ہو کہ امد غر و جل کا جھوٹ ہولناک متغ  
 بالغیر بلکہ محال عادی بھی نہیں کہ گونگے کا بولنا ہرگز نہ محال لذات نہ متغ بالغیر نہ متغ  
 عقلی نہ محال شرعی نہ محال عادی ہوا و ہ لقرن کرنا ہو کہ امد تعالیٰ کا جھوٹ لانا ایسا  
 نہیں جو گونگے کا بولنا کہ امد تعالیٰ کو اس دم کرتے ہیں گونگے کی نہیں ضرور ہو کہ کذب الی محال عادی

بھی نہ یہ صریح کفر ہے اور اسمین ایمان و دین و شرائع سب کا ابطال کہ جب خدا پر  
جھوٹ پر طرح روا ہو تو اسکی کسی بات پر اطمینان کیا ہے (کفر یہ ۹) اسی قول میں  
صراحت مان لیا کہ اللہ تعالیٰ میں عجیب و آلائش کا آنا جائز ہے مگر مصلحت ترقی کے لیے  
اُس سے بچتا ہے یہ صراحت اللہ عزوجل کو قابل ہر گونہ نقص و عیب و اود کی ماننا ہے کہ  
بھی مثل کفر یہ ہم نہ اردن کفریات کا خمیر ہے علمگیری قول نہ کو رد کفر یہ ۳

اعلام بقواطع الاسلام مطبوع مصر ۱۲۹۵ھ ص ۱۵۱ من غنی او اثبت ما جویم  
فی النقص کفر یہ چہ جو اسد تعالیٰ کی شان میں کوئی ایسی بات نہ - یا - ہن - کہو  
جس میں کمالی نقصت ہو کا فر ہو جائے (کفر یہ ۱۰) اس قول میں ق الہی بلکہ اسکی سب  
صفات کمال کو اختیاری ماننا کہ مصلحت عجیب آلائش سے بچنے کو اختیار کیا ہو  
جس طرح کفر یہ ۳ میں صفت علم غیب کو صراحت اختیار کی کہا تھا اور جو چیز اختیاری ہو ضرور  
حادث و نوپیدا ہوگی شرح عقائد لسنفی طابع قدیم ص ۱۲۱ الصادر عن الشیخ بقصد  
والاختیار کیون حادثا بالضرورة ترجمہ جو کسی سے اوسکے قصد و اختیار سے صادر ہو  
وہ بالبدایت حادث ہوگا اور صفات الہی کو حادث ٹھہرنا کہ کفر ہے فقہ اکبر حضرت امام  
اعظم ابو حنیفہ و شرح فقہ اکبر لاعلیٰ قاری مطبع حنفی ص ۱۶۹ ص ۱۶۹ صفاتہ فی الازل غیر

محدثہ و لا مخلوقہ فمن قال انہا مخلوقہ او محدثہ او وقف فیہا او شک فیہا ہو کافر باللہ تعالیٰ  
ترجمہ اللہ تعالیٰ کی سب صفیت ازلی ہیں نہ وہ نوپیدا ہیں نہ مخلوق تو جو انھیں مخلوق یا  
حادث بتاتے یا اسمین توقف یا شک کرے وہ کافر ہے (کفر یہ ۱۱ تا ۱۴) اسی  
قول میں صاف بتایا کہ جن چیزوں کی غنی سے اللہ تعالیٰ کی مدح کی جاتی ہے وہ ثابت  
المدح و جل کے لیے ہو سکتی ہیں و نہ تعریف ہوتی تو اللہ تعالیٰ کے لیے سوا انھیں

بہکنا بھولنا جو وہ بٹیا بندوں سے ڈرنا کسی کو اپنی بادشاہی کا شہر یک کر لینا ذلت  
 و غاری کے باعث دوسرے کو اپنا بار و بھانا وغیرہ وغیرہ سب کچھ روا ٹھہرا کہ ان  
 سب باتوں کی نفی سے اللہ تعالیٰ کی مراد کیجاتی ہو آیت لا تاخذہ سنۃ  
 ولا نوم ترجمہ نہ اوسے اونگھ آتی ہے نہ نیند آیت لا یفعل منی ولا ینسہ  
 ترجمہ نہ میرا رب بھکے نہ بھولے آیت ما اتخذ صاحبۃ ولا ولد ترجمہ  
 اس نے نہ کسی کو اپنی جوڑ و بیایا نہ بیٹا آیت ولا ینحاف عقیلہا ترجمہ اس کو  
 مٹو کے چھا کر نہ کا خوف نہیں آیت لہ یکزلہ شریک فی المملک ولہ یکن  
 لہ ولی من الدن ترجمہ نہ کوئی بادشاہی میں اوس کا سا بھی نہ کوئی دباؤ کے سبب  
 اوس کا ساتھی یہ سب صریح کفر ہیں (کفر یہ ۲۰ و ۲۱) صراط مستقیم طبع ضیائی  
 ۱۷۵۱ نسبت پر خود تاہیکہ روزے حضرت جل و علا دست راست ایشان  
 رابست قدرت خاص خود گرفتہ چیزے راز امور قسیہ کہ بس رفیع و بریع پڑے  
 پیش روے حضرت ایشان کردہ فرمود کہ ترا آچنین دادہ ام و چیزے  
 دیگر خواہم داد صلا مکالمہ و سامرہ بہت محی آیہ صلا گا ہے کلام حقیقی ہم بشود  
 شفا شریف صلا ۳۶ من عرف بالہیۃ اللہ تعالیٰ و وصا یتہ و لکنۃ ادر  
 لولہ او صا جتہ فذلک کفر باجماع مسلمین و کذاب من اوعی مجالسۃ اللہ تعالیٰ  
 و العروج الیہ و مکالمتہ اہل مخصا ترجمہ جو اللہ تعالیٰ کی الوہیت و وحیہ کا قائل ہو  
 مگر اوسکے لیے جو رویا چھڑھ لے وہ باجماع مسلمین کا قرب ہے اس طرح جو اللہ تعالیٰ  
 کے ساتھ ہم نشینی اس تک معبودان سے بائیں کر لیا رہی (ہم) صلا و کذاب من  
 جنہم انہ یوحی الیہ وان لم یرع النبوة او انہ لیس علی السماء ویدخل الخبۃ و یسئل من ہا

سلام  
 ہم فرماتے ہیں  
 یہی باتانہ  
 اصل الہیہ

و بیاناتی المحور العین و ہولار کلام کفار مکذوبون للنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ترجمہ  
اس طرح جو جھوٹا منصوف دعویٰ کرے کہ اللہ تعالیٰ اسے وحی کرتا ہے اگر یہ  
نبوت کا مدعی ہو یا یہ کہ وہ آسمان تک چڑھتا ہے جنت میں جاتا اس کے پیل کھاتا  
حور و نکو سٹے لگاتا ہے یہ سب کافرین رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تکذیب کرنا  
حور و نکو اس حوائق کے دعویٰ پر تو یہ حکم ہے خود رب العزت سے ہاتھ ڈاکر صافحہ پر

کیا حکم ہو گا **نصف اثنا عشر** ۱۲ اور حین بعثت بلکہ در حین مناجات و

مکالمہ کہ احاطے مراتب قرب بشری با جناب خداوندی ست اس ترقی سے  
صاف ظاہر کہ مکالمہ کا مرتبہ نفس نبوت ہی خاص تر ہے تو دنیا میں کیسے بے  
المدع و جل سے کلام حقیقی کا دعویٰ صراحتہ اس کی نبوت کا دعویٰ ہو تفسیر غزالی سورۃ  
نفر مطبع کلکتہ ۱۲۳۲ھ ۱۲۳۲ھ زیر قولہ تعالیٰ وقال الذین لا یعلمون لولا یکنون

نشان و ابن گفتگو و ایشان چہل ست زیرا کہ نمی فهمند کہ رتبہ چہ کلامی باشد و عزوجل  
بلند ست ایشان بنورہ پایہ اولین ان کہ ایمان ست نہ سیدہ اند و ان رتبہ مختصر

ست بلکہ و نبیا علیہم الصلاۃ و السلام و غیر ایشان را ہرگز میسر نمیشود پس فائز  
چہ کلامی خدا کو یا فرمائش است کہ ما ہم را پیغمبران یا فرشتہ سازد شرح عقائد  
جلالی مطبع مصر ۱۲۶۱ اس مسئلہ کی دلیل میں کہ جو شخص دنیا میں المدع و جل

کلام حقیقی کا مدعی ہو گا فرسے فرمایا المکالمۃ متفقاً با منصب النبوة بل اعلیٰ مراتبہا فیہ

مخالفتہ لما ہو من ضروریات الدین و ہوانہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قائم النبیین علیہ

افضل صلاۃ اخصیلین ترجمہ المدع و جل سے کلام حقیقی منصب نبوت بلکہ اسکے مرآ

اعلم رتبہ ہو تو اسکے دعویٰ کرنے میں بعض ضروریات دین پیچھے رہی صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہو نیکانکار ہے (کفر یہ ۲۱) **طریقہ مستقیم**  
صلہ از جلالہ ان شدت تعلق قلبت بر شد خود استقلال ایچے نہ آن ملاحظہ کہ  
ابن شخص نادوان فیض حضرت خن و واسطہ ہدایت دست بلکہ بحیثیتیکہ متعلق عشق  
ہماں سیکر و چنانکہ یکے از اکابر انیطرقی فرمود کہ اگر خن جل و علا در غیر کسوت مرشدین  
تجلی فرماید ہر آئندہ را با او التفات در کار نیست شخص مذکور کے پیروں سے استفسار  
ہے کہ اپنے اصول پر اس کلمہ کا حکم بنائیں یا خود اسی سے پوچھیں کہ وہ ہمیشہ ایک جگہ  
ایک بات کہنے دوسری جگہ آپ ہی اوسکو کفر و ضلالت بنادینے کا عادی ہے  
**تقویۃ الایمان** ص ۵۶ اشرف المخلوقات محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
کی تو اس کے دربار میں یہ حالت ہے کہ ایک گنوار کے مونہ سے اتنی بات سنتے ہی ماری  
دہشت کو بچو اس ہو گئے پھر کیا کیے ان لوگوں کو کہ اُس مالک الملک سے ایک  
بھائی بندی کا رشتہ یادوستی آشنائی کا سا علاقہ سمجھ کر کیا بڑھ بڑھ کر بائیں ہارنے  
ہیں کوئی کہتا ہے کہ اگر میرا رب میرے پیر کے سوا کسی اور صورت میں ظاہر ہو  
تو ہرگز اسکو نہ دیکھوں اللہ پناہ میں رکھے ایسی ایسی باتوں سے غم نے ادب  
محروم ماند از فضل رب پڑا ہر ملخصاً میں کہتا ہوں ہاتھ میں ہاتھ ملا کر باتیں ہونا  
تو بھائی بندی یا آشنائی کا سا علاقہ نہیں غم نے ادب محروم ماند از فضل رب  
(کفر یہ ۲۲) **تقویۃ الایمان** ص ۵۷ جتنے پیغمبر آئے ہیں سو وہ اللہ کی طرف سے  
بھی حکم لائے ہیں کہ اللہ کو ماننے اُس کے سوا کسی کو نہ ماننے ص ۵۸ اللہ صاحب نے فرمایا  
کیوں میرے سوا نہ مانو ص ۵۹ اللہ کے سوا کسی کو نہ مانو اور نہ کو ماننا محض  
خط ہے یہاں انبیاء و ملکہ و قیامت و جنت و نار و غیرہ تمام ایمانیات کے ماننے سے

صاف انکار کیا اور اسکا اقرار اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر رکھ دیا کفر یہ بھی  
کفریات کا مجموعہ ہے مسلمانوں کے تہذیب میں جب طرح اللہ عزوجل کا ماننا ضروری  
یہ ہیں ان سب کا ماننا جزو ایمان ہے ان میں جسے ماننا کفر ہے ہرگز و زبان والا  
جانتا ہے کہ ماننا تسلیم و قبول و اعتقاد کو کہتے ہیں و لہذا اہل زبان ایمان کا ترجمہ  
ماننا اور کفر کا ترجمہ نہ ماننا کرتے ہیں آیت بقرۃ اَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنذِرْهُمْ

لَا یُؤْمِنُوْنَ ۝ موضع القرآن ترجمہ شاہ عبدالقادر صاحب نوادر اویانہ طبراک  
وے مانینگے آیت کیا کفار کو اللہ تعالیٰ نے ان کو اللہ کی طرف سے لکھا تھا کہ

موضع القرآن نہایت ہو چکی ہر بات اون بہتوں پر سوے مانینگے آیت  
لَسَا یُؤْمِنُوْنَ بِمَا اُنْزِلَ اِلَیْكَ ۝ موضع القرآن مانتے ہیں جو اترتا ہے  
آیت اعراف وَقَطَعْنَا دَاوُدَ الَّذِیْنَ کَذَّبُوا بِآیَاتِنَا وَمَا کَانُوا مُّحْسِنِیْنَ ۝

موضع اوپر چھاڑی کا ٹی اوکی جو چھلانے تھے ہماری آیتیں اور نہ تھے ماننے والے  
آیت انفعام وَاِذَا جَاءَتْكَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ یَا یٰلِیْتَ اَنْقُلْ سَلَامًا عَلَیْکُمْ ۝

موضع اوپر وین تیرے پاس ہماری آیتیں ماننے والے تو کہہ سلام ہے  
تم پر آیت بقرۃ اَمَنْ الرَّسُوْلُ بِمَا اُنْزِلَ اِلَیْهِ مِنْ رَبِّهِ وَالْمُؤْمِنُوْنَ كُلُّ  
اَمَنْ بِاللّٰهِ وَرَسُلِکَ وَکِتٰبِہٖ وَرُسُلِہٖ ۝ موضع مانا رسول نے جو کچھ

اس کے رب کی طرف سے اور مسلمانوں نے سب مانا اس کو اور اس کے فرشتوں  
اور کتابوں کو اور رسولوں کو دیکھو اللہ تعالیٰ تو یہ فرماتا ہے کہ ایمان والوں نے

اللہ اور اس کے فرشتوں کتابوں رسولوں سب کو مانا یہ شخص کہتا ہے اللہ نے فرمایا  
میرے سوا کسی کو نہ آیت اعراف قَالَ الَّذِیْنَ اسْتَكْبَرُوْا اِنَّا بِالَّذِیْ اٰمَنُوْا



بہ کھڑوں کو موضح القرآن کہنے لگے باقی والے جو تھے یقین کیا سو ہم نہیں مانتے  
 تو اقبال مذکورہ صاف معنی ہوئے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا انبیاء کیسے پرایان لائے  
 سب کے ساتھ کفر کرے اس سے بڑھ کر اور کفر کیا ہوگا لطف یہ ہے کہ اسی تقویۃ الایمان  
 کے دوسرے حصے تذکیر الاخوان ترجمہ سلطان خان مطبع فاروقی ص ۴۲ میں ہے  
 اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے محبت رکھنا ایمان کی نشانی ہے جو ان کو نہ مانے  
 اوسکا ٹھکانا دوزخ ہے۔ سبحن اللہ دوسرے حصے والا کہتا ہے جو صحابہ  
 کو نہ مانے وہ یعنی جہنمی پہلے والا کہتا ہے صحابہ تو صحابہ جو انبیاء کو نہ مانے وہ مشرک دوزخی  
 کفی اللہ المؤمنین القتال (کفر یہ ۲۲) صراط مستقیم ص ۳۸ صدیق  
 من وجہ تقلد انبیاء میاں شد و من وجہ تحقیق و شراعی پس اگر صدیق ذکی القلب است  
 رضا و اگر اہمیت حضرت حق در افعال و احوال مخصوصہ و صحت و بطلان در عقائد خاصہ  
 و محمودیت و مذمومیت در اخلاق و ملکات تخصیصہ نو بہر جہلی خود دریافت مینماید  
 پس احکام این امور مذکورہ اور اب و وجہ معلوم میشود یکے بشہادت قلب خود خصوصاً  
 و دیگر بسبب اندراج او در کلیات شرع عموماً و علم کہ بوجہ اول حاصل شد تحقیقی است  
 و ثانی تقلیدی و اگر ذکی العقل است نو بہر جہلی او بسوئے کلیات و راستہ ہونی بیفرماید  
 پس علوم کلیہ و شرعیہ او بدو واسطہ سیر بدو ساطت نو بہر جہلی و بواسطت انبیاء علیہم السلام  
 و السلام پس در کلیات شریعت و حکم و احکام ملت او را نشانگر و انبیاء ہم مینوان گفت  
 و ہم ستاد انبیاء ہم و نیز طریق اخذ از ہم شیعہ ایست از شعب و حی کہ آنرا در عرف شرع  
 بنفث فی الروح تعبیر میفرمایند و بعضی اہل کمال آن را بوجہ باطنی حی نامند صلاہین  
 را بااست و وصایت تعبیر میکنند و علم ایشان را کہ بعینہ علم انبیاست لیکن بوجہ ظاہری

متعلق نشدہ بہ حکمت می نامند <sup>۱۴</sup> لایا اور الحاق فطرت مثل محافظت انبیاء کہ مسما  
 بہ عصمت است فائز میکنند <sup>۱۵</sup> ندانی کہ ایشان وحی باطن و حکمت و وجوہات  
 و عصمت مرغوب انبیاء را مخالف سنت و از خیرات متعارف بہجت است و ندانی کہ اگر با  
 این کمال از عالم منقطع شدہ اندازہ <sup>۱۶</sup> خصوصاً اس قول زبایک بین اس فاضل بیباک  
 نے پروردہ و حجاب صاف صاف تصریحیں کیں کہ بعض لوگوں کو احکام شرعیہ جز  
 و کلیہ بیوساطت انبیاء اپنے نور قلب سے بھی پہنچتے ہیں خاص احکام شرعیہ میں انھیں  
 وحی آتی ہے ایک طرح وہ انبیاء کے مقلد ہیں اور ایک طرح تقلید انبیاء سے آراستہ  
 شرعیہ میں خود محقق وہ انبیاء کے شاگرد بھی ہیں اور ہم استاد بھی تحقیقی علم وہی ہو جو اور  
 نے توسط انبیاء خود اپنی قلبی وحی سے حاصل ہوتا ہے انبیاء کے ذریعہ سے جو ملتا ہو وہ  
 تقلیدی بات ہو وہ علم میں انبیاء کے برابر و عیسر ہوتے ہیں فرق اتنا ہو کہ انبیاء کو ظاہری  
 وحی آتی ہو انھیں باطنی وہ انبیاء کے مانند معصوم ہوتے ہیں اسی مرتبہ کا نام حکمت ہے  
 یہ کلمہ کلاما غیر نبی کو نبی بنانا ہو جب تک معصوم کو اعمال و عقائد وغیرہ امور شرعیہ احکام  
 الہیہ نے توسط انبیاء خود بذریعہ وحی آئے پھر نبوت اور کس سے کا نام ہو فقط وحی  
 باطنی ہونا کچھ متافی نبوت نہیں بہت انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو وحی الہی باطنی ملو  
 پر آتی کہا جاتا ہو کہ سیدنا داود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وحی اسبطر حکمی تھی کما غلکہ  
 الامام البدیع محمد بن عیسیٰ القاری خود حضور آفرید سید الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 کو بہت احکام ہی وحی باطنی سے آئے جسے نفث فی الروع کہتے ہیں علمائے جو انبیاء  
 علیہم الصلوٰۃ والسلام پر وحی آئی کی سات صورتیں بکھیریں ان میں یہ بھی ذکر فرمائی کہ کافی  
 ائمہ والارشاد وغیرہا تحقیقت نبوت مع لازم عصمت پوری پوری صادق

۱۴ لایا اور احکام بہجت  
 ۱۵ فائز میکنند  
 ۱۶ خصوصاً اس قول زبایک  
 بین اس فاضل بیباک  
 نے پروردہ و حجاب صاف  
 صاف تصریحیں کیں کہ  
 بعض لوگوں کو احکام  
 شرعیہ جز و کلیہ  
 بیوساطت انبیاء  
 اپنے نور قلب سے  
 بھی پہنچتے ہیں  
 خاص احکام شرعیہ  
 میں انھیں وحی  
 آتی ہے ایک طرح  
 وہ انبیاء کے  
 مقلد ہیں اور ایک  
 طرح تقلید  
 انبیاء سے آراستہ  
 شرعیہ میں خود  
 محقق وہ انبیاء  
 کے شاگرد بھی  
 ہیں اور ہم  
 استاد بھی  
 تحقیقی علم  
 وہی ہو جو  
 اور نے  
 توسط  
 انبیاء  
 خود  
 اپنی  
 قلبی  
 وحی  
 سے  
 حاصل  
 ہوتا  
 ہے  
 انبیاء  
 کے  
 ذریعہ  
 سے  
 جو  
 ملتا  
 ہو  
 وہ  
 تقلیدی  
 بات  
 ہو  
 وہ  
 علم  
 میں  
 انبیاء  
 کے  
 برابر  
 و  
 عیسر  
 ہوتے  
 ہیں  
 فرق  
 اتنا  
 ہو  
 کہ  
 انبیاء  
 کو  
 ظاہری  
 وحی  
 آتی  
 ہو  
 انھیں  
 باطنی  
 وہ  
 انبیاء  
 کے  
 مانند  
 معصوم  
 ہوتے  
 ہیں  
 اسی  
 مرتبہ  
 کا  
 نام  
 حکمت  
 ہے  
 یہ  
 کلمہ  
 کلاما  
 غیر  
 نبی  
 کو  
 نبی  
 بنانا  
 ہو  
 جب  
 تک  
 معصوم  
 کو  
 اعمال  
 و  
 عقائد  
 وغیرہ  
 امور  
 شرعیہ  
 احکام  
 الہیہ  
 نے  
 توسط  
 انبیاء  
 خود  
 بذریعہ  
 وحی  
 آئے  
 پھر  
 نبوت  
 اور  
 کس  
 سے  
 کا  
 نام  
 ہو  
 فقط  
 وحی  
 باطنی  
 ہونا  
 کچھ  
 متافی  
 نبوت  
 نہیں  
 بہت  
 انبیاء  
 علیہم  
 الصلوٰۃ  
 والسلام  
 کو  
 وحی  
 الہی  
 باطنی  
 ملو  
 پر  
 آتی  
 کہا  
 جاتا  
 ہو  
 کہ  
 سیدنا  
 داود  
 علیہ  
 الصلوٰۃ  
 والسلام  
 کی  
 وحی  
 اسبطر  
 حکمی  
 تھی  
 کما  
 غلکہ  
 الامام  
 البدیع  
 محمد  
 بن  
 عیسیٰ  
 القاری  
 خود  
 حضور  
 آفرید  
 سید  
 الانبیاء  
 صلی  
 اللہ  
 تعالیٰ  
 علیہ  
 وسلم  
 کو  
 بہت  
 احکام  
 ہی  
 وحی  
 باطنی  
 سے  
 آئے  
 جسے  
 نفث  
 فی  
 الروع  
 کہتے  
 ہیں  
 علمائے  
 جو  
 انبیاء  
 علیہم  
 الصلوٰۃ  
 والسلام  
 پر  
 وحی  
 آئی  
 کی  
 سات  
 صورتیں  
 بکھیریں  
 ان  
 میں  
 یہ  
 بھی  
 ذکر  
 فرمائی  
 کہ  
 کافی  
 ائمہ  
 والارشاد  
 وغیرہا  
 تحقیقت  
 نبوت  
 مع  
 لازم  
 عصمت  
 پوری  
 پوری  
 صادق

اگر صرف وحی باطنی کی بنا پر نفی نبوت ممکن نہیں مشکوٰۃ شریف مطبع انصاری  
 سنہ ۱۳۲۷ھ عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم (فذكر الحديث الى ان قال) وان روح القدس نفثت في روعي ان نفسا  
 لن تموت حتى تستكمل رزقا الحديث ترجمہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروا  
 ہے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک روح القدس میرے باطن  
 میں وحی کی کہ کوئی جاندار نہ مرے گا جب تک اپنا رزق پورا نہ کر لے رواہ البغوی فی شرح

السنن ثلاث ونبوءه رواه الحاكم عنه والبرقانی في مسنده عن حذيفة والطبرانی في المعجمين

الحسن بن علی غیر انہ یہ کرچہ بیل کا لہیہ تھی فی شعب الایمان عن ابن مسعود رضی اللہ  
 تعالیٰ عنہم جمیع شفا شریف سے زیر کفر یہ ۱۲ اگر اگر اک صرف وحی کا معنی کافر ہو  
 اگرچہ نبوت کا دعویٰ نہ کرے تفسیر عزیزی ص ۲۷۷ معرفت احکام شرعیہ بدون توطی

نبی ممکن نیست تحفہ اثنا عشر یہ ص ۱۴۰ انچہ گفتہ است کہ فاطمہ بنت اسد را

وحی آمد کہ در خانہ کعبہ برو و وضع حل نماید در وعست پر ہیزہ زیر کہ کسے از فرق

اسلامیہ و غیر اسلامیہ قائل بہ نبوت فاطمہ بنت اسد نہ شدہ حجاج چہ قسم

ابن اسلام میاشت غرض اس ناپاک کلمہ کے کلمہ کفر ہونے میں اصلا شک

نہیں اور اوسمیں اور جو خائستین ہیں مثلاً غیر نبی کو تقلید انبیاء سے من وجہ آزاد

اور احکام شرعیہ میں خود محقق اور علوم میں حضرات انبیاء کا ہمسر و ہم استاد

اور بتقدیر و فضل شل انبیاء معصوم ماننا او کی شنا عتین ہر سچے مسلمان پر ظاہر ہے

یہاں صرف ایک عبارت شاہ ولی اللہ بر اقتضای کروں اللہ الثمین شاہ

صاحب مطبوع احمدی ص ۷۰۷ سآلۃ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سوالار و حاینا

عن الشيعة فادعى الي ان مذهبهم باطل و بطلان مذهبهم يعرف من لفظ الامام ولما

افقت عرفت ان الامام خدمهم هو المعصوم المفترض طاعته الموحى اليه وحيا باطنيا

و هذا هو معنى النبى فمذهبهم يتلزم انكار ختم النبوة ففهم الامم تعالى ترجمہ میں نے نبی صلی اللہ

علیہ وسلم سے رافضیوں کے بارے میں روحانی سوال کیا حضور نے اشارہ فرمایا

کہ انکا مذہب باطل ہو اور اس کا بطلان لفظ امام سے ظاہر ہے جب مجھ پر وحی آئی

میں نے پہچان کر اُن کے نزدیک امام وہ ہے جو معصوم ہو اور اُسکی اطاعت فرض

اور سیکطرف وحی باطنی آتی ہو اور یہی معنی نبی کے ہیں تو اُن کے مذہب سے ختم

نبوت کا انکار لازم آتا ہے اور انکا برا کرے) دیکھو یہ وہی امامت وہی

عصمت اور وہی وحی باطنی ہے جسے شاہ صاحب ختم نبوت کے انکار کو مستلزم

بتاتے ہیں کیون صاحب اُن رافضیوں کو تو کہا گیا کہ اور انکا برا کرے کیا اسی

نہ کہا جائیگا کہ انکی طرح اسکا بھی برا کرے اور اسے اُن کے ساتھ ایک زنجیر میں

باندھے آمین غالباً اصل مقصود اپنے پیر راے بریلی کے سید احمد کو کہ نواب میر خان

کے یہاں سوار و خیم نوکر اور بچہ کرے جاہل سادہ لوح تھے نبی بنا نا تھا

اسکی یہ تمہیدیں اوٹھاتی گئی تھیں کہ بعض ویسا اس طرح کے بھی ہوتے

ہیں آدھریہ وحی و عصمت وغیرہ کچھ بگڑا نبوت کا پورا خاکہ اقرار خیر میں یہ بھی جاوی

کہ اس مرتبہ کے لوگوں کو دنیا سے معدوم بنایا قیامت تک ہوتے رہینگے پھر یہاں

تو یہ بتا دیا کہ مرتبہ کو حکمت کہتے ہیں اور دھر ختم کتاب میں اپنے پیر کا خدا سے مکالمہ

و مصافحہ اور بے تکلفی کی گفتگو میں لکھ کر پھیلانیتہ دکھا دیا کہ امثال ابن وقائع و

اشباہا اینمعالا صد ہا در پیش آتا انیکہ کمالات طریق نبوت پذیر وہ علیا ستہ

لیکھ کر کوئی سائنس کے مضمون نہ

خود رسید و الہام و کشف اعلوم حکمت انجائید لیس کھل گیا کہ اس زمانے کے وہ  
 وحی والے معصوم انبیاء کے ہم سادہ تقلید انبیاء سے آزاد جو اسلئے انبیاء احکام  
 شریعت خدا سے پانے والے یہ پیر جی ہیں تین تو اس عیار ہی کا قائل ہوں کہ امتداد  
 ہوں نہ کہہ دیا کہ پیر جی معصوم ہیں پیر جی پر وحی اور ترقی سے بلکہ یوں پانی باز ہوا کہ صحت  
 کتاب میں خبیہ بھلا بعض اولیاء کے لیے ان منصبوں کا ثبوت مانا اور یہ حکمت  
 سے کیا پھر جاوے کہ خبر وار یہ نہ جاننا کہ اس زمانے میں ایسے کہاں تہنیں بلکہ ہمیشہ رہینگے  
 پھر آخر کتاب میں پیر جی کے لیے درجہ حکمت ثابت کر دیا یعنی بس سمجھ جاوے وہی منصب  
 ہو جس کا ہم نام و حال سب کچھ اوپر بتائے ہیں غرض یہ تو ساری حکمتی گرتیں کھٹک  
 رگتے تھے ایک سب میں بڑا یہ کہ آیہ کریمہ خاتم النبیین کا کیا جواب  
 ہو گا اسکی فکر کو وہ مسئلہ گڑھا کہ اللہ تعالیٰ کا جھوٹ بولنا کچھ دشوار نہیں  
 ظاہر ہے کہ جب کلام الہی کا واجب الصدق ہونا قلوب عوام سے بکھل جائیگا  
 اسکی بات جھوٹی ہونی جائز و روا سمجھنے لگیں گے تو پھر آیت سے آخر ارض کا محصل  
 نہ ہو گیا دوسرا حدیث پیر جی الف کے نام نے نہیں جانتے اسپر کوئی طعن کر بیٹھا  
 کہ نبی او عیلم یہ کیسا خط نے ربط تو اسکا یہ سامان کر لیا کہ پیر جی رسول اللہ صلی  
 اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کمال مشابہت پر پیدا ہوئے ہیں ایسیلئے نہ اُن ہی پر  
 صلی اللہ علیہ وسلم نفس عالی حضرت ایشان بر کمال مشابہت جناب رسالت مآب  
 علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات و ربہ و فطرت مخلوق شد و بنا علیہ لوح خطرت  
 ایشان از نقوش علوم ربیبہ و راہ دانشمندان کلام و تحریر و تقریر مصنفے ماندہ  
 بود و افسوس پیر جی کا عجب چھاپینک و رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

ساتھ ایسی تشبیہ تھا شریف میں ایسی تشبیہ دینے والے کی نسبت فرمایا ۳۳

ما قر النبوة ولا علم الرسالة ولا خبر من بعد المصطفى (الی قولہ) حق ہذا ان درے

عنه القتل الادب والسبح الخ ص ۱۲۱ کو ان نسبتے امیا آیت لہ کو کون ہذا امیا قید

فیہ و جہالت ترجمہ اوستے نہ نبوت کی تو قیر کی نہ رسالت کی تعظیم نہ حرمت نہ عظمت

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عزت کی اگر اس سے قتل دفع کریں تو اس کی نہ توجیر

و قید ہو نہی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اٹھی ہونا حضور کے لیے معجزہ ہو اور شکر

اٹھی ہونا اس میں عیب و جہالت تیسرا اثر اندیشیہ تھا کہ جاہل لوگ یہ سب کچھ گوارا

کر کے اگر براہ جہالت کوئی معجزہ مانگ بیٹھے یا کسی تعلیم ہی نے بقصد تفسیح و تبخیر و

کردی تو کسی بیگی اسکی یوں بھاری پیش بندی کر لیتی مستقیمہ الاما حصہ دوم

سلطان خان ص ۱۱۰ اس شخص سے کچھ معجزہ نہوا سکو پھر نہ بھنا یہ عاوتین ہو داؤ

نصارے اور جو کس اور منافقون اور مکہ والے اگلے مشرکون کی ہیں پھر چندا

ایسی ہی باتوں کے مٹانے کو آئے پھر جو شخص ایسی عادتیں اختیار کرے اور

مسلمانوں میں جاری کرے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مغضوب ہو راز کیا خدا کے

غضب میں گرفتار اور خدا کے دشمنوں میں شمار اہل غصا ظاہر ہو کہ عوام بجا پرے اتھر بھاری

بھاری ڈرامو جو ٹوٹے لغت سکر کانپ جائیگا پھر کوئی معجزہ طلبی کا نام بھی زبانی

نہ لائیگا پیش خویشان سب راستہ اینوں سے کام پور کر دیا تھا پیر جی کی ہر کا کتہ

اسمہ اسجد قرار پایا تھا خطبہ بن پیری کے نام پھر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

کہنا شروع ہو گیا تھا کہ قبر آہی سے مجبور میں نہیں کوئی سے سب بڑے کھیل کا روڈ

ٹھانوں کے خبر موز کی کش نے چنے سو ریا بچھاڑ دیے سے بھی کی جی ہی میں رہی



بات نہونے پائی : وحی و عصمت کی کرامات نہ ہونے پائی : فقط قطع دابر القوم  
الذین ظلموا و قیل الحمد لله رب العلمین کفر یہ ۵ آیت تقویہ بیان

۱۱۱  
 ص ۱۱۱ حدیث نویکی ارآیت لومرت بقبری اکنت تسجد له خودی اوس کا ترجمہ یوں  
 کیا کہ بھلا جنساں تو کہو جو تو گزرے میری قبر پر کیا سجدہ کرے تو اس کو آگے جو گستاخی

کی رگ اوجھلی جھٹ آفت کی (ف) لکھ کر فائدہ چھڑو یا عیسے میں بھی ایک دن  
مر کر مٹی میں بننے والا جوں اور اسکے حامی اور اسکے پیروایان سے بتائیں یہ حدیث کے

سلفظ کا مطلب ہو کہ ان نووہ نغض حدیث کہ اگر تو میری قبر پر گزے کہ ان  
یہ فامہ و خبیث کہ مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں کیونکہ یہ کیسا کھلا افتراء ہے محمد

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
فرماتے ہیں کہ کذب علی متعمداً خطیبہ مقبوعہ من النار ترجمہ جو دانستہ مجھڑ

باندھے وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنالے) ولایتی صاحبو ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد میرا نے بیشوا کا ٹھکانا بتاؤ ہمارے نبی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اسد تعالیٰ نے زمین پر حرام کیا ہے کہ سنگھڑوں کے بدن کھائے قائم رہے

ابو داؤد و نسائی و ابن ماجہ و امام احمد و ابن سنیہ و ابن حبان و دارقطنی و حاکم و بیہقی  
و غیرہ ائمہ شریفین نے حضرت اوس بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے۔

کی امام الامۃ ابن حنیبلہ و ابن حبان و دارقطنی نے اسکی تصحیح اور امام عبد الفتنہ

والہم عید سعید مبارک ہو جس نے بین الملکی عالم کے ہاں بشری طرز بگاری سیج ہے ابن و  
ہاں صیج ہے محفوظ ہے نقات عدول کے سلسلے سے آئی ہے) واپسی صاحبو تھا

قیامت میں انشاء اللہ تعالیٰ مرکز ٹی میں ملو گا ۲۸ مزہ الگ کھلیگا اور یہ جہاد چھانچا لگا کہ حدیث کے کو

پیشو انے یہ ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جناب میں کیسی عزت کی  
کی زرقانی شرح موہب مطبع مصر جلد ۱۱۱ فی الکامل للبرہ ما کفر بہ

الفقہار الحجاج انرا ہی الناس یطوفون حول حجرۃ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال  
انا یطوفون باعوا وورثتہ قال الدیمیری کفر وہ بہذا الاثر تکذیب لقولہ صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم ان المہرم علی الارض ان تامل جساد الانبیاء رواہ ابو داؤد وترمذی  
ابوالعباس مہر دے کائنات میں لکھا کہ ان باتوں میں جن کے سبب علمائے کرام نے حجاج

ظالم کو کافر کہا ایک یہ ہے کہ اس کو لوگوں کو روضۃ اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم کا طواف کرتے دیکھا ہو لاکھ لکھ پون اور گلے ہوئے جسم کا طواف کرے

ہیں علامہ کمال الدین دیمیری نے فرمایا علمائے اس قول پر اسوجہ سے اس کی تکفیر  
کی کہ ہمیں اسل رشاد حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تکذیب ہو کہ بیشک اللہ عزوجل

زمین پر انبیاء کا جسم کھانا حرام کیا ہو فائدہ یہ روضۃ اقدس کا طواف کرنے والے بے ہوش  
یا عقل درجہ تبع تابعین تو ضرور تھے (کفر یہ ۲۶) تقویۃ الایمان کی ابتدا

میں شرک کی کچھ قسمیں اور اذکار اجمالی بیان کر چکا کہ یہ باتیں ظان قسم شرک سے  
ہیں اس بیان کے بعد اسی اجمال کی تفصیل کو پانچ فضلیں مقرر کیں ان فضلوں میں جو

کچھ ہے وہ اسی اجمالی بیان کی شرح ہو صلیہ اسی بیان اجمالی میں لکھا حاجتین لای  
اللہ ہی کی شان ہے کسی انبیاء اولیاء کی یہ شان نہیں جو کسی کو وصیت کے وقت

پکارے وہ شرک ہو جائے اس میں کھانا جو کوئی انبیاء اولیاء کی اس قسم کی  
تعظیم کرے شکل کے وقت ان کو پکارے ان باتوں سے شرک ثابت ہوتا ہو

ان چاروں طرح کے شرک کا مریخ قرآن وحدیث میں ذکر ہے اس لیے  
مذہبہ اللہ تعالیٰ

قیامت میں انشاء اللہ تعالیٰ مرکز ٹی میں ملو گا ۲۸ مزہ الگ کھلیگا اور یہ جہاد چھانچا لگا کہ حدیث کے کو  
پیشو انے یہ ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جناب میں کیسی عزت کی  
کی زرقانی شرح موہب مطبع مصر جلد ۱۱۱ فی الکامل للبرہ ما کفر بہ  
الفقہار الحجاج انرا ہی الناس یطوفون حول حجرۃ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال  
انا یطوفون باعوا وورثتہ قال الدیمیری کفر وہ بہذا الاثر تکذیب لقولہ صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم ان المہرم علی الارض ان تامل جساد الانبیاء رواہ ابو داؤد وترمذی  
ابوالعباس مہر دے کائنات میں لکھا کہ ان باتوں میں جن کے سبب علمائے کرام نے حجاج  
ظالم کو کافر کہا ایک یہ ہے کہ اس کو لوگوں کو روضۃ اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم کا طواف کرتے دیکھا ہو لاکھ لکھ پون اور گلے ہوئے جسم کا طواف کرے  
ہیں علامہ کمال الدین دیمیری نے فرمایا علمائے اس قول پر اسوجہ سے اس کی تکفیر  
کی کہ ہمیں اسل رشاد حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تکذیب ہو کہ بیشک اللہ عزوجل  
زمین پر انبیاء کا جسم کھانا حرام کیا ہو فائدہ یہ روضۃ اقدس کا طواف کرنے والے بے ہوش  
یا عقل درجہ تبع تابعین تو ضرور تھے (کفر یہ ۲۶) تقویۃ الایمان کی ابتدا  
میں شرک کی کچھ قسمیں اور اذکار اجمالی بیان کر چکا کہ یہ باتیں ظان قسم شرک سے  
ہیں اس بیان کے بعد اسی اجمال کی تفصیل کو پانچ فضلیں مقرر کیں ان فضلوں میں جو  
کچھ ہے وہ اسی اجمالی بیان کی شرح ہو صلیہ اسی بیان اجمالی میں لکھا حاجتین لای  
اللہ ہی کی شان ہے کسی انبیاء اولیاء کی یہ شان نہیں جو کسی کو وصیت کے وقت  
پکارے وہ شرک ہو جائے اس میں کھانا جو کوئی انبیاء اولیاء کی اس قسم کی  
تعظیم کرے شکل کے وقت ان کو پکارے ان باتوں سے شرک ثابت ہوتا ہو  
ان چاروں طرح کے شرک کا مریخ قرآن وحدیث میں ذکر ہے اس لیے  
مذہبہ اللہ تعالیٰ

اس باب میں پانچ ضمیمین کیں ان میں غرض یہ اجمالی بیان ایک دعوے  
ہو اور اگے ساری کتاب اسی دعوے کا بیان و ثبوت اب یہ دعوے تو یاد رکھیے  
کہ جو کوئی انبیاء اولیاء کو پکارے وہ مشرک ہے آگے ثبوت کی ضملوں میں اسکا بیان

سنیے ص ۲۱۱ امد سے زبردست کے ہوتے ایسے عاجز لوگوں کو پکارنا کہ کچھ فائدہ

اور نقصان نہیں پہنچا سکتے محض نئے انصافی ہے کہ ایسے شخص کا مرتبہ ایسے ناما کردہ

لوگوں کو ثابت کیجیے یہ حضرات اولیاء و انبیاء علیہم افضل الصلاۃ والسلام کو ناکارے لوگ کہایا

یہ اونکی جناب میں کجی استغنی نہیں کیا انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کی شان میں گستاخی

کفر خاص نہیج کی تفصیل شفا شریفہ و راوکی شروح وغیرہ اکتب ائمہ میں ہے

(کفر یہ ۲۷) تقویت الایمان پہلی ضل میں اسی دعوے کا کہ انبیاء اولیاء کو

پکارنا مشرک ہے ثبوت سنی ص ۱۹ ہمارا جب خالق المذہب اور سنی ہو کہ پیدا کیا تو ہما کو

بھی چاہیے کہ اپنے ہر کاموں پر اوسکو پکاریں اور کسی سے ہما کو کیا کام جیسے ہما کوئی ایک

بادشاہ کا غلام ہو چکا تو وہ اپنے ہر کام کا علاقہ اسی سے رکھتا ہو دوسرے بادشاہ

بھی نہیں رکھتا اور کسی چوہرے چار کا تو کیا ذکر ہے مسلمانو ایمان سے کہتا حضرات

انبیاء اولیاء علیہم الصلاۃ والسلام کی نسبت ایسے ناپاک ملعون الفاظ کسی ایسے کی

زبان سے نکل سکتے ہیں جبکہ دین رانی برابر ایمان ہوشیا شخص نے اپنے اور اپنے

طائفے کی نسبت سچ ہی کہا تھا کہ پیغمبر اک کے فرمانے کے موافق ہوا کلام میں کوئی

ایسا بھی نہ کہہ سکے دین و دین کے برابر ایمان ہو اور حضرات انبیاء سے اور

کچھ کام ہونا بہت ٹھیک ہو کہ جب اس میلے گندے مذہب میں اون کا

ماننا ہی روا نہیں بلکہ کفر ہے تو دین تو یون گیا اور دنیا جویوں

کتاب  
تفسیر  
الکافی

کی غایت مرام و مبلغ علم ہے اس میں کسی نبی کی سرکار سے ٹکا جہینہ جمعہ کی روٹی ملے  
 کی بجلی عید نہیں تو زوال دینکے ایسے کمانے والے پوتوں کو انبیاء علیہم السلام  
 والسلام سے کام ہونے کا کیا باعث (کفر یہ ۲۸ و ۲۹) یہ کفر یہ اٹھائیس سے  
 بزرگیت صراط <sup>مستقیم</sup> مقتضاتے ظلمات بعضہا فوق بعض  
 از وسوسہ زنا خیال مجامعت زوہر خود بہرست و صرف ہمت بسوئے شیخ و اشتا  
 آن از مقلین گو جناب رعالت آب باشند بحمدین مرتبہ بہتر از استغراق  
 در صورت گاو و خر خودست کہ خیال آن با تعظیم و اجلال بسویادے دل نشان سپہ  
 بخلاف خیال گاو و خر کہ نہ آفتد جیسیدگی میبود و نہ تعظیم بلکہ چہان و محقر میبود  
 این تعظیم و اجلال غیر کہ در نماز ملحوظ و مقصود میشود بشرک میباشد **مسلمانوں**  
 خدا ان ناپاک شیطانی ملعون کلموں کو غور کرو الحمد للہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 علیہ وسلم کی طرف نماز میں خیال لیجا نا ظلمت بالائے ظلمت ہے کسی فاحشہ زہری  
 کے تصور اور اسکے ساتھ زنا کے خیال کرنے سے بھی بُرا ہے اپنے تیل یا گدھے  
 کے تصور میں ہمت نہ ڈوب جانے سے بدرجہا بدتر ہے کہ ان واقعی زہری نے تو دل  
 نہ دکھایا گدھے نے تو کوئی ازرونی صدمہ نہ پہنچایا نہ بچا تو ملحد رسوا لا اللہ صلی اللہ  
 تعالیٰ علیہ وسلم نے دکھایا کہ قرآن عظیم میں و خاتم النبیین پڑھ کر تازی جو توں کا  
 در با جلا یا توں کا خیال آتا کیوں نہ قہر ہو توں کی طرف سے دل میں کیوں  
 نہ زہر ہو **مسلمانو** مد اصف کیا ایسا کلمہ کسی سلامی زبان و قلم سے  
 نکلنے کا ہے حاشیہ پوریوں پہ توں وغیرہم کھلے کافروں مشرکوں کی  
 تائیدیں دیکھو جو ادھوں نے بزعم خود اسلام جیسے روشن چاند پر خاک ڈال کر کوکھی میں شاہ

انہیں بھی اسکی نظیر نہ پاؤ گے کہ ایسے کھلے ناپاک لفظ تمہارے پیارے نبی تمہارے  
 رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نسبت لکھے ہوں کہ اوہنیں موعظہ دنیا کا انگریز  
 مگر اس عی السلام بلکہ مدعی امامت کا کیلچہ چیر کر دیکھیے کہ اوہنیں کس جگہ سے محمد رسول  
 اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت بیدھڑک یہ صریح سب و دشنام کے  
 لفظ لکھ دیے اور روز آخر اللہ عز و جل غالب قہار کے غضب عظیم و عذاب الیم کا  
 اصلانہ لیشہ نہ کیا مسلما تو کیا ان گالیوں کی شحمہ درحق اللہ کو اطلاع  
 نہ ہوتی یا مطلع ہو کر اسنے اوہنیں ایذا پہنچی ہاں ہاں واللہ واللہ اوہنیں اطلاع  
 ہوئی واللہ واللہ اوہنیں ایذا پہنچی واللہ واللہ جو اوہنیں ایذا دے اسی پر دنیا و  
 آخرت میں اللہ جبار قہار کی لعنت اوسکے لیے سختی کا عذاب ہے کی عقوبت آیت  
 ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ لعنہم اللہ فی الدنیا و الاخرۃ واعد  
 لہم عذابا مہینا ترجمہ بیشک جو لوگ ایذا دیتے ہیں اللہ اور اسکے رسول  
 کو پھر اللہ نے لعنت فرمائی دنیا و آخرت میں اور اوج کے لیے تیار کھا ہوا دلت والا  
 عذاب آیت والذین یؤذون رسول اللہ لعنہم عذاب الیم ترجمہ جو ایذا دیتے ہیں اللہ کے رسول کو ان کے لیے دکھ کی مار ہے مسلمانو  
 پھر ان مقتدیوں کا ایمان دیکھیے ایمان کی آگہ پر ٹھیکری رکھ کر اسلام کے کاغذیں نکلیاں  
 دیکر یہ کچھ دیکھتے یہ کچھ سنتے ہیں اور پھر وہ ویسا ہی امام کا امام یہ آد اسکے جیلے میدان  
 غلام تھے اللہ یہ حرکات اور سلام کا نام مسلمان وہ ہیں جنہیں قرآن عظیم فرماتا ہے  
 آیت لا تجد قوما یؤمنون باللہ والیوم الآخر یوادون من  
 ہاد اللہ ورسولہ وان کانوا اباہم و ابناءہم و اخیانہم و

لہ اور اوہی  
 شایعین اور دشمن  
 گستاخی کو  
 جیسا مبارک  
 تقدیر خود  
 تقضی شفا  
 شرف عظیم  
 اور اوسکا  
 شرف میں  
 ہے اس  
 الیوم

عشیرتہما اولڈک کتب فی قلوبہم الا یات وایدھمدروح منہ  
 ترجمہ تو پناہ لگاؤں لوگوں کو جو اتنے ہیں اللہ اور پچھلے دن کو کہ محبت کریں  
 اوس سے جسے خداوند بھی اللہ اور اوس کے رسول سے اگرچہ وہ اون کے باپ یا بیٹے  
 یا بھائی یا کہنے والے ہوں یہ لوگ ہیں کہ نقش کر دیا اللہ نے اون کے داون میں ان  
 اور دفرمانی اون کی اپنی طرغلی روح سے) وہابی صاحبو مسلمان بننا چاہتے ہو  
 تو حضور پر نور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت  
 سوراے دل کے اندر جاؤ جو اون کی جناب عالم آب میں گستاخی کرے اگر تمھارا  
 باپ بھی ہو الگ ہو جاؤ جگر کا گدا ہو دشمن بناؤ بہتر از زبان و صد ہزار دل اوس  
 بڑی کر و تماشائی کرو اس کے سایہ سے نفرت کرو اس کے نام محبت پر لغت کرو ورنہ اگر  
 دوسرے مقصین اللہ و رسول سے زیادہ عزیز ہے تو اسلام کا نام لیے جاؤ حقیقت اور  
 چیز ہے و آئے بے اضافی اگر کوئی تمھارے باپ کو گالی دے تو اس کے خون کے  
 پیاسے رہو صورت دیکھنے کے روادار نہ ہو تبس پاؤ تو تو کچا نکل جاؤ و مان نہ تا و ملین  
 نکالو نہ سیدھی بات میر پھیر میں ڈالو اور محل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
 وسلم کی نسبت وہ کچھ سنو اور آنکھ میلی نہ کرو بلکہ اوسکی امامت و پیشوائی کا دم بھرو دلی  
 جانو امام مانو جو اوسے برا کہے اولیٰ اوس سے دشمنی ٹھانوں کہ گام کی بات میں سو سو  
 طرح کے پیچ نکالو رنگ رنگ کی تاویلین ڈھالو جیسے بنے اوسکی گڑھی سبھاؤ۔  
 اوسکی حمایت میں عظمت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پس پشت ڈالو یہ  
 کیا ایمان ہے کیا اسلام ہے کیا اسلام ایسا نام ہے جس سے اسے راہ و پشت  
 ہنرل ہندار ہو کہ وہ خود مختاری ساری بناؤ ٹوکنا و باجلا گیا تقویۃ الایمان







سہ مہ فشانہ نور و درگ عو کو کند ہر کسے بر خلقت خود می تند ہر اس شخص کے  
 نزدیک نماز میں محفل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خیال آنا سبب  
 شرک ہے کہ وہ جب آئینکا عظمت کے ساتھ آئینکا گرو اللہ العظیم کہ شریعت رب  
 العرش اکرم بین نماز نے اونکے خیال ب عظمت و جلال کے ناقص ہے اس سے کہو  
 کہ اپنے شرکیوں کو جمع کرے اور قہر والے عرش کے مالک سے لڑائی لے کہ  
 تو نے کیوں ایسی شریعت بھیجی جسے نماز کی ہر دو رکعت پر التیجات واجب

کی اور اسمین السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ استشہادان محمد اعظم  
 ورسولہ پڑھنا عرض کرنا لازم کیا مسلمان تو کیا ان کے پڑھنے کا حکم محمد  
 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف خیال کرنے کا حکم نہوا بیشک ہوا  
 اور واقعہ انکا خیال مسلمان کے ذہن جب آئینکا عظمت و جلال ہی کے ساتھ آئینکا  
 کہ اسکا تصور ان کے پاک مبارک تصور کو لازم نہیں آئے الاخص ہے اور عرض سلام  
 تو خاص بغرض ذکر و اکرام ہی ہے تو یہاں نہ صرف اونکے خیال بلکہ خاص نماز  
 میں اونکے ذکر و تکریم کا حکم صریح ہے و لکن المنفقین لا یعلمون احیاً  
 العلوم مطبع کھنوج ۱۴۱۱ھ ۴۹ حضرت فی قلبک النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

و شخص اکرم قتل سلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ترجمہ  
 التیجات میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے دل میں حاضر کر اور حضور کی صورت  
 پاک کا تصور باز ہو اور عرض کر السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ  
 میزان امام شعرانی مطبوعہ مصر ۱۳۵۱ھ ۱۱۱ سمعت سیدہ حلیا الخواص رحمہم  
 اللہ فیقول انما امر الشارع المصلی بالصلاة والسلام علی رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی التشہیدینہ الغافلین فی جلوسہ بین یدی اللہ عزوجل  
 مشہود نہیں فی تلك الحضرۃ فانہ لا ینفارق حضرۃ اللہ تعالیٰ ابد فیما ظہرہ بالسلامۃ  
 ترجمہ میں نے اپنے سردار علی خواص رحمہ اللہ تعالیٰ کو فرماتے سنا کہ شارع نے  
 نمازی کو تشہد میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود و سلام عرض کرنے کا اس لیے  
 حکم دیا کہ جو لوگ اللہ عزوجل کے دربار میں غفلت کے ساتھ بیٹھے ہیں انھیں آگاہ  
 فرما دو کہ اس حاضری میں اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھیں یا سیکے کہ حضور  
 کبھی اللہ تعالیٰ کے دربار سے جدا نہیں ہوتے پس بالمشافہ حضور اقدس صلی اللہ  
 علیہ وسلم پر سلام عرض کریں **حجۃ البیۃ** البیۃ شاہ ولی اللہ صاحب مطبع صدیقی

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم متغویا بذکرہ و  
 اثباتا لا قرار برسالۃ و ادار لبعض حقوقہ ترجمہ پھر اسکے بعد القیام میں نبی  
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سلام اختیار کیا اور نکاذ کر پاک بلند کرنے اور کی رست  
 کا اقرار ثابت اور ان کے حقوق سے ایک ذرہ ادا کرنے کے لیے ادویات  
 عظام و عظام کرام نے اس عرض سلام کی جو حکمت ارشاد فرمائی ہے میں اوست ہوا  
 لدنیہ و غیر ائمہ کی کتب سے نقل کروں اس سے یہ بہتر کہ ان غیر مقلد و کلام امام آخر  
 زمان نواب صدیق حسن خان بھوپالی کی کتاب سے سناؤں کہ یہ اوپر ارشاد و سخت ترمیم  
 مسک الختام نواب بھوپال مقام ۲۴۹ نیز آنحضرت ہمیشہ نصب العین ہوتا

وقرۃ العین عابدان ست در جمیع احوال و اوقات خصوصاً در حالت عبادات و تہجد  
 و انکشاف درین محل بیشتر و قوی ترست و بعضے از عرفا قدس سرہم گفتہ اند کہ  
 این خطاب بکجاست سر بیان حقیقت محمدیہ است علیہا الصلوٰۃ والسلام در ذرا

موجودات و اقراہ ممکنات پس آنحضرت در ذات مصلیان موجود و حاضر است

پس مصلی باید کہ از بیعتی آگاہ باشد و ازین شہود غافل نبود تا با نوار قرب و اسرار شرف

منور و فائز گردد و اگر کسی در راه شوق در محله قرب و بعد نیست بومی نیست عیان و

دعائی و قریبت بذات عبارت میں نواب بہادر فرماتے ہیں کہ انبار لگا گئے بنی علی

تعالی علیہ وسلم ہر عبادت میں مسلمانوں کے پیش نظیرین ایک شرک بنی علی علیہ

علیہ وسلم ہر نمازی کی ذات بلکہ ہر ذرہ ممکنات میں موجود و حاضر ہیں و شرک نمازی

میں بنی علی علیہ وسلم کے مشابہ ہر گز غافل نہو تا کہ قرب الہی پائین شرک مگر یہ کہیے کہ

اہل سلطنتوں میں بڑے لوگوں کو تین خون معاف ہو تو گورنٹ و باریت کے نواب بہادر کو تین شرک

معاف ہوں لا اقر الا بالعلی العظیم سید محمد و عیالہ الصالحین کیا شرک سے بچ رہیگا کہ امثال

ان از مطہین بکوشاں مسلمان ہو کیا ہر نماز کے ختم پر درود شریف پڑھنا سنت

نہیں اور حضرت امام شافعی و امام احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے نزدیک تو فرض ہے پھر رسول

محل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی یاد و تکریم نہیں تو کیا ہے درود کو محمد

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خیال باطلت و جلال سے انکار کیونکر

مکن مسلمان ہو ہر رکعت میں الحمد شریف پڑھنا ہمارے نزدیک امام و منفرد پر

واجب و ران غیر منقلد و تابعوں کے یہاں سب پر فرض ہے ان سے کہو اسمیں سے

صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ کمال ڈالین یعنی راہ اون کی جن پر تو نے انعام

کیا جاتے ہو وہ کون ہیں ہاں قرآن سے پوچھو وہ کون ہیں اُولَئِكَ

الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصَّادِقِينَ وَالشُّهَدَاءِ

وَالصَّالِحِينَ ترجمہ جن پر خدا نے انعام کیا وہ انبیاء اور صدیق اور

الحمد للہ  
ابن الدین  
آخر بیان الشریعہ  
در ۱۲۰۹۱  
من

اور شہداء اور نیک لوگ ہیں) جب صراط الذین انعمت علیہم پڑھ کر ان کی راہ مانگی جائیگی ضرور غلط کیے ساتھ انکا خیال بیکار اور وہ اسکے نزدیک شرک ہو تو انھیں میں سے اس شرک کے دور کرنے کی کوشش کریں صرف غیری المغضوب علیہم ولا انفسالین رکھیں کہ انبیاء و صدیقین کی جگہ نماز میں یہود و نصاریٰ کی یا دیگر کسی ہر بلکہ اھذا الصراط المستقیم رکھنے کے قابل نہیں کہ حدیث میں اس سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اکبر و فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما مار دیے گئے ہیں فتح الخمیسر شاہ ولی اللہ علیہ

مطبوع مصر ص ۱۷۷ صراط المستقیم کتاب اللہ وقیل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وصاحبہ مسلمانوں میں فقط الحمد کو کہنا ہوں نہیں ہیں یا یہود ایک کے سوا قرآن عظیم کی کسی سورت کا نماز میں تلاوت کرنا اس بات پر شرک سمجھا جائے جو سورہوں میں حضور پر نور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا دیگر انبیاء سے کرام یا ایسا کہ نظام یا صحابہ کبار یا مہاجرین و انصار یا متبعین و مسنین و عباد اللہ الصالحین کی صریح تفریق نہیں لکھا تو کہنا ہی کیا ہے یوہین وہ جہنمیں حضرات انبیاء علیہم السلام والاشہاء کے قصص ذکر کریں کہ اولکما تصور جب آپ کا عظمیٰ ہی سے ایسا جگلا شخص کو خود اقرار ہے کہ اس کو گنتی ہی کی سونہیں حضور اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ذکر صریح سے عالی ہو اور کچھ نہ تو کم سے کم حضور سے خطاب ہونگے جیسے چارون قل ثبت میں کھلا ہو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر لکھا ہوا ہے کہ اس کی تلاوت میں ضرور خیال احاطہ کیا کہ یہ بھاری ہتھام اللہ عزوجل کی سی طرف سے لے رہا ہے یہ سخت عجب تہی کی جناب میں گستاخی کرنے پر اوتر رہا ہے کالف تشریف میں اگر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا صراحت ذکر نہیں تو کعبہ معظمہ کا ذکر

ہے اور وہ بھی کمال تعظیم کے ساتھ اپنی ربوبیت کو اس کی طرف اضافت فرمایا  
 اوس کا تصور کہ بڑے عظمت آئیگا بنظر ظاہر صرف سورت کا تذکرہ اس عالمگیر و با  
 سے بچگی باقی تمام و کمال ہر سورت کی تلاوت شرک میں ڈال لی پھر تکرار بھی  
 بچی تو صرف شرک سے معصیت کر اہیت سے اُسے بھی نجات نہیں کہ مقابل  
 وحیم و اموال و فیض کا خیال اوس میں بھی رکھا ہوا ہے یہ عظمت کے ساتھ نہ اگر خیال  
 انیسوا و اولیا کے شرک میں نہ ملا تو خیال کا وجود کی قیامت میں تو شرک ہو گا  
 نف ہزار تہ ایسے ناپاک اختراع پر مسلمانوں میں صرف ناز ہی میں گفتگو  
 کرتا ہوں نہیں نہیں اس کے نزدیک بیرون نماز بھی قرآن عظیم کی تلاوت شرک  
 ہے کیا فقط ناز ہی عبادت ہے نفس تلاوت عبادت نہیں کیا اس عبادت  
 میں شرک روا ہے حاشا کسی عبادت میں روا نہیں اور قرآن کی سورتیں  
 محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نعت اُن کے  
 ذکر اُن کی یاد اُن کی تعظیم اُن کی تکریم سے گریز رہی ہیں تو عبادت تلاوت  
 نے تصور عظمت سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نہ مگر متصور تو اس  
 چوبائی شرک سے کہ ہر مفسر غرضل من تمام صریح سے قطع نظر یہ وجہ  
 قبیح خود اقسام القبائح و مجموعہ صد ہا کفریات و ضلالت ہے مسلمانوں  
 تم نے دیکھا کیسی خبیث و ناپاک وجہ کے حیل سے اس شخص نے تمہارے  
 پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گالی دی اور ہنوز دعویٰ  
 اسلام باقی ہے۔ سچن اللہ یہ مومن اور یہ دعویٰ۔ رب الی اعوذ  
 بک من ہمزات الشیطان و اعوذ بک ان یحضر و ین

ستیمین نے اس کفریہ ملعونہ کی تفسیر و تفسیح میں ذرا اپنے قلم کو وسعت دی کہ  
یہ مقام اس شخص کی اس قدر شقاوت کا تھا اور میں نے نہ دیکھا کہ ہمارے علمائے یہاں کو  
کمال رنگ تفسیل دیا ہو اب اس قول خبیث لغث الاقوال بلکہ ارجس الایوال کے بعد  
مجھ اوس کے کفریات جزئیہ زیادہ گناہ کی حاجت نہیں کہ طول وجہ ملال ہو مگر اجمالاً  
اتنا اور سن لیجیے کہ اسکے حصے میں جزئیات کثیرہ کے علاوہ بعد و ابواب جہنم سات  
کلیات کفر پر مشتمل ہیں (۱) جا بجا قرآن عظیم ایک بات فرماتے اسیہ صاف اوسے  
غلط و باطل کہہ جاتے شفا شریف ص ۲۴۲ معین الاحکام امام

علامہ الدین علی طرابلسی حنفی مطبع ص ۱۲۹ من استخف بالقرآن اوشی منه اجمدہ او کذب

یشتہ منه و اثبت ما نقاہ او نغی ما شبہ علی علم منہ بکلام او شک فی شئے من ذلک فهو  
کافر عند اہل العلم بالاجماع ترجمہ جو شخص قرآن مجید یا اسکے کسی حرف سے گستاخی  
یا اسکا انکار یا اوسکی کسی بات کی تکذیب یا جس بات کی قرآن نے نغی فرمائی اسکا انکار  
یا جسکا اثبات فرمایا اسکی نغی کرے دانستہ یا سہمیں کسی طرح کا شک لاتے وہ باجماع  
تمام ملاکے کافر ہے (۲) اسکے طور پر قرآن عظیم میں جا بجا شرک موجود (۳)  
اسکے نزدیک انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام سے شرک صادر ہوئے (۴)  
یوہین حضرات ملکہ عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام سے (۵) یہی خیال خبیث تنہور  
پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت (۶) جن باقوان کو یہ صاف تھا  
شرک بتاتا ہے وہ اسکے اکابر و لانا شاہ عبدالغریز صاحب دہلوی اور انکو والد ماجد  
شاہ ولی اللہ اور انکو والد شاہ عبدالرحیم اور ان کے پیر سلسلہ جناب شیخ محمد رضا  
کی تصنیفات و تحریرات میں اہل کلی پھر یہی ہیں تو اسکے نزدیک معاذ اللہ وہ سب

شُرک تھے پھر یہ اوجھیں امام و پیشواؤں کی خدا کہتا ہے اور بڑی لمبی چوڑی تعریفوں  
 یاد کرتا ہے اور جو شرکوں کو ایسا جانے خود کافر ہے تو یہ اسکا نیم اقرار ہی کفر یہ ہوا  
 (۷) مکملے شرکوں کے بھاری تو دے خود اسکے کلام میں برساتی حشرات الارض  
 کی طرح پھیلے ہیں ایک بات اس کتاب میں کفر و دوسری میں ایمان یہاں شرک  
 وہاں عرفان تو یہ پورا اقرار ہی کفر یہ ہے میں ان سب کی پوری تفصیل کروں  
 تو بلا مبالغہ ایک مجلد ضخیم کھوں دوسرے سے پانچویں تک چار کیلے کے لیے بکثرت  
 جزئیات فقیر نے اپنے رسالہ اکمال الطامہ علی شریک سوئے  
 بالاموال عامیہ میں جمع کیے ثلثہ باقیہ کے جزئیات پر ہمارے بہت  
 رسائل میں کلام لیکھا اور خود اسی رسالہ کی تقریرات سابقہ سے بعض نکال چلیں گے  
 یہاں بطور نمونہ ساتوں کلیر کی امر ایک ایک مثال کھوں (کفر ص ۱۲) اسد  
 عز وجل فرما ہونک انما لضررہا للناس وما یغفلہا الا العلمون ۵  
 ترجمہ ہم یہ کہا دین بیان کرتے ہیں لوگوں کے لیے اور انکی سمجھ نہیں مگر  
 عالموں کو یہ شخص غیر متفلسف اور دین الہی میں ہر گونہ آزادی کا پھاٹک کھولنے  
 کے لیے کہتا ہو کہ یہ بالکل غلط ہے قرآن سمجھنے کو علم ہرگز درکار نہیں تقویٰ

الایمان ص ۳ عوام الناس میں مشہور ہے کہ اسد و رسول کا کلام سمجھنا  
 بہت مشکل ہے اسکو بڑا علم چاہیے سو یہ بات بہت غلط ہے اللہ تعالیٰ لطف یرک  
 اس کو دھو مطلب پر دلیل لایا آیت کریمہ ہوا الذی بعث فی الامیین رسولاً  
 منہم یتلو علیہم آیتہ و ینزلہم الذکر و یعلمہم الذکر الحکمۃ سے اور خود ہی اسکا  
 ترجمہ کیا کہ وہ اسد ایسا ہو کہ جس نے کھڑا کیا نادانوں میں ایک سول نبین سے



پڑھنا اور پڑ آیتیں اوسکی اور پاک کرتا ہے اوکو اور سکھاتا ہے کتاب اور عقل کی  
 باتیں کیون حضرت جب قرآن کے سمجھنے کو علم درکار نہیں ہر جاہل نادان سمجھ سکتا ہے  
 تو نبی کے سکھانے کی کیا حاجت تھی سبحن اللہ رو داسد و اتو خود سمجھ لیں اور صحابہ  
 کرام سکھانے کے محتاج (کفر یہ ۳۱ و ۳۲) تقویۃ الایمان ص ۱۰ روزی  
 کی کشائش اور تنگی کرنی اور تذرت اور بیمار کر دینا اقبال و ادبار دینا حاجتیں  
 بر لانی بلین بالقی شکل میں دستگیری کرنی یہ سب اللہ ہی کی شان ہے اور کسی  
 انبیاء اولیا بھوت بری کی یہ شان نہیں جو کسی کو ایسا تصرف ثابت کرے اور  
 اوس سے مرادین مانگے اور مصیبت کے وقت اوکو پچکارے سو وہ مشرک ہو جاتا  
 ہو پھر خواہ یون سمجھے کہ ان کاموں کی طاقت اوکو خود بخود دہر خواہ یون سمجھے کہ اللہ  
 اوکو قدرت بخشی ہے ہر طرح شرک ہے اھ ملخصاً کاش یہ ظالم صرف اس قدر کہتا کہ  
 جو کسی کو قادر بالذات و متصرف بالاستقلال سمجھ مشرک ہے تو بیشک حق تھا اگر یون  
 مطلب کیا سکتا کہ معنی تو کسی نسبت کسی سلمان کے خیال میں ہرگز نہیں تو تمام  
 مسلمانوں کو مشرک کیونکر بنایا جاتا اور وہ کیونکر صادق آتا کہ مہ شرکہ لوگون میں  
 بہت پھیل رہا ہو اور اصل تو بنیاد یا ب مہ سو پیچیدہ کے فرامی کے موافق ہوا  
 کہ تمام دنیا میں کوئی سلمان نہ رہا لہذا یہ عام جبروتی حکم لگایا کہ پھر خواہ یون سمجھے خوا  
 یون کہ اللہ نے اوکو ایسی قدرت بخشی ہے ہر طرح شرک ہے اب غور کیجیو کہ اس  
 ہاپاک و لحن قول پر انبیاء و ملکہ سے لیکر اللہ و رسول تک اور اسکے پیشواؤں سے  
 لیکر خود اس ظلم و جبر و کفر کوئی بھی حکم شرک سے نہ بچا آیت غلظہ  
 اللہ و رسولہ من فضلہ حمید و خیر و بلند کردیا اللہ اور اللہ رسول نے

یہ  
 ہے  
 اللہ  
 کا  
 فضلہ

اپنی فضل سے آیت وتبدئی الاکمہ والا بصر باذنی ترجمہ ہو عیسے  
تندرست کرتا ہے اور زراذہ اور سفید داغ والے کو میرے حکم سے یہ معاذ  
قرآن عظیم کے شرک ہیں اور میرے حکم سے کالفظ بڑھادینا شرک سے نجات نہ یگا  
کہ تندرست کرونی کی قدرت اللہ ہی کے حکم سے سمجھے جب بھی تو اس شرک پسند  
کے نزدیک شرک ہو (کفر یہ ۳۳۳) آیت ابدئی الاکمہ والا بصر  
واحی الموائی باذن اللہ ترجمہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا میں اور زرا  
افٹے اور کوڑھی کو تندرست کرتا ہوں اور میں مردے جلاتا ہوں اللہ کے حکم سے  
یہ معاذ اللہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا شرک ہو (کفر یہ ۳۳۳) آیت  
آیت واذ قلنا للسلطان اسجد والادام فاسجد والادام بللیس ترجمہ  
اور جب ہم نے فرشتوں سے فرمایا آدم کو سجدہ کرو سب سجدے میں گرے سوا  
ابلیس کے آیت ورفیع ابوبہ علی العرش وعر والہ سجد آ ترجمہ  
یوسف نے اپنے ماں باپ کو تخت پر بلند کیا اور وہ سب یوسف کے لیے سجدے  
میں گرے (یہ خاک پر بن گستاخان) اللہ تعالیٰ اور ملکہ و آدم و یعقوب و یوسف  
علیہم الصلوٰۃ والسلام سب کا شرک ہو اللہ نے حکم یا ملکہ نے سجدہ کیا آدم راضی ہو  
یعقوب ساجد یوسف رضا مند تقویٰ الایمان ملا جو کوئی کسی پیغمبر کو سجدہ کرے  
اس پر شرک ثابت ہو خواہ یون سمجھے کہ یہ آپ ہی اس عظیم کے لائق ہیں یا یون سمجھ  
کہ ان کی اسطرحی عظیم سے اندر خوش ہوتا ہے ہر طرح شرک ہے اہل مخصاصہ شرک  
جیسے سجدہ کرنا گو کہ پھر اس کو اللہ سے چھوٹا ہی سمجھے اور اوٹھیکار غفلت اور بندہ  
اور سبائیں انبیا اور شیطان اور بھوت میں کچھ فرق نہیں اہل مخصاصہ یون تو

کفر یہ ۳۳۳  
کفر یہ ۳۳۳

اس گمراہ کا استاد شفیق شیطان لعین ہی اچھا رہا کہ خدا بہتیرا فرمایا کیا گروہ  
 شرک کے پاس نہ گیا اور یہاں نسخ کا جھگڑا پیش کرنا محض جہالت شرک کشی کے لیے  
 میں حلال نہیں ہو سکتا کبھی ممکن نہیں کہ اللہ تعالیٰ شرک کا حکم دے اگرچہ اوست  
 کچھ بھی منسوخ بھی فرمادے (کفر یہ ۳۴ و ۳۵) حدیث حضور پر نور سید المرسلین  
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں انہ کان فقیرا فاعناہ اللہ ورسولہ حمید بن  
 جمیل فقیر تھا اوستہ اللہ اور اللہ کے رسول نے غنی کر دیا یہ حدیث صحیح بخاری  
 مطبع احمدی قدیم ج ۱ ص ۱۹۵ میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے حدیث  
 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے رب جل و علا سے عرض کرتے ہیں اللہم  
 انی احرم ما بین جبلین یا مثل ما حرم بابرہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام مکۃ محرمہ الہی  
 میں دونوں کوہ مدینہ کے درمیان کو حرم بنانا ہوں مثل اوسکے جیسے ابرہیم  
 علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مکہ کو حرم بنایا صحیح بخاری ج ۱ ص ۱۵۵ صحیح مسلم ج ۱  
 ص ۲۴۱ واللفظ لعل النسخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حدیث حضور سید عالم صلی اللہ  
 علیہ وسلم فرماتے ہیں ان ابرہیم حرم مکۃ والی حرمت المدینۃ ما بین لابنیا لا یقطع غنما  
 ولا یصاد وعبید ما ترجمہ بیشک ابرہیم نے مکہ کو حرم بنایا اور میں نے مدینہ کو  
 حرم کیا نہ کاٹیں جانور اور نہ کھڑا جائے اوسکا بیشک صحیح مسلم ج ۱  
 ص ۲۴۱ عن جابر عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما اس مطلب کی حدیث صحیح و سنن  
 و مسانید وغیرہ میں بکثرت ہیں چھین حضور سید العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 نے صاف و صریح حکم فرمادیا کہ مدینہ طیبہ اور اوس کے گرد و پیش کے جنگل  
 کا وہی ادب کیا جائے جو مکہ معظمہ اور اُس کے جنگل کا ہے یہی مذہب مکہ و شافعیہ

وحنبلیہ اور بکثرت ائمہ صحابہ و تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کا ہوا ائمہ حنفیہ اگرچہ  
 اس باب میں اور احادیث پر عمل فرماتے ہیں جو شرح معانی الآثار امام طحاوی وغیرہ  
 میں مع نظر مذکور گزرجہ یا تطبیق یا نسخ و دوسری چیز ہے کلام اسمیں ہے کہ حضور اقدس  
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تو سرائفہ مدینہ طیبہ کے جنگل کا یہ ادب ارشاد فرمایا ہے  
 اس شخص کی سبب ترقی و تہذیب ایمان اگر دوشیز کے جنگل کا ادب کرنا یعنی وہاں شکار  
 نہ کرنا درخت نہ کاٹنا یہ کام اللہ نے اپنی عبادت کے لیے بنائے ہیں پھر جو کوئی کسی  
 پیغمبر یا بھوت کے مکانوں کے گرد و پیش کے جنگل کا ادب کرے اس پر شرک ثابت ہے  
 پھر خواہ یوں سمجھے کہ یہ آپ ہی اس تعظیم کے لائق ہیں یا یوں کہ اوکی اس تعظیم سے اللہ  
 خوش ہوتا یا ہر طرح شرک ہے اھل مخصا جان برادر توفد کیا کا اس شخص کی ساری  
 کوشش اسمیں تھی کہ اللہ اور رسول کو بھی مشرک کہنے سے بچھوڑے تف ہزار تف  
 بروے بدینان (کفر یہ ۲۷ تا ۲۶) تفسیر عزیز می بارہ عم شاہ  
 عبد الغریب صبا مطبوعہ مدینہ ص ۱۳۰ بعضے ازاویا اللہ کہ آگہ جارتہ تکمیل و ارشاد  
 بنی نوع خود گردا بندہ اندر در نیجالت ہم نصرف درد دنیا دادہ اند و استغرق  
 آہنا بجهت کمال وسعت مدارک آہنا مانع توجہ باین سمت منکر دود او لسیان تحصیل  
 کمالات باطنی از آہنا مینمایند و ارباب حاجات و مطالب حل مشکلات خود از آہنا  
 محی طلبند و محی یا بند و زبان حال آہنا و آن وقت ہم مترنم بانیمقال مستمع  
 من آیم بجان گر تو آئی بہ تن بویہ عبارت سہل یا بشارت اس شخص کے مذہب  
 ہمہ تن شہادت پر معاذ اللہ مترنم یا شرک جلی ہو لوٹ ہو اویکا کرام کا دنیا میں نصرف  
 بعد انتقال بھی او کا تعلق باقی رہنا او کے علوم کی وسعت کہ او دھر بھی مستغرق ہیں

بھی خبر کھین <sup>۴</sup> اولیا کا بعد وصال بھی فیض دینا مریدوں کو مناسب عالیہ تکمیل تک پہنچانا حاجت مندوں کا اپنی حاجتیں اذکی پاک روحوں سے طلب کرنا اور کمال شکل فرما نواب بہادر کی عبارت میں تو تین ہی شرک تھے حضرت شاہ صاحب کے کلام میں  
الضاعفین بان ہونا ہی چاہیے کہ وہ نواب تھے یہ شاہ دین کلام الملک  
الکلام کفر یہ ۲۷ تا ۲۹ صفحہ اثنا عشر یہ حضرت ممدوح ۳۹۵ و ۳۹۶

حضرت امیر و وزیر طائفہ اور تمام امت بر مثال مریدان و مرشدان می پرستند  
وامور کمونیہ را بایشان وابستہ میدانند و فائز و درود و صدقات و نذر بنام

ایشان رائج و معمول گردیدہ چنانچہ جاسمیع اولیاء اللہ بہین معاملہ است و ہابی  
صاحبویہ بھی اکٹھے تین شرک ہیں ہر ایک ڈھائی من چستہ کا شاہ صاحب کو کچھ  
کتنے بڑے شرک پسند شرک و ست علی پرست پیر پرست اولیا پرست ہیں کہ کار پور  
عالم کو دامن بہت حضرت لکھنؤ شکر شاہ الہیت کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے آتہ  
ماتے اور پیروں کی طرح اون کی پرستش اور اوتکے اور تمام اولیا کے نام کی مذمت  
جائز جانتے اور نہ آپ ہی تنہا بلکہ تمام امت مرحومہ کو استغفر اللہ الخین بلا و نہیں سنا  
اب تو عجب نہیں کہ روافض کی طرح امت مرحومہ کو معاذ اللہ امت ملعونہ لقب دیجیے

تقویۃ الایمان صد پغیر خدا کے وقت میں کافر بھی اپنے بنو کو اللہ کے برابر نہیں  
جانتے تھے بلکہ اوسیکا مخلوق اور اسکا بندہ سمجھتے تھے اور انکو اوسکے مقابل کی قوت  
ثابت نہیں کرتے تھے مگر یہی بیکار نا اور مفتین ہانٹی اور نذر و نیاز کرنی اور انکو اپنا

وسفار شئی سمجھنا یہی اونکا کفر و شرک تھا سو جو کوئی کسی سے یہ معاملہ کرے گو کہ اوسکو ہم  
کا بندہ و مخلوق ہی سمجھو سو اب وہاں وہ شرک میں برابر ہی پانچویں فصل شرک فی العباد

۴۶

برائی کے بیان میں لکھا ملا پیر پست این تین کھلوا انحض بجا ہو اور نہایت بڑائی  
(کفر یہ ۵۰ تا ۵۱) شاہ ولی اللہ صاحب کی کتاب انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ  
سے ظاہر کہ وہ خود اور ان کے بارگاہ سائذہ حدیث و پیران سلسلہ ناو علیا منظر العجایب

تجدد عونا ملک فی التوابع پل ہم و عم سنجلی بد بولاتیک یا علی یا علی یا علی ہ  
کی سند بن لیتے اجازت میں دیتے وظیفہ کرتے ترجمہ پکار علی کو جنکی ذات پاک سرودہ خواری  
وفیوض ظاہر ہوتے ہیں جنھیں پیکار عقیدین اصنیجہ میں ہیں جب تو اوٹھیں نہ اگر کیا تو اوٹھیں  
مصائب فاقات میں اپنا مددگار پائیگا ہر پریشانی و سرخ اب دور ہوتا ہو اگر کسی کو  
سے یا علی یا علی یا علی یا علی احمد مدان شاہ صاحب اور ان کے پیروں اُستادوں نے  
تو شرک پانی سے تیز کر دیا یہاں بھی شل سابق تین پہاڑ شرک کے ہیں مصیبت میں اور  
علی کے پکار نیکا حکم ایک شرک اور جنھیں مصیبتوں میں مددگار ماننا و شرک یا علی یا علی  
کے لئے باندھ دینا تین شرک۔ جسے انھیں جانفزا کلام کی تفصیل دیکھنی ہو فقیر کے سر  
انھار الانوار منجم ضلّۃ الاسیر و حیاۃ الموات فی بیان  
سماع الاموات و انوار الذبائہ فی حل نداء یکر رسول اللہ و الاد  
والعلی لنا علی المصطفی بدافع البلا و غیر مطالعہ کرے (کفر یہ ۵۱ تا ۵۲)

تمام خاندان دہلی کے آقائے نعمت خداوند دولت مرجع منہجی و مفرع و نجا و مہد و موحی اب  
شیخ محمد و صاحب مکتوب مطبوعہ لکھنؤ جلد دوم مکتوب تیممؑ خواجہ محمد اشرف و زین العابدین  
رابطہ انوشتر ہو نہ کہ جدی ہستیلا یافتہ کہ در صلوات ترا سجد و خود میدان و جی بند و اگر فرما  
تغنی منیگر و محبت اطوار الیہ دولت منمنائے طلاب از ہزاران یکے اگر بدین حدتارین  
معاملہ مستعد نام الناسبتہ سنجلی کہ باندک صحبت شیخ مقتدہ حبیب کمالات اور ا

کفر یہ ۵۱ تا ۵۲

کفر یہ ۵۱ تا ۵۲

جذب نماید رابطہ اچھائی گنند کہ او سجدہ الیہ ست نہ سجدہ اچھائی و ساجدہ

نہی گنند نظر انقیرم دولت سعادتمندان را میسرست تا در جمیع احوال صاحب رابطہ

متوسط خود دانند و در جمیع اوقات متوجہ او باشند و در زمان جماعت بید دولت کہ خود را

مستغنی دانند و قبلہ توجہ را از شیخ خود منحرف سازند و معاملہ خود را بر ہم زنجیر

بھی بین دول شرک بین ہر ایک اگلے باٹون سے ہزار ہزار من کام روئے لکھا کہ

تصور شیخ اسقدر غالب ہو کہ نماز دن بین او سکوا اپنا سجدہ جانتا ہو صورت شیخ ہی

کو سمجھ نظر آتا ہو جناب شیخ مجد نے فرمایا کہ یہ دولت سعادتمند و کمولتی ہو طابا

حق کو اس دولت کی تمنا ہوئی ہے ایک شرک اور کتنا بھاری شرک تمام احوال بین

شیخ کو اپنا متوسط جانو و شرک نماز وغیرہ ہر حال و ہر وقتیں پیر کی طیرت متوجہ ہوتیں

شرک آب یاد کر اپنا وہ کفری بول کہ نمازین پیر وغیرہ یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف خیال لیجا جائیں و چنان ہے اور توجہ شرک تا طہرین آپ کے جاناکہ

وہ بے سعادت کون ہے جسے جناب محمد و صاحب بید دولت و تباہ کار بتا ہو بینان

دیہ ہی سید دولت ہو صراط مستقیم بین کہتا ہو ص ۱۱۱ از جملہ اشغال متبذرع شغل

برزخ ست افسان ہر صاف صورت پرستی ست فقیر غفر اللہ تعالیٰ نے غلہ

اس سہل بین ایک نفیس سالہ سوالیاقوۃ الواسطۃ فی قلب عقد اللہ

لکھا او ہمیں جناب شاہ عبدالعزیز صاحب شاہ ولی اللہ صاحب شاہ عبدالرحیم صاحب خیر

کے بہت کلمات و ائمہ کرام و علمائے عظام کے قبیل رضادات سے اس شغل کا جزو

شمارت کیا اس ہیئت کے نزدیک وہ سب معاذ اللہ یعنی ات و پیر پیر ہیں جناب شیخ

مجد و تباہ و منحرف تباہ (کفریہ ۵۶) مکتوبات جناب موضوع مکتوب ۳۱۲

۴۴۹) مخدوم احادیث نبوی علیہ السلام در باب جواز اشارت بسیار  
 بسیار وارد شدہ اند و بعضی از روایات فقہ حنفیہ نیز در باب آمدہ ۴۴۹ وغیرہ  
 ظاہر مذہب است و انچہ امام محمد شیبانی گفتہ کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
 علیہ وسلم لبشیر و نضغ کما یضغ النبی علیہ علی الصلاۃ والسلام ثم قال ہذا قولی و قول  
 ابی حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما از روایات نوادرست مذروایات اصول و فی الحیطۃ  
 المتنازع فیہ منہم من قال لا لبشیر و منہم من قال لبشیر و قد قیل سئل و قیل مستحب الصبح حرام  
 ہر گاہ در روایات معتبرہ حرمت اشارت واقع شدہ باشد و بر گراہت اشارت فتو  
 دادہ باشند ماقولہ ان را نیز سد کہ بمقتضای احادیث عمل نمودہ جرأت در اشارت نیام  
 ترکب این امر از حنفیہ یا علمائے مجتہدین علم احادیث معروفہ جواز اشارت اثبات نماید  
 یا انکار کند اینہا بمقتضای آرای خود بر خلاف احادیث حکم کردہ اند ہر دو شق فاسدست  
 تجویز نہ کند آنرا مگر سفیہ یا معاند ظاہر اصول اصحاب ماعدم اشارت مست پس عدم اشارت  
 سنت علمائے متقدم شدہ ۴۵۰) احادیث را این اکابر بیشتر از امامی شناختند البتہ  
 وجہ موجود داشتہ باشند و ترک عمل بمقتضای احادیث علی صاحبہا الصلاۃ والسلام ۴۵۱  
 اگر گویند کہ علمائے حنفیہ بر جواز اشارت نیز فتوی دادہ اند گویم ترجیح عدم جواز است اہل  
 لخصاب و حضرات غیر مقلدین کانون سے ٹینٹ آکھوں سے جالے ہٹا کر یہ دھوم  
 دھامی عبارت نہیں اور اسکے تیور و کھین جناب شیخ سلسلہ کو صاف اقرار ہو کہ  
 در بارہ اشارہ احادیث حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کثرت آئی ہیں اور وہ  
 حدیثیں معروف و مشہور ہیں ہمارے یہاں اصول مذہب میں اشارہ کا ذکر نہیں  
 ہمارے علمائے سنت عدم اشارہ ہے ہماری فقہ میں مکر وہ ٹھہرا ہے لہذا ہمیں دین



مطابق عمل کرنا جائز نہیں معاذ اللہ اس بھاری شرک تقلید کی کو کچھ کہیں کہ مذہب کے مقابل احادیث صحیحہ مشہورہ کو نہیں مانتے اور سنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جواب میں اپنے مولویوں کی سنت پیش کرتے ہیں اور جو حنفی مذہب حنفی کے خلاف کسی حدیث پر عمل کرے اسے بغیر مہٹ دھرم بتاتے ہیں مزہ یہ کہ یہ مسئلہ خود مذہب حنفی میں متفق علیہا نہیں آپ ہی اقرار فرماتے ہیں کہ مشایخ مذہب کو اختلاف ہو جواز و استحباب و سنیت اشارہ کے بھی قائل ہوتے یہاں تک کہ ائمہ کا فتوے بھی حدیثوں کے موافق موجود حنفی کہ خود امام مذہب امام محمد نے تصریح فرمائی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اشارہ فرمایا کرتے اور ہم وہی کرینگے جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کرتے تھے اور فرماتے ہیں یہی مذہب میرا اور امام ابو حنیفہ کا ہے مگر از انجا کہ یہ روایت نوادر کی ہے اس پر بھی نظر نہ ہوگی نہ اختلاف مشایخ و فتویٰ پر لحاظ ہوگا صرف اس لیے کہ ظاہر الروایۃ میں ذکر نہ آیا حرمت مرتجہ اور اسکے خلاف صحیح مشہور حدیثوں پر نہیں عمل نہیں پہنچتا ایمان سے کہنا ایمان ترک تقلید کا کہنہ نہ بھی لگا رہا شبہ خاص مذکور کے جبروتی احکام سینے کے خاص اپنے پر سلسلہ حضرت شیخ محمد کو بمقابلہ مذہب حدیث چھوڑنے اور سنت نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقابل سنت علما کی سند پکڑنے پر کیا کیا جلی کٹی بے نقط سنا تا ہر عقوبت

**الایمان** ۲۲ جو کوئی کسی امام یا مجتہد کی بات کو رسول کے فرامیث سے مقدم سمجھ کر حدیث کے مقابل قول کی سند پکڑے سو ایسی باتوں سے شرک ثابت ہوتا ہے

۲۳ اس زمانہ میں دین کی بائین لوگ کتنی راہیں چلتے ہیں کوئی پہلوئی سیموں کو کوئی مولویوں کی باتوں کو جو انھوں نے اپنے ذہن کی تیزی سے نکالیں سند پکڑتے

ہیں صلا رسول کو رسول سمجھنا اس طرح ہوتا ہے کہ اوسکے سوا کسی کی راہ نہ پکڑا

صلا اس پر عمل کی خرافات میں جتنے ہیں سبب یہ کہ خدا و رسول کے کلام کو چھوڑ کر غلط

غلط سمون کی سند پکڑی پیغمبر خدا کے سامنے بھی کافر لوگ ایسی ہی باتیں کرتے تھے

تتویر العینین بیت شعری کیفیت مجوز التزام تقلید شخص عین مع ممکن الارجوح

الی الروایات المتفقہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الضرر بخلاف الدلالت علی خلاف

قول الامام المقلد فان لم تترك قول امامہ ففیہ شائبۃ من الشک ترجمہ میں کیسے جانو

کہ ایک شخص کی تقلید کو یہ رہنا کیونکر حلال ہو گا جبکہ اپنے امام کے خلاف مذہب پر

صریح حدیثیں پاسکے اپنی بھی امام کا قول نہ چھوڑے نوا و سہین شرک کا میل ہے تو یہ

العینین اتباع شخص عین محبت یتسک بقولہ وان ثبت علی خلافہ و لائل من السنۃ

والکتاب و یا دل الی قولہ شوب من النصرا نینہ و خط من الشک والعجب من القوم

الایخافون من مثل ہذا الانباع بل یخیفون تارکہ فما حق ہذا الایۃ فی جوابہم

و کیف خاف ما اشركتم ولا تخافون انکم اشركتم باللہ ترجمہ ایک امام

کی پیروی کہ اوسکی بات کی سند پکڑے اگرچہ اوسکے خلاف حدیث و کتاب کے دلیل

ثابت ہوں اور انھیں اس قول کی طرف پھیرے یہ نصرا فی ہونیکا میل ہو اور شرک

میں کا حصہ و تعجب کہ لوگ آپ تو اس تقلید سے ڈرتے نہیں بلکہ اوسکے چھوڑنے

و ایسکو ڈراتے ہیں تو کتنی ٹھیک ہے یہ آیت ان کے جواب میں کہ میں کیونکر

ڈرون اس سے جسے تم نے اللہ کا شرک بنا یا حالانکہ تم نہیں ڈرتے کہ تم نے اور کو

اللہ کا شرک بٹھرایا افسوس حضرت شیخ محمد و صاحب کو کیا خبر تھی کہ ہمارے سلسلہ

میں ایسے فرزند و بلند سعادتمند پیدا ہوئیوالے ہیں جو ہماری معرفت و ولایت بالا

طاق سے اصل ایمان میں خلل بتائینگے معاذ اللہ کا فرض کرنا بیانیہ شہاء  
 ولی اللہ و شاہ عبدالغنی صاحب کیا جانتے تھے کہ ہماری نسل میں وہ ہونا ہی سہی  
 اور کتنے کو بہن چہ بھاری پیری پیری استاد ہی درکنار عیاذ اللہ کفر و شرک سے قہر پانچ  
 بہن سے پیدا ہو کر ہماری ہی مسلمان کی جڑ کاٹینگے ازماست کہ براست اللہ تعالیٰ گنہگار  
 مچھلی سے بچاتے ع بدنام کسندہ ٹکونائے چند زناں بار و رگرمار زایز و باز  
 طفے کہ ناہجاز زایز غرض کہان تک گینے انبیا و مرسلین و ملکہ و صحابہ و ائمہ و دسار  
 مسلمان تمام جہان و خود رب العالمین تک جو شرک کے چھینے پھینچے تھے خاندان و ہلالی ایک  
 ایک بزرگ عالم صوفی پیشوا بوڑھا سب امی ہولی کی پچکاریوں میں رنگا ہوا حضور  
 و امامیہ سے استغفار کہ اپنی امام کا ساتھ دیکر شاہ عبدالغنی صاحب اللہ ولی اللہ صاحب جناب  
 شیخ محمد و صاحب سبکو حکم کلاما شرک ان لوگے یا کچا ایمان و عہد کا خیال کر کے ہمنوعی  
 امام کو گمراہ بدین و مکر مسلمانوں پر و لزوم ہزاران کفر جانو گے میں عبث تشقیق کران  
 بلکہ شق ثانی ہر طرح لازم اگر اوسیکو اختیار کیجیے اور خدا ایسا ہی کرے جب تو ظاہر و رور  
 شق اول پر جب وہ حضرات معاذ اللہ سب شرک ٹھہرے اور یہ او نکام ملاح انکا مقصد  
 او نکام مرد او نکام قتل و بھینام سمجھے پیشوا مانے ولی کہے مقبول خدا جانے تو آپ لزوم  
 کفر سے کب محفوظ رہ سکتا ہو کہ جو شخص مشرکین کو ایسا سمجھو خود کا فر ہو اس شخص پر کفر  
 ہر طرح لازم را کہ کہ وہ کیا فتویہ اوسکی چیز ہو کہ مسلمانوں کو محض بوجہ ناحق نار و بات آ  
 پر شرک کہا تھا دیدی کہ خون ناحق پر وہاں شیع راہ چند ان امان نہاد کہ شب کینہ  
 کفر یہ ۱۵ تا ۶۱ ص ۱۸۶ مستقیم ۳۶ ائمہ و بیطریق و اکابر انفریق در زمرہ ملکہ  
 عبارت الامر کو تزلزل و راز بابت ملا علی ملہم شدہ در اجراء آن میکوشند معدودہ

پس حوال این کرام بر احوال ملکہ عظام قیاس باید کرد <sup>۶۱</sup> قطبیت و غوثیت و ابدیت  
و غیر ما جمہ از عہد کرامت ہمد حضرت مرتضیٰ تا انقراض دنیا جمہ بواسطہ ایشان است  
سلطنت سلاطین و امارت امہمت ایشان را دخل ہے کہ بر سیاہین عالم ملکوت  
مخفی نیست <sup>۶۲</sup> ارباب بین مناصب رفیعہ ماذون مطلق در تصرف عالم مثال و  
شہادت پیا شدہ و این کبار اولی الایدی والا بصار را میرسد کہ تمامی کلیات را بسو  
نسبت نمایند مثلاً ایشان را میرسد کہ گویند کہ از عرضش تا فرش سلطنت است <sup>۶۳</sup>  
در نی مقام بعضی خلیفہ الدی میا شدہ خلیفہ الدی آنکسے است کہ برے انضام جمیع مہام  
مقرر کردہ مانند نائب سازند <sup>۶۴</sup> اورا در کف ولایت خود گرفتہ وزیر سایہ کفا  
ترہیت خود آوردہ جارحہ تدبیر گوینی و تشیر لعی خود میسازد ان پانچ شریکات میں  
صاف صاف نظر بکین ہیں کہ ملکہ و اولیا کار و بار عالم کے در بر ہیں اولیا عالم کے کام ہی  
کرتے ہیں اولیا کو تمام عالم میں تصرف کا اختیار کئی دیا جاتا ہو تمام کام انکے ہاتھ سے  
انضام پاتے ہیں بادشاہوں کے بادشاہ بنے امیرون کو امیری پانہیں جو علی  
ہمت کو دخل ہے اک تقویۃ الایمان کی سینے او کی ایک عبارت شروع کفریہ <sup>۶۵</sup>  
میں صمن چکے بعض اور لیجیے <sup>۶۶</sup> الد صاحب کے سیکہ عالم میں تصرف کرنے کی قدرت  
نہیں دی <sup>۶۷</sup> جسکا نام محمد یا علی ہو وہ کسی چیز کا مختار نہیں <sup>۶۸</sup> اسکی کام میں نہ بالفعل  
او نہ کو دخل ہو نہ اسکی طاقت رکھتے ہیں <sup>۶۹</sup> جو کوئی کسی مخلوق کو عالم میں تصرف  
کرتے اور اپنا وکیل ہی سمجھ کر اسکو مانے سوا و سپر شرک ثابت ہوتا ہو گو کہ اسکو برابر  
نہ سمجھ اور اسکے مقابلے کی طاقت اسکو نہ ثابت کرے (کفریہ <sup>۷۰</sup> ۶۸ تا ۶۹) صراط  
<sup>۷۱</sup> در بحالت اطلاع براکتہ افلاک سیر بعضے مقامات زمین کے در و دراز جا

و ہو جو بطور کشف حاصل می آید و آن کشفش مطابق واقع می باشد و <sup>۱۱</sup> بزرگوار  
 حالات سموات و ملاقات ارواح و ملکات و سیر حنبت و نار و اطلاع بر حقائق ان مقام  
 و دریافت مکنه آنجا و انکشاف امری از لوح محفوظ ذکر یا حتی قیوم ست الہی قو  
 و در سیر خود مختارست بلا عرض نماید باز بر آن و در موضع آسمان نماید یا بتفصیل زمین  
<sup>۱۲</sup> برای کشف قبور سیوح قدوس رب ملکات و الروح مقررست <sup>۱۳</sup> کشف  
 ارواح و ملکات و مقامات آنها و سیر مکنه زمین و آسمان و حنبت و نار و اطلاع بر یو  
 محفوظ شغل و در کند و استغانت همان شغل ہر مقامیکہ از زمین و آسمان و بہشت و دوزخ  
 خواهد متوجہ شد سیر ان مقام احوال بخاد یافت کند و باہل ان مقام ملاقات سازد و ان <sup>۱۴</sup>  
 برای کشف و تالک آئندہ اکابر انبطریق متعدد و نوشتہ اند <sup>۱۵</sup> انفریز باد و جوہر  
 عند امد کمال النفس قوی التاثر صاحب کشف صحیح باشد <sup>۱۶</sup> اپنی سیر کو لکھا کشف بعلم  
 حکمت انجامید ان سات شریات بین صاف صاف کشف کی صحت کا افزاید و بھی  
 ایسا کہ اولیا کو زمین کے دور و دراز مقامات ظاہر ہوتے ہیں بلکہ زمین کیا آسمانوں کے  
 مکانات اور ملاکہ و ارواح اور ان کے مقامات و حنبت و دوزخ اور قبر و کج اندر کا حال  
 اور آنے والے واقعات کھلتے ہیں یہاں تک کہ عرش فرشتہ سب بین او کی رسائی ہوتی ہے  
 حتیٰ کہ لوح محفوظ پر اطلاع پاتے ہیں وہ اپنی اختیار سے زمین و آسمان بین جہان کا  
 حال چاہیں دریافت کر لیں اور ان سب باتوں کے حال کرنے کے طریقہ خود ہی ان شخص نے  
 ہٹائے کہ یوں کرو تو یہ رتبے مل جائینگے یہ کشف یا اختیار یا تھائیگے آپ حقونہ الاما  
 کی پوچھیے <sup>۱۷</sup> جو کچھ کہ امدانی نیدون سے معاملہ کر گیا خواہ دنیا میں خواہ قبر میں خواہ آخرت  
 میں سو انکی حقیقت کیسے معلوم نہیں نہ نبی کو نہ ولی کو نہ اپنا حال نہ دوسرے کا <sup>۱۸</sup> ان کو نہیں

سب بند ہوئے ہوں یا چھوٹے کیا ان خبر ہیں اور نادان صوفیہ جو کہ  
 اللہ کی شان ہو اور اوس میں کسی مخلوق کو دخل نہیں سوا اوس میں اللہ کے ساتھ کسی کو نہ ملا  
 شلا کوئی شخص کہے فلا نے درخت میں کتے پتے ہیں یا آسمان میں کتے تارے ہیں  
 تو اسکے جواب میں یہ نہ کہے کہ اللہ و رسول جائے کیونکہ غیب کی بات اللہ ہی پر  
 رسول کو کیا خبر جسٹن اللہ و ان تو پیر جی کے ایک ایک مرید کو زمین و آسمان جنت و دوزخ  
 خشتہ کہ قبر کے حالات آئندہ کے واقعات لوح محفوظ و عرش اعظم غرض تین تلوک کو تھے  
 عرش و فرش میں ہر جگہ کے حالات کا جان لینا اپنے اختیار میں تھا خود ان پر جی کو وہ  
 طریقے معلوم تھے کہ یوں کر تو یہ سب باتیں روشن ہو جائیں گی مگر معاذ اللہ صحت و کمال  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انجانی یہاں تک ہو کہ آسمان کے تارے تو درکنار کیا  
 دخل کہ ایک پیر کے پتے جان لین اگر کوئی اوجھن کہے کہ وہ کسی درخت کے پتوں کی  
 گنتی جانتے ہیں تو اوس اوجھن اللہ کی شان میں ملا دیا و ان تو بندگی کو وہ وسعت تھی  
 یہاں اگر خدائی اتنی تنگ ہوئی کہ ایک پیر کے پتے جاننے پر گہی حق فرمایا اللہ جل  
 جلالہ و اللہ حق دہا اللہ ہی کی قدر نہ کی جیسی چاہیے تھی (تقویۃ الایمان)  
 شرک سب عبادت کا نور کھو دینا ہو کشف کا دعوے کر نیوالے اوس میں داخل ہیں عیسے  
 یہ شخص اور اسکے پیر کہ وہ اپنے اور یہ اوں کے لیے کشف کا دعوے کر کے شرک میں دھوکے  
 کذاب العذاب و لعذاب الاخرۃ اکبر لو کانوا یعلمونہ (کفر یہ ۶۹) یہ نبوی کفر  
 امام الطائفتہ تھا اتباع و ازواج کہ اوسکے عقائد کو صحیح و حق جانتے اور اسے امام مقلد  
 مانتے ہیں ازوم کفر سے کیونکہ محفوظ رہ سکتی ہیں شرح فقہ اکبر ص ۱۰ مجمع الصلو  
 سہ من تکلم بکلمۃ الکفر و ضحک بغیرہ کفر اولو تکلم بہ نہ کہو قبل القوم ذلک کفر و الخ شرعہ

جو کلمہ کفر کہے اور دوسرا اوسپر (یعنی راضی ہو اور اسکا زکر سے) اور دون کافر ہو جائیں  
اور اگر کوئی داخل کلمہ کفر ہو لے اور لوگ اسے قبول کرین تو سب کافر ہوں **اعلام**

میں ہمارے علمائے اعلام سے کفر متفق علیہ کی فصل میں منقول ص ۳۳ من لفظ بلفظ  
الکفر کفر الی قولہ) وکذا کل من ضحک علیہ واستحسنہ ارضی بہ یکفر ترجمہ جو کفر کا لفظ  
ہو لے کافر ہوا سیطرح جو اسپر سنبے یا اس سے اچھا سمجھے یا اسپر راضی ہو کافر ہو جائے

**بحر الانوار ج ۵ ص ۳۲۵** احسن کلام ال لاہور اوقال معنوی او کلام نہ معنی صحیح ان کن  
ذکر کفر امن افعال کفر احسن ترجمہ جو بد مذہبوں ک کلام کو اچھا جانیا کہے یا معنی بخیر  
کلام کو قوی معنی صحیح رکھتا ہے اگر وہ اس فاعل سے کلمہ کفر تھا تو یہ اچھا بتائیو الا کافر ہو گیا۔

(کفر یہ ۱۰) ان صاحبوں کی قدیمی عادت دائمی خصلت کہ جس مسلمان کو کسی امام کا منقلد  
پائین بہید ہو کر اس سے شرک بتائیں کچھ ظاہر احادیث کثیرہ صحیحہ و روایات فقہیہ صحیحہ  
اپر حکم کفر عام ہو نیکو بس ہو طرفہ یہ کہ اس شخص کا ظاہر یہ کو ظاہر احادیث ہی پر عمل کا طراد ہو  
جو صحیح بخاری ج ۲ ص ۱۰۱ صحیح مسلم ج ۱ ص ۱۰۱ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت

حنور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد آیا امی قال لا ینہ کافر فقدر  
بہا احدہما ان کان کما قال والا جبت الیہ ترجمہ یعنی جو کسی کلمہ کو کافر کہے ان دون  
میں ایک پر یہ بلا ضرور پڑے اگر جسے کہا وہ سچ کافر و صاحب تو خیر ورنہ یہ لفظ اسی کہے  
والے پر لپٹ آئیگا صحیح بخاری ص ۱۰۱ صحیح مسلم ص ۱۰۱ ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث

حضور قدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث لیس من و عار جلا با کفر اوقال عدد اسہ و  
لیس کذلک لا حار علیہ ترجمہ جو کسی کو کفر پر پکارے یا خدا کا دشمن کہے اور وہ حقیقت  
ایسا نہ ہو تو اسکا یہ کہنا اسی پر لپٹ آئے حدیث رقمہ ۳۱۰ شرح طریقہ محمدیہ مطبوعہ مصر ۱۲۷۶

۲۶۰ ۱۵۷۱ کذک یا مشرک و نحوہ ترجمہ اسطرح کہ یکو مشرک یا اوکی مش  
کوئی لفظ کہنا کہ وہ مشرک نہ تھا تو کہنے والا خود مشرک ہو گیا) میں کہتا ہوں یہ معنی  
خود انھیں حدیثوں سے ثابت کہ ہر مشرک دشمن خدا ہے **تقویۃ الایمان** ۱۵۷۲ مشرک ہیں  
سے پھرے ہوئے رسول کے دشمن تو مشرک کہنا خدا کا دشمن کہنا ہوا اور اسکا پلٹنا  
خود حدیث میں فرمایا بلکہ اسی حدیث میں ارشاد فرمایا کہ فاسق کہنا بھی پلٹنا ہے تو مشرک  
تو کہیں بدتر ہو شرح **الدرر اللعائنہ اسمعیل النامی** پھر حدیث رقم ۲۱۵۷ و ۱۵۷۸  
مسلم کا فرقان الفقیہ ابو بکر الأشعثی قول کفر وقال غیرہ من مشایخ بلخ لا یکفر و اتفق ہذا  
المسئلہ بخارا فاجاب بعض ائمہ بخارا انہ کفر فرجع الجواب لی بلخ انہ کفر من افتری بخلاف قول  
الفقیہ ابی بکر رجح الی قولہ اھ مختصاً ترجمہ جو کسی مسلمان کو کافر کہے امام ابو بکر عمرش فرما تو  
کافر ہو گیا اور دیگر مشایخ بلخ فرماتے کافر نہوا پھر یہ مسئلہ بخارا میں واقع ہوا بعض ائمہ بخارا  
شریف نے حکم کفر دیا یہ جواب پلٹ کر بلخ میں آیا تو جو پہلے امام ابو بکر کے خلاف فتویٰ  
دیتے تھے انھوں نے بھی اسطرح رجوع فرمائی شرح فقہ اکبر ج ۱۲ رجع الکمل لی  
فتاویٰ ابی بکر البلخی وقالوا کفر الشاتم ترجمہ سب ائمہ اسی فتویٰ کی طرف پلٹ آئے اور فرمایا  
مسلمان کو ایسی گالی دینے والا خود کافر ہو گیا کی ج ۲۱۵۲ و نیزہ سے برجنیدی شرح فتا  
مطبع المصنوع ج ۴۷ فصل عباد سے حدیث رقم ۱۵۷۱ و ۱۵۷۲ احکام حاشیہ درخترانہ  
المفیدین ج ۱ کتاب لیسر فصل لفاظ الکفر جامع الفصولین ج ۲۱۵۲ تفاسیر  
سے برازیہ ج ۳۳۱ و المختار مطبع مقبول ج ۳۳۱ نہر الفائق وغیرہ اختا  
للفتنی جنس فی المسائل ان تعال قبل ہذا المقالات ان کن ارادہ شتم ولا یقصد کفر الا  
کیفر ان کن لیقصد کفر فخطبہ ہذا بناء علی اعتقادہ انہ کافر کیفر ترجمہ ہر قسم مسائل میں فتویٰ کی





کذا لا العذاب والعذاب الاخرة اسبر لو كانوا يعلمون ۰  
 تزییل جلیل یہ بطور نمونہ طائفہ طائفہ اور اسکے امام کے کفری اقوال دراپر  
 کتب ائمہ دین سے احکام کفر و اشد الضلال تھے جسکا شمار بجا ہر شرک و کفر یا  
 کت پہنچا اور حقیقتہً دیکھیے تو بیشمار ہیں کہ سات سے گیارہ تک پانچ کفریوں کے کلمات  
 ہر کلمہ صد ہزار کفریہ کا خمیر ہے یوہن کفریہ ۲۹ و ۲۳ بھی جمع کفریات کثیرہ پیشتر کیا ہیں  
 جس ایک کو چاہیے تشر کر دکھائیے تو اب ان کفریات کو خود شتر کہیے خواہ شتر شتر  
 کفریات ٹھہرائے اور کیوں نہ ہو کہ وہ ان عمر بھی بھی کیا یا تھپڑھا لکھا سب سے گنوا یا تھا  
 مشقین ٹھہری تھین جہازین ٹھہری تھین ایک ایک قول میں ہزار ہزار کفریے بول جا  
 وہ ان کیا بات تھی بیان قصہ ستیعا بٹ ریایو دون و دواہناے ریگ شردن کے  
 قبیل سے ہے لہذا اس طرف عطف عنان کیجیے اور ان کے اقوال خاصہ پر خاک و لت ڈال کر  
 بہت مشایخ کرام کے نزدیک اس سار فرقہ متفرقہ اور اسکے تمام طوائف سابقہ و  
 لاحقہ کا ایک کفریہ عام قہریمہ سن لیجیے کہ انھیں کافر نہافتھا واجب ہے واضح ہو کہ وہ  
 منسوب بہ عبد الوہاب بخاری ہیں ابن عبد الوہاب کا معلم اول تھا اور سننے کا باب ابو نعید  
 لکھی حسین اپنے فرقہ بنیثہ کے سوا تمام اہل اسلام کو حکم کھلا مشرک بنایا اور حریمین طہران  
 المدشرقا و مکرنا پر چڑھائی کر کے کوئی دقیقہ گستاخی و نلے ادنی و شرارت ظلم و  
 وغارت کا اوٹھانہ رکھا تقویۃ الایمان اسی کتاب التوحید کا ترجمہ ہوا اسکا حال کتاب  
 مستطاب سیف الجبار کے مطالعہ کھلنا ہو یہ فرقہ حادثہ گروہ خوارج کی ایک شاخ ہے  
 جنھوں نے سب پہلے حضرت امیر المؤمنین مولی السیدین علی کرم اللہ تعالیٰ  
 وجہہ الکریم پر خروج کیا اور سدا صد القہار کی ذوالفقار کافر شکار سے دارالبوار کا ستارہ

جنگی نسبت حدیث میں آیا کہ وہ قیامت تک منقطع نہ ہونگے جب اونکا ایک گروہ  
 ہلاک ہو گا دوسرا سر اوٹھا گیا یہاں تک کہ اونکا بچھلا طائفہ دجال الحین کے ساتھ نکلیگا جو  
 اس وعدہ صادقہ کے یہ قوم معضوب ہمیشہ قتلے اوٹھایا کی تیرہ صدی کے شروع  
 میں اسے دیار نجد سے خروج کیا اور بنام نجد یہ مشہور ہوئے جنگا پیشوا شیخ بنجر بنی نضال  
 اوسیکانزہب یہاں اسمعیل دہلوی نے قبول کیا اور اوسکی کتاب کا ترجمہ بنام نقویہ الا  
 کہ حقیقۃ تقویت الایمان ہوان دیار میں پھیلا یا اور لجاظہ علم اول ولایہ و نظر معلم  
 ثانی اسمعیلیہ لقب پایا اس طائفہ حلقہ کا ہمیشہ سے یہی مذہب رہا ہے کہ دنیا میں  
 موجود مسلمین باقی سب معاذ اللہ مشرک کافر و المختار جہنم و کفر و انصاف  
 نبینا سلم اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علمت ان ہذا اخیر شرط فی مسیئ الخواارج بل یہوں  
 لمن خرجوا علی سید علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ والا فیکفی فیہم اعتقاد ہم کفر من خرجوا علیہ  
 کما وقع فی زماننا فی اتباع عبد الوہاب لذین خرجوا من نجد و تغلبوا علی المسلمین کما نوا  
 ینقلون مذہب الحنابلہ لکنہم اعتقدوا انہم ہم المسلمون وان من خالف اعتقاد ہم مشرک  
 واستباحوا ذلک قتل بل السنۃ و قتل علما ہم تھے کہ سر اللہ تعالیٰ شو کہ ہم و خیر لایم  
 و ظفر ہم عساکر المسلمین عام ثلثین و اربعین و الف ترجمہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 تعالیٰ علیہ وسلم کو معاذ اللہ کافر کہنا کچھ خارجیوں کے لیے ضروری نہیں بلکہ خاص  
 ان خارجیوں کا بیان حال ہے جنہوں نے ہمارے آقا صلی علیہ وسلم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم  
 پر خروج کیا تھا خارجی ہونیکو اتنا کافی ہے کہ جنہر خروج کریں انہیں اپنے عقیدہ پر  
 میں کافر جاتین جیسا ہمارے زانیہ میں عبد الوہاب کے پیروں سے واقع ہو جنہوں نے  
 کل چیزیں نہیں پر ظلماً قبضہ کیا ہے آپکو جنگی بناتے تھے مگر انکا مذہب یہ کہ صرف

وہی مسلمان ہیں اور جو ان کے خلاف مذہب میں مشرک ہیں اسی بنا پر انھوں نے  
اہلسنت و علماء اہلسنت کا شہید کرنا حلال ٹھہرایا یہاں تک کہ اللہ عزوجل نے  
اُنکی شوکت توڑی اور ان کے شہر ویران کیے مسلمانوں کے لشکر کو چتر فتم و کسلا  
بارہ سو تینتیس سہری میں (یہاں سے) تو انکی اہل نسل مذہب و مشرب معلوم ہو  
اب علما کرام سے ان کا حکم سنئے پڑا رجب ۳۱۸ ھ بحسب اکتاف الخراج فی الکتاب ہم جمیع اللہ  
سوا ہم مروجہ خارجوں کا فر کہنا واجب ہو اس بنا پر کہ وہ اپنے سوا تمام امت کو  
کافر کہتے ہیں (ظاہر ہو کہ یہ صلیت خبیثہ امین آجکی نہیں بلکہ ہمیشہ سے ان کے کلمے پھر  
سب اسی مرض میں گرفتار تھے جس پر شیخ مذہب رحمہم اللہ تعالیٰ نے انھیں کفر جانا  
اور انکی تکفیر کو فرض واجب بنا اطف یہ کہ جناب شاہ عبد الغفر جیابھی انھیں شیخ کرام  
موافقت فرماتے بلکہ تکفیر خوارج کو جمع علیہ بتاتے ہیں تحفۃ افشا عشرہ ۳۱۸ ھ و تمار حصر  
مقتضی اگر از راہ عداوت و بغض مت نزد اہلسنت کانت بالاجماع و ہین مذہب ان  
در حق خوارج بالجملہ ماہ نیم ماہ و ہر نیم روز کی طرح ظاہر و زاہر کہ اس فرقہ متفرقہ

[illegible]

بسم الله الرحمن الرحيم

یعنی دایہ علیہ السلام اور اسکے امام نافر جام پرچہ قطعاً یقیناً اجماعاً بوجہ کثیرہ کفر  
لازم اور بلاشبہ جابہ فقہائے کرام و اصحاب قنویں اکابر و اعلام کی تصریحات و ضمنہ  
پر یہ سب کے سب مرتد کافر باجماع ائمہ ان سب پر اپنے تمام کفریات ملعونہ سے بالتحریک  
توبہ و رجوع اور از سر نو کلمہ اسلام پڑھنا فرض و واجب اگرچہ ہمارے نزدیک مقام  
احتیاط میں انکار سے کف لسان مأخوذ و مختار و مرضی و مناسب اللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم  
و علمہ جل مجدہ اتم و احکم الحکمہ اللہ کہ یہ اجمالی اجلائی جواب باصوب غرہ جاوہی الآخذہ  
روز مبارک جمعہ فاخرہ ۱۲۱۲ھ ہجریہ طاہرہ کو بدرستہ ختام اور لحاظ تاریخ الکوکبۃ  
الشہابیہ فی کفریات ابی الوہاب بیہ نام ہوا نسأل اللہ تعالیٰ

ان یدینا علی الایمان واسنتہ و یختم لنا علی دینہ الحق البطلیم المننتہ و یدخلنا بحجۃ حبیبہ  
الکریم علیہ افضل الصلاۃ و التسلیم فرادیس الجنۃ و صلی اللہ تعالیٰ علی سیدنا و مولانا محمد  
سید الناس الجنۃ و علی آلہ و صحبہ اہلہ و جنۃ اجمعین و الحمد للہ رب العالمین  
کتہ

عبد المذنب احمد رضا البریلوی عفی عنہ محمد بن المصطفیٰ بنی الامی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم



## فائدہ

اس تحریر سے مقصود دوام محمود و آلاء سلیمان ہر اور ان دین پر اظہار مسبین کہ  
 مذہب و مابہ ایسی ضلالتوں پر مشتمل اور اسکا امام الطائفہ ایسی شناختوں کا موجب  
 و قائل ثانیہ کبرے و مابہ پر عرض ہے و خوف خدا کہ دیکھو کیسے کو امام بنا تو  
 ہو اندھیری رات میں کس مضمین کے پیچھے جاتے ہو تھوڑی دیر کا اندھیرا ہو  
 دم کے دم میں سویرا ہے سے بروز حشر شود و مجموعہ معلومت ہو کہ باکہ جتنے  
 عشق و رشتہ و بجز ہو غصے سے کام نہیں چلتا بگڑنے سے مذہب نہیں بن جاتا  
 انما اعطاکہ بواحد تا اک ذرا تعصب و نفسانیت و حمایت امام و حمت  
 جاہلیت سے جدا ہو کر سد فی الداس تحریر پر نظر کیجیے سب کتابوں کے نشان  
 صفحات بتا دیے ہیں جن میں شبہ ہو تطبیق کر لیجیے پھر اگر نگاہ انصاف میں  
 مختارے مذہب و امام مذہب پر یہ الزامات قائم ہوں تو خدا سے ڈرو کہ  
 و ضلالت پر اصرار نہ کرو و بدین کی پیروی کا دم نہ بھرو اور اگر طاقت جواب ہے  
 تو کیوں بیچ و تاب ہی ہمیں گو و ہمیں میدان اظہار حق سے کیوں خائف و ترسنا  
 آدھی ہنکراور کی سنی اپنی کچی ہاں ایک مکابرہ و عناد کی نہیں سہی یہ ایک نمونہ  
 ہے اس سے فارغ ہو تو اور سننا ہو اس سے بھی سلامت نکلے تو آگے چلو  
 یہاں تک کہ حق ایک طرف کھل جائے تنہا و ردی میزان عدل میں ٹک جائے  
 اے رب میرے ہدایت فرما انک انت السبیل القریب و ما توفیقی  
 الا باللہ علیہ تفلک و الیہ و انیب ۱۲ اسل السیوف  
 الہندیہ علی کفریات بابا التجدید للعلامة المصنف مدظلہ العالی



اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ وَرَزَقُوْا بِاللّٰهِ رُسُلًا وَعَدُوْهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ

الحمد لہ رسالہ مبارکہ میں اللہ تعالیٰ کے رسولوں سے اور اہل ایمان سے اور اہل کفر سے  
حضرت سید محمد کے رفیع و ذلیل اور دلوں میں سچے ایمان میں  
کی تجلیل و تفضیل میں یہ رسالہ سے بنام ناز نخی



تصنیف لطیف حامی سنن اچھی فتنہ وہ شکن وی فتنہ سولانا  
قاضی حافظ محمد عبد الوحید صاحب حنفی فردوسی عظیم آبادی  
نظم رسالہ تحفہ حنفیہ سلمہ عن شر الاعداء

مطبع دارالسنن و جماعت واقعہ شہرہ علیہ



بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی ارسل الکوئینۃ الشہانیۃ علی کفریات ابی الوہابیۃ الصلاۃ والسلام  
 علی من علمنا سل السیوف الہندیۃ علی کفریات بابا التجدیہ جملوات اللہ تعالیٰ  
 وسلامہ علی الحبیب وآلہ وصحبہ وجزیۃ المنعمین بنو الہ آمین اما بعد فقیر خادم سنت و اہل سنت  
 وفارسی الحق تحقیق محمد عبد الوحید خفی فردوسی مدعو بہ غلام صدیق وقاد اللہ شکر کل حال  
 وزندیق و ستقاہ حقیق الحق تحقیق بقبول اصحاب الصدق والتصدیق نے رسالہ مبارکہ  
 سل السیوف الہندیۃ علی کفریات بابا التجدیہ - تالیف الطیف  
 حضرت عالم اہلسنت فاضل بریلوی دام ظلہم العالی ۲۰ ماہ مبارک محرم الحرام  
 ۱۳۱۶ھ کو بصیغہ حبشری رسید طلب جناب مفتی لطف اللہ صاحب  
 نج جیدر آباد و صدر ندوہ و مولوی محمد علی صاحب کانپوری ناظم  
 ندوہ و مولوی سلیمان صاحب پھلاروی جان و جانان ندوہ کی خدمت میں  
 حاضر کیا تھا ناظم صاحب نے تو منکر ہو کر واپس فرما دیا اور پچھلے صاحب کے بیان بھی واپس جناب  
 صدر صاحب نے کچھ جواب عطا نہ فرمایا اگر حیدر آباد میں شاید کوئی بزرگوار مولوی عبد اللہ  
 مدرس دوم مدرسہ جمہوریہ ہیں اونکے نام سے ایک عنایت نامہ فقیر کے نام آیا جس میں مولوی  
 صاحب نے اجازت دے واقعہ مولوی عبد اللہ صاحب عیانی ہوں یا کوئی اور صاحب عیانی

سل السیوف کا بال بیکانہ ہو سکا مگر سارا غصہ فقیر پر افتار اور اپنے کمالات عالیہ کا  
اظہار فرمایا عالم آشکارا تہذیبی عقل اور فیہ تعلیم بھی سرکاری تحریک شریف کو دیکھ کر  
برادرہ انصاف صاف کہہ دیا کہ حضرت نے مجیب کا جواب سمجھے نہ سائل کا سوال خود  
اپنا کچھ سمجھنا محال رسالے میں جب قدر عبارت ائمہ کرام و علمائے اعلام سے استنباط  
اصلاً کسی سے جواب نہ دیا بعض کفریات کے عذر و تاویل بھی اعراض کیا بلکہ ائمہین  
کا خود مکرر ارتکاب لیا اور ان کے علاوہ کثرت کفریات کو اپنے کلام میں جلوہ دیا۔

طرح طرح سے حضرت مجیب دراونکے سوا حضرات کرام صوفیہ عظام پر فخر کا غلو  
 ۱۰۰  
 جا بجا توجیہ القول بالایضی بہ قائمہ جا بجا تحریف و تبدیل اور نام تاویل کہیں صرف  
 اتنی ہی جواب پر قناعت فرمائی کہ مراد کچھ تھی آپنے کچھ بنائی اور وہ کچھ کیا تھی یہ خود ہی  
 اسمعیل پر سے رفع الزام کو پہل و کذب کہی کی تجویز نکالی بانو اتون میں نبی صلی اللہ علیہ  
 علیہ وسلم کو دشنام خرچ دینی جائز ٹھہرالی نماز وغیرہ عبادات کو حرام مانا نیز یہ ہی  
 کے تمام مسائل کو باطل جانا شریعت محمدیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خاص اصول  
 عقائد و دینیہ میں ناقص و ناقص قرار دیا بغیر نبی کو نبی بنانے کا ساز و سامان کر لیا صلا  
 شنیعہ کو نہایت ہلکا بتایا حتیٰ کہ لزوم کفر کو صرف خلاف اولے ٹھہرایا تا حدیث اسمعیل  
 میں تکفیر سلیم کا وہ جو جس بڑھاکہ تہارون میں پرلا وہ حکم کفر و جہنم استحقاق صوفیہ کرام کو کافر  
 ٹھہرایا صلا ائمہ اعلام کو مخالف اسلام بنایا حدیث کہ خود اسمعیل کی تکفیر بھی جائز مان لی  
 انتہایہ کہ طرح طرح سے خود اپنی ہی تکفیر کی دلیل ٹھان لی جس میں مرہ و سارہ غصہ تھا سمجھنے  
 اسمعیل پر لزوم کفر آنا اور اس کا تو خود صریح اقرار حلیل مگر جب غصہ کے سیل میں دریائے  
 تکفیر بڑھ پر آیا تو نہ آپ بچے نہ اسمعیل غرض اولع انوع کے کلمات لطیفہ ظاہر فرماتے

ان تمام اوسکا  
 شافی و کافی  
 بیان غیر کے  
 جواب میں لفظ  
 ہو ۱۱ سنہ  
 الہ پور میں  
 انوار عکلا  
 میں کوہر و شیر  
 عاصی نے اپنی لڑ  
 و دوستی میں ہر  
 زمانہ خدا ایسی  
 قاسمیت ضلالت  
 شیطنت سے  
 اپنی زبان میں  
 آئین کا

اور لطف یہ کہ ساتھ ہی جواب نہ بھیجنے کے احکام آتے مگر فقیر بجز اللہ تعالیٰ نہ کہیں کلام نہ  
 نزدیک کارکن تھا کہ اظہار حق میں سکوت روارکتا تھا لہذا اس نامہ نامی کا جواب خدمت  
 گرامی میں وار و کبریٰ دیا اور اب ملاحظہ برادران سنت کے لیے صورت رسالہ میں شائع  
 کیا کہ مسلمان و یحییٰ حضرات و اہل بیت اپنے امام کی حمایت میں نہ خدا کو چھوڑیں نہ رسول  
 کو دم کو تختے کہ فرط غضب میں ہوش گنوا کر نہ اپنے دم کو بچاویں نہ اوس امام انیم کو جس کے  
 لیے سب بگاڑیں جو دشمن آئیں تو اسپر بھی بجا طین یہ دین دیانت ہو رہا و انصاف لغو  
 باشد من شر الاعتاف صہ صام صیت بنگلوئے نجدیت اس سال کا نام اور  
 یہی سبکی تاریخ آغازہ انجام محمدیہ التوکل بالاعتصام

### نقل نامہ مولوی صاحب بنام فقیر غفرلہ الہی

خدمت قدس غاب مولانا مولوی عبد الوحید صاحب جنتی سلمہ ربہ۔

مخدومی بعد سلام سنوان عرض ہے کہ مجھ کو اس مرتبہ رسالہ حقیقہ پر چند شبہات ہوئیں وہ  
 کیا ایمان کا تعاقب جس طرح قلب سے ہوا سپر طرح کفر بھی قلب سے متعلق ہونا چاہیے بغیر  
 انکار قلبی کے کفر نہایت ہونا دشوار ہے چنانچہ آیات و احادیث کثیرہ اسپر والہ

الذین امنوا و عملوا الصالحات۔ و قالوا لا اعراب لنا قل ثم توتمنوا الایہ الا ایمان الخ من

باسمہ و لکنۃ الحدیث ہا لا استفت قلبا الحدیث لی غیر ذلک لیس لہا جارحہ لیس

تغالیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بیشک کفر ہے بشرطیکہ اجار بضر قطعی سے ثابت ہو اور اپنے معنی

میں صریح ہو ورنہ بھی ظاہر ہے کہ لزوم کفر نہیں بلکہ التزام کفر کفر ہے پس سوال

اول میں جواب لکھتے ہیں کہ صراحتہ لازم کہ اسے بغفل علم غیب حاصل نہیں آسکتا۔

اور اس لزوم سے کفر کا فتوہ دیتے ہیں بعد از انصاف ہوا اگر آیت لیس لکم لا ظلم

فرمایا ہوا اور اسکی تفسیر کبھی ہوتی تو شاید اسقدر جرأت نہ ہوتی البتہ علم قدیم باری تعالیٰ  
 کی نسبت اختیار ہونے کی قائل کے کلام میں صراحت ہوتی تو حکم کفر کا چھٹا ان مضامین  
 نہ تھا البتہ سول دوم میں بھی وقوع کذب ثابت نہیں ہوتا ان لزوم سے چنانچہ  
 جس کا چاہو کفر ثابت کرنا اختیار ہے لیکن یہ طریقہ اصول اسلام کے بالکل خلاف ہو  
 حالانکہ امتناع کذب باری پر یقین متفق ہیں صرف امتناع بالذات و بالغیر میں اختلاف  
 جو کسی دلیل سے مستحق تکفیر نہیں ہو سکتا ان یا امر دوسرے کہ امتناع بالذات منجرح اور  
 اقویٰ ہو چونکہ یہ خلاف فلسفی اصول پر مبنی ہے اسلئے اس میں انکار واجب نہیں ہوا اور  
 سوم میں جو حق تعالیٰ کی دستگیری اور الہام کا ذکر ہو جیسا کہ بزرگوں نے کتب تصنیف  
 میں لکھا ہے موجب کفر نہیں ہو سکتا ورنہ لغو ذباستہ تکفیر جملہ بزرگان دین لازم آئے گی جو  
 ہرگز ہرگز جائز نہیں اور سوال چہارم میں بھی کفر ثابت نہیں کیونکہ اس کا حکم یہ معنی ہے کہ بزر  
 حق تعالیٰ کے سیکو مجبور نہ جانو میسے نہیں کہ جنت و نار و ملک و کتب کافی و نبی علیہ  
 السلام کو مت مانو لغو ذباستہ ان الفاظ سے یہ معنی خلاف سیاق و سباق بطور لزوم  
 نکال لیے جن سے کفر ثابت نہیں ہو سکتا چونکہ حوام کا الانعام نے خدا تعالیٰ کو  
 چھوڑ کر دوسرے کو اپنا پورا حاجت روا بنالیا ہے ایسے محل پر اللہ کسی نے کچھ پہنچا  
 کیونکہ کافر ہو گیا ان کیسے ذکر کفر متذکرہ یا مضبوط دوسرے اور سوال پنجم میں قائل  
 کچھ کہتا ہے اور آپ اسکو کافر بنانے کے واسطے دوسری تفسیر کرتے ہیں ورا  
 خدا کے لیے ان الفاظ کو نظر اشعار سے ملاحظہ فرمائیے کیونکہ اس کلام کی  
 سند میں کتب تصوف متذکرہ اللفظ ہیں اور سوال ششم میں دیکھنا چاہیے کہ قائل کی  
 نیت میں اگر لغو ذباستہ تحقیق شان رسالت اب جملہ مفسرین سے تو بیشک کفر اور

اور صرف نماز تصور میں کافری بتانا مقصود ہے اس طرح کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ افضل المرسلین محبوب الٰہیین ہیں اور نکات و رجوہ کمال اقصیٰ و کرم کے نسبت دوسری شے کے تصور کے عبادت سے زیادہ تر مشابہ ہو گا تو کفر نہیں ہو سکتا اور سداں ہفتم میں وہی اختلاف ہو جو بعض متقدمین میں ہو ایسے کہ بوجہ اختلاف رائے کے بعض نے ایک واقعہ کو گذشتہ لیا اور بعض نے آئندہ رکھا اس میں کفر لازم نہیں آتا اور جو ہو چکی تو وہی لزوم کفر ہو گا جو کفر نہیں ہے ایسے لزوم سے نفوذ بالمدرب پر کفر عام ہو سکتا ہے جو کسی مسلمان کی شان نہیں باقی جو غیر ملکی الترام کافری لکھا ہے یہی چاہیے کہ نفس لائل پر نظر کیجاوے اور اپنی قلبی خواہش و سبب شتم سے قلع نظر کر کے دیکھا جائے تو مطلع عفاف سے صرف اوّل و عدم اوّل غایت مافی الباب جواز و عدم جواز کا اختلاف پیدا ہو سکتا ہے جسکی وجہ باہمی اتفاق مثل سابق زمان کے ہو جائیگا۔ آپ کی تحریر سے کمال غصہ غضب نمایاں ہے شاید بوجہ کمال حرم و تقویٰ ایسے الفاظ برآمد ہوئے ہوں ورنہ مؤرخان نہیں ہو اگر حالانکہ حدیث شریف میں غضب کی وقت فیصلہ کرنی سے منع فرمایا ہو کیونکہ انصاف کی امید نہیں ہوتی میں نے اس غرض سے چند الفاظ مختصر عبارت میں عرض کیے ہیں کہ آپ کو متنبہ کروں کہ عام علما و فضلا ہندوستان کے شہید دہلوی کے کفر نہیں مگر بعض علما جنکو بطور ورنہ کے تکفیر و حیرہ ملی ہے وہ مجبور و معذور ہیں وہ انکے سب و شتم کو مثل رافضی کے داخل دین اسلام سمجھتے ہیں و عجب عجیب تاویلات و تزیلات سے کفر ثابت کرتے ہیں جسکو کوئی عالم ربانی و فاضل حقانی پسند نہیں کرتا بحکم جواب رسالہ فرمانے کی ضرورت نہیں

ہاں اس جمالِ دسویں میں مفصل عرض کر سکتا ہوں بشرطیکہ کوئی تسلیم کر لے  
 اور جب کہ اعجابِ کل ذمی اسے براہِ اس زمانہ میں شائع ہے لہذا اسی مختصر پر کفایت  
 کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ آپ اسکے جواب کی فکر نہ کریں گے ہاں اگر صرف قرآن  
 شریف و احادیث صحیحہ سے کسی کا کفر ثابت ہو جائے تو مجھ کو انکار نہیں چاہیہ جو لوگ  
 مشائخین میں دعویٰ الوہیت کرتے ہیں اور خدا اور بندہ میں صرف اعتباری فرق  
 بتلاتے ہیں اور حضرت غوثِ پاک کو ہمارا وقت مصیبت کے یا حضرت علی رضی اللہ  
 تعالیٰ عنہ کو پکارتے ہیں اور غل صاحب کو اپنا حاجت روا اعتقاد کرتے ہیں اور مسجد  
 کو چھوڑ کر قبور کو آباد کرتے ہیں اور عقائد اسلام سے بالکل واقف نہیں بلکہ مرید ہونا  
 فرض و رسال میں ایک بار فاختہ درود کر دینا اور اپنے پیر کو اپنا خدا تصور کرنا اور احکام  
 شریف و شہر کی تحقیر کرنا اور علما کو حقیر جاننا اور مخطوطات پیر کی کلامِ الہی سے زیادہ تعظیم کرنا  
 اور کنادین و مذہب ہو ایسے لوگوں کو بھی خدا را پناہ پیش کیجیے اور ان کو اس جہالت سے  
 نکال دے نہ یہ کہ تسبیح تکفیر و روزبان کیجاوے و اعلیٰنا الا اللہ

محمد عبدالمع

# جواب ابن خیرین عجائب فقیر غفر له الوباب

بسم الله الرحمن الرحيم  
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مکرمی ————— فقیر محمد عبد الوحید عفی عنہ۔ بعد ہدیہ مسنونہ لمتن  
نامہ نامی بہ نام فقیر تشریف لایا ممنون یاد آوری فرمایا۔ جناب نے شبہات پیش فرما  
یہ مستبعد نہ تھا۔ کلام علامہ کرام پر اپنی فہم کے قابل شبہہ گزرا بعید نہیں مگر ساتھ ہی اشارہ  
فرمایا کہ مجھ کو جواب رسال فرمائیں کی ضرورت نہیں پھر تاکید الکھا امید کرتا ہوں کہ آپ  
اسکے جواب کی فکر نہ کریں گے جس سے طلب تحقیق کا احتمال ساقط اور صاف آجائے۔  
کل ذی رائے برائے کی حالت ثابت۔ واقعی ایسی صورت میں حاجت جواب کیا تھی  
اول تو وہ شبہات خود ہی نیز ہی البطلان جنہیں ہر ذی عقل بہ نگاہ اولین صدیہ کر سکے  
پھر جناب کا ادھر و تھو و اعجاب و بعد رسوخ فی القلب علاج نایاب مگر انجانا  
کہ حدیث ابن الدین النصح کل مسلم ارشاد ہوا فقیر حنفیہ حرف مختصر نہایت اجمال کشف  
شبہات میں گزارش کرنے پر مجبور امید کہ نظر انصاف سے ملحوظ ہوں اور نگاہ تعصب  
واقصاف سے محفوظ و حسب اللہ و نعم الوکیل واللہ یقول  
الحق و یدھک المسبیل گزارش ول سب میں پہلے ہی عرض کافی جو  
تمام شبہات جناب کے ازالہ کو کافی کر دی خدا را در آنگاہ انصاف۔ ساری تحریر  
شریف کا مہنی ہی سرے سے یاد ہوئے شاید جناب نے رسالہ مبارکہ

سبب السبب ملاحظہ فرمایا کسی سے نام ہی سکرانکار بالغیب قرار پایا ملازمان  
 سامی کو کوئی خواب ہو آپسب زعم اٹھل دھو کی کسی وحی باطنی کا فتح باب ہوا  
 ورنہ یہ تو آپ کی شانِ علم سے متوقع نہیں کہ رسالہ ملاحظہ فرماتے پھر اسکا مطلب  
 اوس کی تصریحات قاہرہ کے خلاف پھر کیا تھا نہ خواستہ ملازمان سامی بجا  
 سلب میں تمیز نہ پاتے یا تہ و تربان و زور و بہتان مان کو نہ اور نہ کو مان بتا نہ  
 انصاف پتہ سوال میں تھا ہمارے فقہائے کرام کے نزدیک افسر اور اون کے پیشوا پر  
 حکم کفر لازم ہے یا نہیں آغاز جواب میں تھا جو جو کثیرہ لازم ختم جواب میں تھا بالجملہ  
 اس گروہ پھر ہزاروں وجہ کفر لازم اور آخر میں تنبیہ نبیہ تو خاص سی تصریح کے  
 لیے تھی کہ اگر یہ جاہل فقہاء کے طور پر حکم کفر ثابت مگر ہمارے علماء کرام ہی تحقیق فرما  
 رہے ہیں کہ لزوم و التزام میں فرق ہے اقوال کا کلیہ کفر ہونا اور بات اور قائل کو  
 کافر مان لینا اور بات ہم احتیاط برتنے سکوت کرینگے الی آخر وہاں ہمہ تصریحات  
 واضحہ آپ کی تحریر سے بڑا کفر کفر تکفیر بکار رہی ہے کفر یہ لکے کے متعلق کہتی ہے  
 لزوم کفر نہیں التزام کفر ہے آپ لزوم سے کفر کا فتوے دیتے ہیں دوم  
 کے متعلق لزوم سے جسکا چاہو کفر ثابت کرو ایضا مستحق تکفیر نہیں ہو سکتا سوم  
 میں وجہ کفر نہیں ایضا تکفیر جملہ بزرگان لازم آئیگی چہارم میں کفر ثابت نہیں  
 ایضا لزوم کفر ثابت نہیں تو ایضا وہ کیونکر کافر ہو گیا ایضا مان کفر تھوپ دینا  
 مضمون دوسرا پنجم۔ میں قائل کو کافر بنانے کے واسطے ششم میں کفر نہیں ہو سکتا  
 ہفتم میں لزوم کفر ہو گا جو کفر نہیں آخر میں علامہ ہندوستان کے دہلوی کے کفر  
 نہیں ایضا مگر بعض اسکا بطور رد و رد کے تکفیر لئی ہے ایضا وہ تاویلات کے کفر



ثابت کرتے ہیں ایضا تسبیح تکفیر و در زبان غرض جناب کی اس دو صفحہ تحریر کفر کفر  
 سے آغاز تسبیح کفر پر خاتمہ اور ہر قول کے متعلق اسی مضمون پر زور کہ کفر بہین  
 کافر نہ ہو لزوم ہے التزام نہ ہوا معلوم نہیں کہ یہ معنی بڑا بیوجہ تھا تا تبر ۱۱۱ ضرور  
 معائنہ مارے کی تو بہ آپ کس بنا پر فرما رہے ہیں حضرت مصنف نے خود ہی  
 ارشاد فرمایا کہ محققین لزوم سے کفر بہین ملتے ہیں اس شخص کی تکفیر بہین کہتے پھر  
 اپنے یہ تکلیف تحریر کیوں گوارا کی خدا کی شان سائل نے سوال کیا تو لزوم مجیب  
 جواب دیا تو لزوم سے اور نفی تکفیر کی تصریح اس وجہ سے مگر آپ کو ہر جگہ کفر کفر  
 کی پکار تکفیر تکفیر کی فریاد یارب مگر کچھ خواب دیکھا یا بنگم دیو حاجی بعضہم داؤدی حاجی  
 باطنی کا فساد انصاف فرمائیے تو ایک یہی گزارش کی ساری گزارشیں و اطمینان  
 علیہم کی سچی بارش گزارش و مگر کئی جا بجا تکفیر تکفیر پر کبھرے پھیرے اور لزوم  
 کفر سے کفر لےنے پر بطرح کبھرے ہیں مثلاً فرمایا لزوم سے کفر کا فتوے بعد از انصاف  
 ہو۔ ایضا لزوم سے کفر ثابت کرو یہ طریقہ اصول اسلام کے بالکل خلاف ہو ایضا  
 ایسے لزوم سے سب پر کفر عائد ہو سکتا ہو جو کسی مسلمان کی شان نہیں مگر می جناب  
 نے شدت غیظ میں یہ جبروتی حکم تو گنا دیے مگر نہ جانا کہ لزوم کفر کے باعث تکفیر  
 کرنا ائمہ اہلسنت کا اختلافی مسئلہ ہو ہزار ائمہ دین بے فرق لزوم و التزام قائلان  
 کلمات کفر پر حکم کفر فرماتے ہیں عامۃ کلمات فقہائے کرام اسی پر حاکم اور مرتبہ احتیاط  
 تفسیر و اسکا رکھنا ہے محققین متکلمین اسی پر جازم فقیر اسپر کثرت نفوس جلیہ  
 ائمہ علیہ حاضر کر سکتا ہو سروسرست فراج والا کے علاج و مداوا کو نسخہ شفا اور  
 نسیم الیاض کی ٹھنڈی ہو آپیش کرتے ہاں قاضی عیاض کتاب الشفا

فی تفریف حقوق المصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور علامہ خفاجی اوسکی شرح  
 نسیم الریاض میں فرماتے ہیں امامن ابشت الوصف ونفی الصفۃ (وہم المغنۃ)  
 ثم قال (من الی السنۃ) بالمآل لما یؤدیہ الیہ قولہ کفر ذکا ہم راۓ المستثنیۃ ہجرا  
 عند الکفر ہم) بما دے الیہ قولہم ومن لم یأخذہم بآل قولہم لم یأخذہم فیہ  
 ہذین المآخذین اختلف الناس من علماء المملۃ والی السنۃ فی الکفار الی التالی  
 والصواب (عند المحققین) ترک کفار ہم اہ فخر اذ یکبھیہ کیسی صریح تصریح ہے کہ لزوم  
 کی بنیاد پر کفر کہنا نہ کہنا دونوں قول ہست کے ہیں اور محققین کے نزدیک ترک تکفیر ہے  
 مگر تخصیص معاف فقیر کو خوف ہو کہ ملازمان والا کے ذہن میں اس عبارت عربی کا  
 مطلب کیا دخول پایگا جب کہ رسالہ اردو کا کلام نے فہم مرام را حضرت مصنف  
 دام ظلہ العالی نے صاف ان تمام مطالب کا شمار فرمادیا تھا کفریات سے متعلق  
 پر جس جگہ کلام علماء حکم کفر نقل فرمایا جسے جناب براہ خوش فہمی حضرت  
 مصنف کے احکام سمجھے صدر جو انکے ارشاد فرمایا تھا حسب تصریحات جاہیر فقہائے  
 کرام اپنی حکم کفر ثابت آخر میں بعد نقل احکام و تفصیل کلام پھر جہاں فرمایا کہ بحسب  
 جاہیر فقہاء کرام کی تصریحیں ان کے صریح کفر پر حاکم پھر ایسے ہی اذعان الیہ  
 کے لحاظ سے اسی بیان کے لیے حاصل ایک تہنید نبیلہ ارشاد فرمائی اور اوسکا شروع  
 انجین لفظوں سے کیا یہ حکم فقہی متعلق کلمات فقہی تھا پھر اپنے نزدیک جو مسک  
 محقق تھا بیان فرمادیا کہ لزوم والزام میں فرق ہے ہم احتیاط برتینگے محتاجین  
 نے تکفیر سے سکوت پسند کیا ان سب عبارات واضح و روشن سے دو مطلب  
 ایسے صاف استفادہ تھے جنہیں ہر ذی فہم سمجھ لے ایک یہ کہ ہم تکفیر نہیں کرتے

ان بطور جمہور فقہائے کرام یہ احکام دوسرے کی بہت ائمہ اعلام لزوم پر  
 بھی حکم کفر فرماتے ہیں اور مسلک تحقیق و احتیاط تخصیص التزام و توسط  
 ایک بھی فہم جناب میں نہ آیا اودھر تو احکام فقہ کو حکم مختار حضرت صنف جا کر امت  
 خاتمہ تک کفر یوں انا شروع کیا اودھر فرق لزوم و التزام پر اجماع مسلمین باکر جاتا  
 عظیمیہ ائمہ اہلسنت کو معاذ اللہ اصول اسلام کا بالکل مخالف ٹھہرا دیا خدا را  
 انصاف یہ کیا دین و دیانت ہو ایک پانچو چہین و چنان کے بچا نیس کو لا کھون  
 ائمہ اہلسنت پر معاذ اللہ حکم کفر لگا دینے کا اشعار کیا حیا و جرات ہو نہ ظاہر  
 کہ اصول اسلام کا بالکل مخالف نہ ہو گا مگر کافر و لا حول و لا قوۃ الا باللہ العظیم  
 فرمایا حدیث شریف میں جب اللہ تعالیٰ ویسم کرمی جواب تو جوابی و سائل فاکر  
 نفس مال میں اس طرف اشارہ فرمایا تھا کہ فقہ کے نزدیک پیر حکم کفر لازم ہو  
 یا نہیں اور مطلب دل تو اس فقیر نے تمہید ہی میں نہایت روشن روشنی  
 گزارش کر دیا تھا بلکہ اس سالہ مبارکہ طیبہ کا چھاپنا ہی اسی غرض سے بیان کیا  
 تھا کہ ندویوں و نیریوں نے جو علما اہلسنت پر الزام تکفیر کفر کی رٹ لگا دی ہو  
 اوسکا دفع بیفروع ہونا روشن ہو جائے پھر سچوں السبوح سے وہ صاحب تک  
 تصریح نقل کر کے گزارش کر دیا تھا کہ جب ہمارے علمائے کرام اسمعیل دہلوی کو  
 بھی کافر نہیں کہتے تو اور لوگ جنکے اقوال اس سے بہت بلکے ہیں و نکلے نہیں  
 اس تحت ملعونہ کی کیا گنجائش تمہید و کنار خود اول صفحہ لوح پر ہی مضمون  
 موجود مگر حضرت کو سب سے آنکھیں بند فرما کر وہی کفر کفر کی پکار مقصود ان کی کہ الفال ہو  
 بانطق آوازہ خلق تھارہ تھارہ دہلوی پچارے کی قسمت میں اگر خدا ہی نے کفر نکھید ہو چھاو

صریح نفی وانکار ہست اوسکے معتقدین کے سرچڑھ کر بول رہا ہے تو جناب  
 من یہ اوسکا بد آپکا لکھا ہوا اس میں قصور کیا ہے جس عجمی تراویذ و زبانش پنجہ در آوند  
 ولایت گز ارشش سوم اگرچہ دو گز ارشش بالاہر عاقل کے نزدیک تمام تحریر  
 سامی کے جواب میں شافی و دوائی گزاید جناب کو شکایت نہ رہ جائے کہ ہمارے  
 مقصود غرضہ مثلاً یہ ہذا مناسب کہ ہر کفریہ دہلوی کو متعلق اعداء بارہ و مٹا  
 کو ٹھنڈا کر دیا جائے و بالمد التوفیق یاد دہانی کے لیے کفریہ دہلوی و احقر اض  
 سل السیوف کی طرف اشارہ ضرور لہذا اوسے جیف اسے سیف سے تعبیر منظور

حیف غیب دریافت کرنا اپنے اختیار میں ہو کہ جب چاہے کر نیچے یہ امد  
 صاحب ہی کی شان ہو سیف اسکا صاف یہ مطلب کہ امد تعالیٰ کو اختیار

ہے جب چاہے غیب کی بات دریافت کر لے تو صراحتہ لازم کہ اوسے بغفل

علم غیب حاصل نہیں یہاں صراحتہ امد تعالیٰ کی طرف جہل نسبت کیا قول کم

اگر آیت ليعلم الله اور اوسکی تفسیر کیجی ہوتی تو شاید اس قدر چڑھتی اقول

اس آیت کریمہ اور اسکو نظر کی تفسیر میں حضرت مجیب مدظلہ العالی کا مبسوط

اون کے مجموعہ فتاویٰ العطا یا النبویہ فی الفتاویٰ الرضویہ کے مجلد ششم

میں مذکور جو میں کتب تفسیر و حدیث و اصول سے کلام علامتہ سلف و خلف و توفیق

معانی و توضیح مبانی پر جو حسن مسطور و دفتور زبان عربی میں ہے کہ سائل

فاضل نے بزبان عربی ہی سوال کیا تھا ملازمان سامی کو ارادہ کلام سمجھنے میں

دقتیں ہیں تا بتاریخی چہ رسد مگر میں تو اس جوش حمیت کا قائل ہوں کہ اپنے

امام الطائفہ پر سے الزام اٹھائیں کہ معاذ اللہ عوذ جیل کا مشہور جہل ثابت کرنے پر

مستند ہو گئے اور وہ بھی کاپے سے خود اویس کے کلام کریم سے امام الطائفة کی بات  
 بجاتے اگرچہ رب العزة جل جلالہ ٹھہرے خواہ قرآن مجید باطل و لاحول ولا قوۃ الا باللہ  
 علی العظیم اور ونگوار شاو ہوتا ہو ملازمان سامی اگر دیکھ سکتے ہوں تو خود  
 ان آیات کے متعلق ائمہ السنۃ کا کلام دیکھیں آیات کریمہ میں جو وجود کثیرہ  
 علامہ ارشاد فرمائیں امام الطائفة کے کلام کو اُن سے کیا علاقہ علم سے علم اولیاد  
 ہو یا اعلام امتین کر دینا یا رویت یا اجتہاد یا نفی علم سے نفی معلوم مقصود الی غیر ذلک  
 من الوجود المذكورۃ فی کلامہم کلام امام الطائفة میں انکی کیا گنجائش و صراحت  
 یہاں علم غیب میں کلام اور غیر خیرہ اسکی نفی مطلق اور باری عزوجل سے اسکی  
 تخصیص کے مقام میں ہے تو یقیناً علم مجبے حقیقی مطلق ہی زیر بحث ہے جب علم  
 کو تاویل کر کے کسی اور معنی پر لجاویے یا حقیقی میں کوئی قید بڑھائیے تو اس کلام کا  
 محصل اسی معنی سے مجازی یا مفید مخصوص کی غیر سے نفی اور باری عزوجل سے تخصیص  
 ہوگی حقیقی مطلق کی یہ صراحت توجیہ القول بالایر ضے بہ قائلہ یہ بھی جب کہ ممکن  
 تاویل کو ان کے الفاظ لفظی طور پر متحمل بھی ہوں ورنہ سرے سے غسوات ہی ان سے  
 انکار کرتی بنظر معنی بننانہ بننانو دوسرا درجہ ہر قول کہ البتہ علم قدیم باری تعالیٰ  
 اختیار کی صحت ہوئی تو حکم کفر کا چند ان مضائقہ نہ تھا اقول اور کیا باری  
 تعالیٰ کے دو علم ہیں ایک قدیم اور ایک حادث السنۃ نزدیک علم باری قدیم  
 ہی ہے جو حادث ہے وہ ہرگز اس کا علم نہیں ہو سکتا کیا فرقہ ضالہ کہ امیہ دان  
 تھایے گمانیں یہاں علم غیب میں کلام ہے آپ ہی فرمادیجئے کہ باری  
 عزوجل کا علم غیب قدیم ہے یا حادث اگر ایمان عزیز ہو تو قدیم ہی کہیں گا

پھر اس علم غیب ہی کو اس نے اختیار کیا جس کے قدیم ماننے سے آپ کو بھی پارہ نہیں  
 اتنا آپ ہی کے قول سے ثابت کہ ملائے دہلوی کو کافر کہنا چند ان مضائقہ نہیں  
 رکھتا مثلاً یہ صورت طرفہ فرض کی جو کسی مائل سے معقول نہیں قدیم اور اختیار ہی  
 جیسے چہ۔ عالم کو دیکھیے جو قدیم بتاتے ہیں صادر بالا یہ اب ٹھہراتے ہیں جو مخلوق  
 بالاختیار جانتے ہیں حادث مانتے ہیں زیادہ دسترس نہ تھی تو سل السیوف  
 ہی میں عبارت شرح عقائد مع ترجمہ مذکور تھی کہ جو اختیار سے صادر ہو ضرور  
 حادث ہوگا حقیق بعد اخبار ممکن است کہ فراموش گردا بندہ شود  
 پس منجر تکذیب نفسی نکر دو سلب قرآن مجید ممکن است سیف یہاں  
 صاف اقرار کر دیا کہ اللہ عزوجل کی بات واقع بین جھوٹی ہو جائے تو حرج نہیں  
 حرج اسمین ہے کہ بندے اس کے جھوٹ پر مطلع ہوں اگر ادھنیں بھلا کر اپنی بات  
 جھوٹی کر دی تو تکذیب کہاں سے آئیگی تو لکم اسمین بھی وقوع کذب ثابت  
 نہیں مان لزوم سے جسکا چاہو کفر ثابت کرو قول اولایہاں یہ اعتراض کنجا  
 کہ اسمین نے خدا کا کذب واقع مان لیا ذرا الفاظ اعتراض ملاحظہ کیجیے اقرار کر دیا  
 کہ جھوٹی ہو جائے تو حرج نہیں عبارت دلیل کا ترجمہ پڑھیے کہ جو انبیاء علیہم السلام  
 پر کذب جائز مانے کافر ہوا تمام تقریب دیکھیے کہ انبیاء کا کذب جائز ماننے والا  
 کافر ہوا اللہ کا کذب جائز ماننے والا کیونکر نہ ہوگا۔ اول سے آخر تک جواز کذب  
 سے اعتراض جا بجا اسکی صریح تصریح اور آپ جو آئین فرمائیں وقوع کذب ثابت  
 نہیں اب یہ تو کیا کہوں کہ ملازمان سامی کو ایسی اردو سلیس عبارت سمجھنے کی  
 بھی لیاقت نہیں مان یہ کیسے کہ سرکار کے نزدیک حرج اسمین ہر خدا کا کذب

اس کا ترجمہ

واقعہ مانے وہ عبارت دہلوی سے ثابت نہیں ہوتا اور جائز جاننے سے امت  
طاغیہ میں بٹا نہیں لگتا سرکار ملاحظہ تو فرمائیں علمائے کذب انبیاء جائز ہی ماننے  
پر بالاتفاق کافر کہا ہے مگر شریعت بخدیہ میں اللہ کا مرتبہ انبیاء سے کم ہے کہ اسکا  
کذب جائز ماننے پر حکم کفر دینا رامت میں بھی خلل نہیں آتا ان میں عرض کروں  
انبیاء کا مرتبہ تو خدا سے کیا زیادہ ہو گا مگر دین و مابیت میں اہل حق کی قطعاً اسے  
زائد ہو کہ اس پر سے رفع الزام کو خدا کا جہل خدا کا کذب سب کچھ گوارا ہو رہا ہوتا ہے  
و انا الیہ رجعون ثانیاً غنیمت ہو کہ یہاں لزوم کفر تو سکڑنے بھی مان لیا۔  
کہ ان لزوم سے جسکا چاہو کفر ثابت کرو حضرت مجیب دظلمہ کا اسے قدر مقصود ہے  
کہ امام الطائفہ پر لزوم کفر ہے وہ ثابت ہو لیا باقی رہا لزوم کفر کو ہٹا جانا کفر لزوم  
سے امت میں بھی فرق نہ ماننا یہ آپکے ایمان کی نشانی ہو و لا حول و لا قوۃ الا باللہ  
**الحل العظیم قولکم امتناع کذب پر فریقین متفق ہیں اقول سبیل البوح تشریح**  
دچہارم ملاحظہ ہو تو اس ادعائے باطل کا حال کھلے قولکم یہ خلاف اصول فلسفی پر مبنی ہو  
اس لیے اسمیں انکار مجاہد نہیں اقول این گل دیگر شکست مکر می آدمی جب باطل کی  
احانت کرنے بیٹھتا ہے تو مجبوراً باطیل میں گرفتار ہوتا ہے ایک تو باطل کی تنہا  
باطلات ہی سے ممکن و دوسرے الذنب بچرالی الذنب ذرا ایمان کے دلیر ہاتھ دھریے  
یہ آپ کیا لکھ گئے مسائل تشریح اچھی حل و علا کی کیسے جڑ کاٹ گئے شریعت محمدی علیہ  
صاحبہا اختلاف الصلاۃ و الخیۃ کو بالکل اقص و ناتمام اور خود اعلیٰ مقاصد ایمان یعنی  
مسائل اچھی میں تمام و کافی کلام بتا گئے انا للہ و انا الیہ رجعون آپکے  
نزدیک شریعت محمدیہ کسی نقص کسی عیب کسی ناخنے کسی ذلت کسی خوارگی کو ذلت

باری تعالیٰ عزوجل پر حال نہیں بتاتی نہ انکے ممکن ماننے پر اصلاح کچھ انکار فرماتی ہو  
کہ آپ کے زعم میں محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ مسائل لائے ہی  
نہیں انا للہ وانا الیہ راجعون ہذا توبہ کیجیے توبہ قیامت قریب ہے  
اسمعیل کی حمایت میں اللہ و رسول و قرآن و اسلام پر ایسے گندے اتہام آئی  
کہتے کہ لزوم کفر ہے یا التزام بجلال ارشاد ہو اگر را کہے دو خدا ہزار خدا  
خدا ممکن ہیں (س) کہے اللہ عزوجل کامر جانا ممکن (م) اوسکا اندھا ہو ممکن  
(ع) بندوں سے مغلوب و عاجز ہو جانا ممکن (ی) اسے سولی دیکر مارنا ممکن  
(ل) اوسے آگ میں جلانا رکھ کر باور کر دینا ممکن تو آپ کے نزدیک یہ لوگ مؤثر  
ہیں یا کافر شریعت محمدیہ ان کفریات ملعونہ کو رد کرتی ہے یا کچھ نہیں بنیوا تو جبر و  
انا للہ وانا الیہ راجعون میں عرض کروں ملازمان سامی کو بوجہ و فور غلام  
وقت پیش آئیگی شاید برسوں ماخذ مسائل کا پتہ نہ لگے لہذا سبحن السبوح استغاث  
کیجیے وہ ارشاد فرمادینگا کہ یہ سب مسائل کیونکر اجابہ میں داخل و شرع مطہر میں  
کس کس طرح انہر اقامت لائل حقیف اللہ عزوجل سے مصافحہ و کلام حقیقی  
سیف یہ صراحت اپنی پیر وغیرہ کو نبی بنا نا ہے تفسیر عزیزی شرح عقائد جلالی  
دنیا میں ہم کلامی کا مدعی کافر ہو۔ شفا شریف مدعی مکالمہ بالاجماع کافر ہو لکم  
حق تعالیٰ کی دستگیری اور الہام کا ذکر ہے اقول اسمعیل کہتا ہو گا ہو کلام حقیقی  
میشود آپ کہتے ہیں الہام کا ذکر ہے یہ تاویل ہو یا تبدیل ایسی صریح مخالف  
گیٹھت روا ہو تو نہ کسی جنون کا ہڈیاں جنون ٹھہرے نہ کسی کافر کا خدا لان کفر  
اور اس بڑے بول کو کہ حق جل و علا دست راست ایشان بہ ست



قدرت خاص گرفتہ جو پیر بھی کی اعلیٰ فضیلت و افضلیت کے بیان کو لکھا و مستگیر  
 بمعنی مدد سے کیا علاقہ جو ہر کلمہ گو کو عموماً حاصل کیا آپ ایسا نا کہہ سکتے ہیں کہ اعراب  
 کامفاد یہی دستگیر ہی امداد ہے یا بتا سکتے ہیں کہ صبح سے شام تک رب الغفر اپنے  
 بندوں کی کروڑوں امور میں دستگیری فرماتا ہو مسلمان اسے یوں تعبیر کرتے ہیں  
 پھر ذرا اگلی عبارت بھی تو دیکھیے کہ اس گرفتہ کے بعد کیا ہوا اور اسکے بعد معنی حقیقی  
 چھوڑ کر مجازی کی طرف کچھ بھی ذہن جاتا ہے۔ کیا خوب مجاز کے لیے قرینہ و کارزہ  
 اس کے خلاف پر قرینہ واضح قائم اور پروردگار حسی حقیقی سے انکار ایسی ہی  
 زبان زریون کی ذہن و دوزی کو سل السیوف صلا میں خود عبارت تقویۃ الایمان  
 لکھ کر صاف تنبیہ فرمادی تھی کہ نفیس فائدہ ہر جگہ ملحوظ رہو کہ اکثر حرکات مذہبی کا  
 جواب شافی ہے تو کلمہ جیسا کہ بزرگوں نے کتب تصوف میں لکھا ہے **اقول اولاً**  
 معتمدین کی قضایف معتمدہ محفوظ متواترہ میں ان لفظوں کی تصریح دکھائیے کہ گاہے کلام  
 حقیقی ہمیشہ دمانیسا کیا اصحاب حال کے شطیحات یا ارباب کمال کے خاص مسئلہ  
 سخنان عالی نظائر تشابہات و استاویز جواز کفریات ہیں کہ جو شخص خاص یا شخص جو کچھ  
 چاہے بکثرت و او بر بزرگوں کے سر دھر دے کہ وہ بھی تو کلمات عالیہ لکھتے ہیں مثلاً  
 اسمعیل ان باتوں کا قائل ہی نہیں تقویۃ الایمان ملہ وغیرہ کی تصریحات پر خاک ڈالے  
 تو خود اسی کتاب میں استقیم کے بیان میں ملہ از عمدہ مخاران راہ حق لحدان معونی  
 شعار از کہ از فحاشی شرع پاک نمیکند لکہ التزام آنرا طریقی خود میدانند و اشتغال  
 قبیحہ مبتدعہ شرک انیز تعلیم و تعلم بینایند و کلام الحاد را در مروج افشا میکنند حسب  
 افعال و اقوال ایشان با ایشان معاملہ کند ہر کہ قابل قتل است و اگر کشتہ و ہر اتقوا غیر

اور تعزیر کند و اگر عاجز از اמצائے احکام شرعیہ باشد پس از ایشان بشدت

بیزر شود و ہرگز ملاقات ایشان نکند و مواجہہ و مشافہتہ ایشان را از قبایح الخاد  
المدائد و جن سے بچنا چھین محل را خدا المحمدمشکر لائق قتل و سزائے اہل آئینہ  
مین او سے اور او کے پیر کو بھی داخل کیا چاہتے ہیں یہ کیا دوستی جو معہذا و ہر  
کے ویساچہ بین صاف تصریح کر گیا ہے کہ او نے اپنے پیر یا بل محض کے جاہلانہ کلمات  
عالمانہ روش کے مطابق کر کے لکھا ہے دیکھو مگر تو اس کے کلام کو صوفیانہ چست  
ٹھہرا تھیں محکم و زبردستی ہو عبارت مذکور دین مبتدعین کی صورت دکھینی اور  
بات کرنیکی شامت او سے بشدت بیزار رہنے کی ہریت لکھی ہو یہ مذکور مذکور سے  
کئی چینی ہو اگر ملازمان سامی بھی ندوی ہیں تو اس کے قبیح و بطلان پر اگر شہید  
پیشو اکی شہادت مبارک را بعا آپ خود انھیں جہالت بلکہ کفر یقینی جانتے ہیں  
ابھی ارشاد ہوگا اگر قرآن و احادیث سے کفر ثابت ہو تو محکوم انکار نہیں چنانچہ

جو مشائخ عوے الوہیت کرتے اور خدا اور بندہ میں فرق اعتبار می بتا ہیں  
خامسا تفسیر عزیز می و شرح عقائد جلالی و شفا شریف کی عبارتوں کا کیا جواب  
ہو مقصود اتنا تھا کہ حسب تصریحات علما کرام اسمعیل دہلوی پر کفر کے احکام و جملہ  
وغیر ذیل حیف المد کے ہوا کیس کو نہ مان سیف ماننا ترجمہ ایمان کی ہرگز نہ مانا

کفر کا تو یہ صراحتہ انبیاء کے ساتھ کفر کا حکم ہوا تو کم اس کے یہ معنی ہیں کہ بجز حق تعالیٰ  
کیس کو معبود نہ جانویہ معنی نہیں کہ انبیاء کو مت مانو اقول المدد حبل اللہ  
بعہ و یعم جو اس کے خاص لفظ ہیں یعنی ماننے کا انکار اور انکار کیجیے اور اپنی طرف سے  
نئی گڑبے مت مانو یعنی مانا نے مانے تو صراحتہ اس کے کلام میں موجود ہیں انکار

ایسا ہی ہو کہ کہیے اسمعیل دنیا میں پیدا ہی نہو آ رہا امان کے معنی جو دستان اسماعیل  
مطالبہ ہو کہ یہ کہا کی زبان یہ لفظ اردو زبان کا ہے یا کسی طبقہ اسفل اسفل کا چنانچہ  
کے لغت اسمعیل ہوا اور آپ سمجھے اردو میں تو ماننے نہ ماننے کے صاف معنی حقیقی  
و عرفی موضوع کہ مستعمل فیہ وہ ہیں جو ترجمہ آیات قرآنہ سے بتا دیے گئے یوں وضع  
تازہ کا اختیار ہو تو اگر کوئی اسمعیل کو کافر مزلعون جنمی کہے آپ ہرگز نہ بگڑیں کہ  
کہہ سکتا ہو میرے نزدیک ان الفاظ کے معنی خاطی خطی تارک ولی اور اسمعیل کی نسبت  
ان امور کا خود آپ کو اقرار حضرت مجیب مظاہ العالی نے ایسی ہی ہو جس کے رد کو خود  
اسمعیل کی گواہی وسیلگی تقویۃ الایمان ۷۷ سے دلا دی تھی گر شدت عصیبت کچھ  
دیکھو بھی دے قولکم بطور لزوم نکال لے قول اتنا ہی مطلب تھا کہ اُس پر لزوم  
کفر ہا سکے آپ دوبارہ مقرر ہوئے۔ قولکم عوام نے خدا کو چھوڑ کر دوسرے کو اپنا  
پورا حاجت روا بنالیا ہو ایسے محل پر یہ الفاظ لکھے تو کیونکر کافر ہو گیا قول اولایوں کہ  
اوسنے انبیاء کرام کے ماننے ہی سے منع کر دیا ثانیاً پورا حاجت روا معنی مستقر  
متصرف بالذات مراد تو عوام مسلمین پر وہ بتیہ ظالمین کا محض فترائے بے بنیاد ورنہ معبود  
جاننا نہ تھا کہ ماننے کے معنی یہ ٹھہرائے ہاں ماننا ضرور تھا اوسی سے منع کیا اور یہی  
ہو مثال شاو بائینہ نے رسول و قرآن کو چھوڑ کر اپنے بڑاؤ سے اسمعیل کو نبی کریم بلکہ  
زائد اور اسکے کلام کو قرآن عظیم بلکہ ازید بنالیا ہو ایسے محل پر کوئی آد کافر ظالم  
بمعنی خاطی خطی تارک ولی لکھے تو آپ کو کیوں برا لگے حیث بعض ولیا کو بے تو  
انبیاء و احکام شریعت و عصمت ملنا اور نکاح و وجہ احکام شرعیہ میں تغلید انبیاء  
نے نیاز اور انبیاء کا ہم ہوتا ہوا سیف یہ غیر نبی کو نبی بنایا اور نبی بھی کیا صاحب

شریعت تو کلم قائل کچھ کہتا ہو اور آپ دوسری تقریر کرتے ہیں پھر ملاحظہ فرمائیے  
 اقول تصور معاف یہاں کچھ نہ بنی نری اور ان گھائی پڑائی کہ وہ کچھ کہتا ہو آپ کچھ  
 ذرا اس کچھ کی تقریر تو فرمائی ہوتی مگر می آپ کے یہاں تو حمایت اسمعیل میں صریح تحریف  
 و تبدیل حلال کہ کلام حقیقی کے معنی الہام ماننے کے معنی معبود جاننا پھر یہاں ملاوٹ  
 سامی کیوں نہ نکال رہے فرمادیا ہوتا کہ وحی شریعت کے معنی نبی گالے میں و ہایت کا  
 وعظ کہنا اور عصمت مراد پنجاب کی سرحد پر ولایتیوں کے ہاتھ سے مارا جانا چلیے  
 چھٹی ہوتی تو کلم اس کلام کی سند میں سب کتب تصوف متواللفظ ہیں اقول اولاً  
 اس جبروتی ادعائے باطل کا ثبوت دیکھیے ورنہ آیہ قرآنیہ میں علیہ السلامین کے حکم سے  
 خوف کیجیے کتب تصوف کی جان فتوح الغیب حوارف المعارف رسالہ شفیقہ  
 تعرف تنویر وغیرہ آپ سب کے مدعی ہیں تو ان کتب معتمدہ مستندہ اولہ میں ضرور  
 ہوگی ذرا اپنی نقل ثابت تو کیجیے میں محل تنزل میں بہت کچھ کہہ سکتا ہوں مگر ملازما  
 سامی جو اپنی ترنگ کی آئینک میں بڑا بول بول گئے ہیں اوسے پر مطالبہ کیوں کریں  
 آپ کی تکلیف گھٹانیکو سبیل تنزل کیوں اور وہاں ثانیہ اوپر گزارش ہو چکا کہ وہ آپ  
 تصوف کا قائل نہیں ثالثاً آپ خود اکابر ائمہ تصوف قائلان وحدت وجود کو خفا  
 بالمد کافر جانتے ہیں پھر ایسوں کی استناد الیہا یہاں تو اس عذر کی گنجائش  
 ہی نہیں وہ صراحتاً اپنے ان دعاوی خبیثہ کو مطابق سنت بتا رہے کہ مذانی کہ اثبات  
 وحی وعصمت مرغیر انبیاء مخالف سنت است آپ تصوف لے دوڑے ہیں ان کے  
 نزدیک دعائے مکالمہ حقیقی کے امثال بھرے ہیں خاما شاہ جلال العزیز صاحب  
 شاد ولی اللہ صاحب انام قاضی عیاض کی عبارتوں کا کیا جواب ہوا حضرت

محیب مظلمہ العالی کا دعوت ثابت رہا حیف شدیدیہ لعین لعید نماز میں تصور

افس حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت وہ شیطنت عینہ سیف

یہ صراحتہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو محسوس گالی دینا ہے اور اذکی شان میں

ادنیٰ گستاخی کفر قویٰ لکم دیکھنا چاہیے کہ قائل کی نیت میں تحقیر منظور ہو تو کفر ہے

اور تصور میں کافریہ بتانا ہے تو نہیں اقول ولا اس جواب جناب کی خوبی کے

سوا کیا عرض کروں کہ عملداری اسلام اوٹھ جانے پر جو شکرا دیا کیسے اسماعیل کی قبر

گھر کے چراغ جلائیے اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اننا اللہ اکبر اللہ اکبر محمد رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان افس میں ایسی پاک گالی سنیں اور نیت تحقیر

ڈھونڈ پھر یہ دیکھنا چاہیے تو فرمایا اوس دیکھنے کا طریقہ تو ارشاد ہو چکا ہے

دشنام نہ رکھی آپکو تحقیر نہیں سو جھٹی تو کب سو جھگی سو جھے تو جب کہ ولیم محمد رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کچھ عظمت بیان کہنے کو بہت کچھ ہے مگر عہد سخن

وقتے وہ نہکتے مکانے دار و درہر ایک کی عظمت موقع موقع سے ہے محمد رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت اس وقت تک ضرور مسلم جب تک حضرت امام

الطائفہ کا مقابلہ نہ ہو اور جب غظم مغلیں نجدیت حضرت اسماعیل دہلوی پر آج آتی ہو

تو ان کے مقابل خدا کی تو لگی نہیں رکھتے نبی تو پھر دوسرے درجہ میں ہیں ثانیاً اللہ

انصاف اللہ انصاف برائے کی بات نہیں مثال سمجھنے کے لیے عرض کرتا ہوں اگر

کوئی بے ہندوب شخص سر بازار مثلاً... کو گرھے کا بچہ کہے گا پلا سور کا جنا کہ ہر

پکارے تو وہ ان ہی پیش و پس سوچا جائیگا کہ دیکھنا چاہیے قائل کی نیت میں تحقیر

منظور ہو یا نہیں سرکار ذرا ایمان کی آنکھ سے محبت اسماعیل علیہ السلام کی ٹھیکر آٹھا

ملاحظہ کریں کہ نیت ہونے نہ ہونیکا مسئلہ وہاں گنجائش رکھتا ہو جہاں نفس لفظ دوونو پہلو و تحقیر و عدم تحقیر کے رکھتا ہو جب لفظ صریح تحقیر کا ہے جس میں دوسرے پہلو کا احتمال ہی نہیں تو اب دیکھنا چاہیے کیا معنی اور تحقیر نہونا یعنی چہرے نلو ہم کہیں خدائے قہار کی لعنت اودن ملاعنہ پر جنھوں نے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایذا دی اور ان شقیہا پر جنھوں نے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقابل دن کے بدگوشت کی جانب داری کی اور آپ کہیں میں الا لعنة اللہ علی

الظالمین الکافرین الذین یؤذون رسول اللہ علی الفاجرین الغادرین الذین یرعون جانب من یؤذی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واکہ وحبیہ اجمعین مثالنا فرق تصورن بتانا تو ظاہر مقصود مگر کیا تو میں و تحقیر بھی ہوتی ہے کہ وہی اہل غرض ہو جسکے لیے سوق کلام ہو اور نہ دوسری غرض اصلی کو چاہے کیسی ہی گایان دمو دیکر ادا کیجیے تحقیر نہ ہوگی۔ کلام سمین ہو کہ وہ شقی نے فرق کیا اور کس طرح بتایا سرکار مثال دینے کی معافی چاہتا ہوں کوئی اعلیٰ علیٰ اعلیٰ پرست ظالمو... پر ترجیح دیتا اور یہ کہنا چاہتا ہو کہ... علم میں عمل میں فضل میں کمال میں اوسکے پاسک بھی نہیں اور اسے یوں تعبیر کرے کہ وہ بڑا بھڑنتی بل ڈاگ تھا اور... ابھی چند دن کے پتے ہیں تو یہاں یہی سوچا جائیگا کہ دیکھا چاہیے کہ قائل کی نیت میں تحقیر منظور ہو یا صرف مرتبین کا فرق بتانا ہے۔ غرض ملازمان سامی کے نزدیک محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت صرف اس قدر ہو کہ اگر کوئی خاص دن کی تحقیر کے لیے سوق کلام کرے جس اور کوئی مطلب و اگر نام مقصود نہ ہو اور سچر وہ صراحتہ اقرار بھی کر دے کہ اوسنے یہ کلام بہ نیت تحقیر کہا کہ جب مراح الفاط بھی کافی نہیں تو علم نیت اقرار

قاتل کیونکر متصور) اسوقت اسے تحقیق کہیں گے ورنہ ہزاروں گالیان اسدوسرو  
کو دی کفر نہیں ہو سکتا کہ سوق کلام اور مرام کے لیے ہے اور نیت تحقیق پر علم نہیں  
اگر ایسا کا نام اسلام ہو تو ایسے مختصر شیخ فطیع اسلام کو مسلمانوں کا سلام انا للہ  
انا الیہ رجعون۔ راجعاً اسکے بھاجو حضرت مجیب مدظلہ نے اس قول خبیث سے معص  
آئیں بوجہ آخر لزوم کفر بوجہ قائم ثابت فرمایا اور اسکے قول عناد و فساد اور حضرت  
شیخ مجدد صاحب کے ارشاد کو لڑا ایسا سارا کا سارا ملازمان سامی نے ہضم فرمایا  
اسکا جواب کچھ نہ ارشاد ہوا جس سے آپکے اس فرق القوین کی حقیقت کھلتی اذیں  
کہ اس تحریر میں ملازمان سامی کو سوا اسکے کہ خدا و رسول کو بچھو دیکر اسٹھیل کا بول  
کہیں احقاق حق اصلاً منظور نظر نہوا حیف نکلیکا دجال سو بھجیگا اسرے عیسے کو  
پھر ایک بادشاہ کی طرف سے سونہ رہیگا کوئی کہ اس کے لمین ذرہ بھرا یاں ہو  
پیشینہ کہ آفرائیکے موافق ہوا سیف یہ حکم کھلا اپنے اوپر اتنا پیرود کج کفر کا اقرار ہوا  
کہ جب یہ بوجہ زمانہ ہو تو دنیا کے پردے پر کوئی مسلمان نہیں سب کا قوت پرست ہیں  
جینن یہ خود بھی داخل اور جو کفر کا اقرار کرے آپکے فرہو قوم ہفتم بین وہی اختلاف ہے  
جو بعض متقدمین کا ہوا ہے کہ بعض نے ایک واقعہ کو گزشتہ لیا بعض نے آئندہ کھا  
اسمین کفر لازم نہیں امر ہو تو لزوم ہو گا جو کفر نہیں اقول اللہ خدا رکچہ ایمان دینا  
سے بھی کام ہو یا مقصود صرف تصحیح کفریات و مغالطہ عوام ہوا لایا آپ اپنا بیان  
کہہ سکتے ہیں کہ اس حدیث کے آئندہ ٹھہرا نہیں کسی دین میں نہی عقل ہی نے کبھی نکالا  
اور گزشتہ بتایا کہ کسنی عجوبہ کو وہم بھی ہوا یا اسکے مثل کسی اور ایسے ہی واقعہ سے  
گزشتہ ٹھہرانے پر تمام روزین کے مسلمان یا خود بھی ٹھہرا یا لا کا فر ٹھہرا یا اختلاف پڑا

بان ھی تاقی السماء خلد مبدین میں علما مختلف ہو عبد اللہ بن عباسؓ ابن عمر  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فرمایا یہ دھواں قویب قیامت آئے والا ہو عبد اللہ بن مسعود  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا زائد قحط و ریش قبل واقعہ بدر میں گزر گیا ایمان کہنا  
 کیا اختلاف اسمعیلی کہ سب مان کافر ہو گئے وہی اختلاف متقدمین ہیں کہ دھواں  
 آگیا یا آئینکا کیا کسی محض عیلاۃ کا و مسئلہ میں ماضی مستقبل کا اختلاف کہیں ہو  
 اگرچہ اس سے کسی قول پر کچھ نہ کسی قائل پر کچھ الزام صلاۃ اسکے دستاویز مطلق ہو  
 کہ اب جہاں چاہو ماضی مستقبل میں اختلاف کر دو کچھ مضائقہ نہیں اگرچہ اختلاف  
 سے صراحتہ کفر لازم آئے اگر ایمان ہاتھ سے جائے یعنی ماضی مستقبل کے اختلاف کی  
 کوئی نظیر جوئی چاہیے رہا کفر اسلام اس سے کیا بحث انا اللہ وانا الیہ رجعون۔  
 سرکار کیا اسکا نام ایمان و حیا ہے کیا یوہین دفع الزام ہو کرتا جو خدا کو ایک  
 کہنا کیا ایسی حمایت حمایت جاہلیت نہیں کیا ایسا جواب دین و دیانت کو چار  
 رخصت نہیں ع شرع بادت از خدا و از رسول و شانیا مثلاً کوئی اسمعیلی کہے  
 ساعت قیامت حشر نشر حساب کتاب عذاب ثواب طرطیران غول و حنا  
 یہ سب قانع واقع ہو لیے قرآن و حدیث نے خبریں دی تھیں سو بھیجیہ خبر کے فرمانیکے موا  
 ہو اسکی نسبت سرکار سے کیا حکم ہو گا یہ بھی وہی اختلاف ہو جو بعض متقدمین ہو  
 ہو کہ بعض نے ایک واقعہ کو گزشتہ لیا بعض نے آئندہ کیا اس میں کفر نہیں بلکہ  
 توجہ و انشا سرکار نے نہ سیدنا علیؓ یہ الصلاۃ والسلام کا نام پاک دیکھا۔  
 نہ و جاں لعلوں کا ذکر ملاحظہ کیا اور گزشتہ و آئندہ کا اختلاف مثل اختلاف متقدمین  
 ٹھہرا دیا جب وہ ہو اعلیٰ توی علیؓ یہ الصلاۃ والسلام کا نزول و س پہلے ہو گا اور





اسی طرح ایمان بھی قلب سے متعلق ہونا چاہیے بغیر تصدیق قلبی کے ایمان ثبات ہونا  
 دشوار ہے آپ نے اسمعیل کے ایمان پر کیونکر شہادت دی شہید کہہ دیے کی جسارت  
 کی کیا آپ کو اس کے قلب کا حال معلوم تھا اگر کہیے اس نے کلمہ پڑھا اس سے اسلام  
 ثابت ہو گا ہم کہیں گے اس نے کفریات بکواس سے کفر لازم ہو گیا کلمہ پڑھ کر جتنی جانی  
 ہے کہ جیسے چاہو کفریات کو کچھ پرشش ہی نہیں ثانیاً ایک شخص نے اعتقاد  
 بلکہ براہ نہرل و استہزا اور رسول و قرآن پر قہقہے اڑائے اور دشنامیں سنائیں  
 کیا وہ کافر ہو گیا نہیں اگر انکار کیجیے تو اپنے ایمان کی خبر لیجیے اللہ واحد قہار فرماتا ہے  
 قل ابا لله وایتہ ورسوٰہ کنتہ مستہرقون ۵ لا تعتذروا قد  
 کفرتم بعد ایمانکم کیا اللہ اور اس کی آیتوں اور رسول سے ٹھٹھا کرتے تھے  
 یہاں نہ بناؤ تم کافر ہو گئے مسلمان ہو کر اسکا نفیس بیان لگو کتبہ الشہادین  
 ملاحظہ ہوا اگر اقرار کیجیے تو یہ بغیر انکار قلبی کفر کیا ثابت ہو گیا ظاہر ہو کہ ہر  
 واسطہ کے لیے اعتقاد قلبی درکار نہیں مثلاً کوئی شخص براہ سخریہ... کو گدھا کہو  
 تو وہ ہرگز... کی آدمیت سے انکار قلبی نہیں رکھتا ثالثاً اگر کوئی شخص کلمہ پڑھے  
 اپنی آپ کو مسلمان کہے ہمارے قبلہ کی طرف نماز ادا کرے ہمارا ذبیحہ کھائے یا اینٹہ مندر  
 میں جا کر بتوں کو سجدہ کرے حاجت کے وقت بتوں کی روحانی دے انجمن کا پر  
 اٹسنے... مانگے آپ کے نزدیک اسکا کفر ثابت ہو گیا یا بوجہ کلمہ گوئی وغیرہ امور مذکورہ  
 اسلام ہی ثابت رہے گا بر تقدیر اول بغیر دل کا حال جانے اپنے اس کے کفر پر  
 کیونکر حکم کفر لگایا کفر تو قلب سے متعلق تھا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
 وسلم فرماتے ہیں افلا شققت عن قلبی جب وہ کلمہ ادا کرے قبلہ کی طرف نماز

پڑھتا ہمارا ذبیحہ کھاتا ہو تو آپ کے طور پر حکیم حدیث مسلمان ہے رسول اللہ ﷺ  
 تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من علی صلاتنا و استقبل قبلتنا و اکل ذبیحتنا فکفر  
 لہ فزادہ ذمۃ رسولہ فلا تحفروا لہ فی ذمۃ اب کہ اپنے اُسے کافر بنایا ایک مسلمان  
 کو کافر بنایا اور یہ حکیم حدیث کفر ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے  
 ہیں ایما رجل قال لاشیئہ کافر فقد بارہا بہا احدہما بر تقدیر ثانی جب امور زکوٰۃ کلمہ  
 خوانی وغیرہ کے ساتھ تینوں کو سجدہ اونکی دوہائی اونسے استعانت نے ثبوت  
 اسلام میں خلل نہ ڈالا تو یا رسول اللہ یا علی یا شیخ عبد القادر کہنے والے کیونکر  
 مشرک ہو سکتے ہیں کیا یہ کلمہ خوان نہیں یا ہمارے قبل کو نماز نہیں پڑھتے یا ہمارا  
 ذبیحہ نہیں کھاتے اور جب یہ مسلمان ہیں اور ضرور مسلمان ہیں اور سچے مسلمان ہیں  
 ہیں انھیں کافر بنایا انھیں اور ابو جہل کو شرک میں برابر بٹھرایا تو حکیم حدیث نہ کوئی  
 کافر ہو فرض آپ ہی کے بیان سے ایک تقدیر پر آپ کافر دوسری پر استیعاج  
 جو چاہیے پسند فرمائیے۔ نہیں نہیں تقصیر معاف سرکار کے اس بیان سے کفر ہی  
 کو کسی طرح کفر سے منفرد نہیں دوسری تقدیر بھی خود سرکار کی قسمت پر پڑ گئی کہ آخر  
 خطا میں غوث پاک و حضرت علی کے پکارنیوالوں کو کافر فرمایا ہے کہ کرد و نیافت چاد  
 کن را چاہ پیشین را البتہ او ہو کل انکار قلبی سے مراد ادسکا وجود نفس لامری یا ظہور  
 عند الناس شق اول کا بطلان ابھی آیت قرآن سے واضح ہو چکا شق ثانی پر ثبوت  
 کفر سے مراد ثبوت عند اللہ یا عند الناس تقدیر اول بدیہی البطلان کہ ثبوت  
 کفر عند اللہ ظہور انکار عند الناس کا محتاج نہیں نہ اللہ کے لئے کسی امر کو دشوار  
 کہہ سکتے ہیں تقدیر ثانی پر حاصل یہ ہوا کہ جب تک اس شخص کا انکار قلبی ظہور

نہ ہو جائے ہمارے نزدیک اُس کا کفر ثابت ہونا دشوار ہو اب اتنی گزراش کہ یہ  
 ظہورِ اسمین محصور کہ ہمیں اُس کے انکار قلبی پر یقین قطعی لازم حاصل ہو جائے خواہ یوں  
 کہ احمد و رسول خبر دین یا ہم اوس کا دل چیر کر انکار آنکھوں سے دیکھ لیں یا ظہورِ عام  
 کہ بطور مذکور ہو یا بذریعہ امارات و علامات اقوال و افعال شیعہ اول صریح البطلان  
 ورنہ لازم کہ سوا اول چہند معدود دین کے جنکے کفر پر نصوص قاطعہ وار و ہو چکے  
 جیسے اہلبیس و فرعون و طمان و ابولہب و غیر ہم لعنہم اللہ اور کسی یہودی نصرتی  
 ہند و ججوسی کو کافر کہہ ہی نہ سکیں کہ اُن کے باب میں نہ وحی آئی نہ جمنے اور نکلے  
 چیر کر دیکھے نہ ہمیں علم غیب تو انکار قلبی پر یقین قطعی کہاں اور نہ اُس کے حکم کفر  
 باطل و زبان حالانکہ یہ جامع تمام امت مرحومہ کے خلاف و قرآن و حدیث کے  
 نصوص صریحہ و احکام کثیرہ کا ابطال ہو لاجرم شیعہ ہی یقین و ضرور حق ہو  
 بیشک جب تک ہم اوسکی زبان یا جوارج سے کوئی قول یا فعل ایسا نہ پائیں جو  
 علامت انکار ہو حکم کفر نہیں کر سکتے مگر اب سرکار کی یہ ساری تہذیب الہیہ رسید  
 کہ سنبھیل کے کفر پر جو احکام فقہی لکھے ہیں وہ بھی انھیں عملیات و امارات کی بنا پر  
 دین جب تک ثبوت بہ نشان صفحات اوہلی کتابوں سے دیا گیا اور ملازمان سامی  
 نہ اوسکا انکار فرما سکے نہ اوپر سے علماء کے احکام کفر و لزوم اوٹھا سکے پھر یہ نہ اتے  
 بیعتی و صدائے ہنگام یعنی یہ قول کہ لا لا شققت طلبا الحدیث قول والا  
 شاید ملازمان سامی نے یہ کوئی مصرع کہیں لکھا ہوا دیکھا یا کسی سے سنا یا جیسے حد  
 سمجھ لیں ثابت تو کیجیے کہ حدیث کے یہ لفظ ہیں پھر بھی غیبت ہو یہ جرحی کی حمایت  
 میں سرکار یوں دیانت و انصاف و رعایت جانب خدا و رسول حل حلالہ

وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا صریح خلاف فرما رہے ہیں قرآن و حدیث کے معنی میں  
 اپنی جہ سے گڑھ کر خدا و رسول پر افترا کر دیتا ہے سرکار نے تو الفاظ ہی گڑھے  
 اسکی نہی محققہ پارٹی طائفہ مند و پیوستہ بنا قرآن گڑھا بل استطیع ربک العینہ  
 کو آیت قرآن بنایا سرکار نے تو نئی حدیث ہی گڑھی ثانیاً سرکار نے یہ حدیث  
 سمجھ کر نقل نہ فرمائی یہ حدیث تو سرائے ہمارے موافق ہے سینہ دا بن سیدنا  
 اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جہاد میں ایک کافر پر حملہ فرمایا اسنے لالا  
 الا اللہ کہا شیر الہی کا اوٹھا ہوا ہاتھ نہ ٹک سکا بعد کلمہ پڑھنے کے قتل ہو جاوے  
 حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خوف پیدا ہوا حضور اقدس صلی اللہ علیہ  
 علیہ وسلم سے حال عرض کیا اور معذرت کی کہ یا رسول اللہ اسنے تلوار کے ثوبت  
 کلمہ پڑھ لیا فرمایا افلا شققت من قلبہ حتی تعلم اقا لہا ام لا تو نے اسکا دل چیر کر  
 کیوں نہ دیکھا کہ جانتا کہ اسنے دل سے کہا ہوا یا ڈر سے معلوم ہوا کہ ہمیں کسی کے  
 ساتھ معاملہ کرنے کے یہ اسکی قلبی حالت جانی ضرور نہیں کہ علم غیب کی طرف  
 ہمیں کیا راہ ہم اس پر کارروائی کرینگے جو اسکی زبان و ارکان سے ظاہر ہو چسپا  
 لا الہ الا اللہ کہنے والے کو ہم مسلمان جانینگے اگر چہ ایمان تصدیق دلی ہو یوہین  
 مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے کذب الہی کو جائز کہنے  
 پر حکم کفر لازم کرینگے اگر کچھ انکا قلبی ہے۔ تو لکم آپ لکھتے ہیں صراحتہ لازم کہ اسے  
 بالفضل علم غیب نہیں اور اس لزوم سے کفر کا فتویٰ دیتے ہیں اقول تحقیق جو اب  
 سابقا عرض مگر افسوس کہ منافقان سامی نے لزوم لزوم کا نام بنالیا اور اسے  
 معنی اصلا نہ سمجھے تحقیقین کہ لازم مذہب کو مذہب قرار نہیں دیتے لزوم کفر سے تکفیر

نہیں فرماتے وہاں لازم سے یہ مراد کہ وہ امر اس کلام سے صراحتاً ثابت و مفاد علیٰ  
 بلکہ بعد ترتیب مقدمات بالمآل اوسیکطرف مودی ہو جائے تو مختل یا بیظیر ظاہر اسلام  
 منطقوں کہ قائل اپنے لازم کلام پر متنبہ نہ ہو یا خلفائے لزوم کے باعث اوسکا لزوم  
 ہی نہ مانا اور احتمال صحیح مانع تکفیر نہ یہ کہ جو امر کلام سے صاف و صریح طور پر ثابت  
 ہو جس میں نہ اصلاً خلافہ انکار کی گنجائش وہ بھی نہ ہب قائل نہ قرار پائے اور لزوم  
 و التزام کا جھگڑا اڑے آئے یہ چل وضع و ضلال فاضح ہے۔ شفا شریف فی السیم رضی  
 کی عبارتوں سے گزرا۔ من قال من ہل السنة بالمآل لما یؤدیہ الیہ قولہ کفرہ کانہم صرحوا  
 عند الکفر بما دی الیہ قولہم لفظ بالمآل دیکھیے کہ فی الحال مفاد مراد نہیں کانہم صرحوا  
 دیکھیے کہ حقیقی صریح میں نزاع نہیں یہیں کتابین مذکورین میں ہر من لم براخذہم  
 بمآل قولہم لم یرا کفارہم وقال لانہم اذا وقفوا علی ہذا قالوا لا نقول لیس بعالم وکان  
 وانتم تنفی من القول الذی الزمتہ لنا بل نقول قولنا لا یقول لیہ علی ما یصلنا ہ  
 یہاں مآل دیکھیے یقول دیکھیے اذا وقفوا دیکھیے کہ ابتداء قائل کے عدم متنبہ اشعار  
 لا نقول دیکھیے تنقی دیکھیے بل نقول لا یقول دیکھیے کہ ہنوز اسے گنجائش انکار  
 نہ ایسا مفاد صریح جو اسمعیل کے کفریہ اولیٰ میں ہو دریافت کرنا اختیار میں ہو کہ  
 جب چاہے کر لیجئے اسے منکر ہر جاہل گنوار ہر بچہ جبکہ عاقل ہو قطعاً ہی سمجھ گیا کہ ابھی  
 معلوم نہیں ہاں معلوم کر لینا اختیار میں ہو انہیں کو کسی خلفا کو کسی ترتیب مقدمات  
 کی حاجت ہو قائل کو گنجائش انکار اسے لزوم یعنی معلوم نہ کہیگا مگر محنون معلوم اسے  
 حضرت عجیب مظہر نے صراحتاً لازم فرمایا تھا افسوس کہ اپنے آدھا دیکھا یعنی لازم  
 اور آدھا نظر نہ آیا یعنی صراحتاً اور اسکے بعد کا جملہ سارا بضم فرما گئے کہ یہاں صراحتاً

اللہ تعالیٰ کی طرف جہل نسبت کیا معاذ اللہ اگر صریح دین لزوم بھی مانع کفر ہو  
 تو ملازمان سامی اپنے ایمان کی غیر مناسبتی شاک کوئی شخص نہ کہوند اسبندہ نامعنی  
 کہ یہ اللہ کے سوا دوسرا خدا ہو بلکہ یوں کہ جسے اللہ کہتے ہیں وہ یہی ہے یہی خدا ہے  
 اس کے سوا کوئی خدا نہیں اب سرکار سے استفتاء ہو کہ یہ شخص کافر ہو یا نہیں اگر کہیے  
 نہ تو تمام جہان کے علما نہ صرف علما بلکہ مسلمان سے اپنا حکم پوچھ لیجئے اور اگر کہیے ہاں  
 تو جناب کی سیلے ہاں آپ فرما چکے ہیں کہ انکار جابر البنی جلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کفر ہو  
 بشرطیکہ نفس قطعی صریح ہو یہاں کوئی نفس میں آیا ہو کہ زید خدا نہیں اور اس منطق  
 صریح کے علاوہ اور جس طریقے سے کفر نکالے گا وہ لازم کلام پر کلام ہو گا جو لزوم  
 نہ التزام اور آپ فرما چکے ہیں کہ لزوم سے کفر ثابت کر دینے طریقہ اصول اسلام  
 بالکل خلاف ہو بالجملہ اسے کافر نہ کہیے تو باجماع امت آپ پر کفر ثابت اور کہیے تو  
 خود آپ کی تصریح سے آپ اصول اسلام کے بالکل مخالف اکبر مفرکہ صریح ہے۔ کیا خوب  
 میں مثال فرض کیوں کر دے سکا خود ہی جو خاتمہ میں فرمایا اگر قرآن واحد ہو کفر ثابت  
 ہو جائے تو محکوم انکار نہیں چنانچہ جو مشائخین عوے الوہیت کرتے ہیں انہیں  
 کفر ثابت فرمایا پیر کو خدا تصور کرنا آپ نے جو بائیں دہان کفر گناہین انہیں سے سخت  
 یہی ہیں مگر ہم ابھی ثابت کر چکے کہ آپ کے تفرقہ لزوم و التزام پر یہاں کفر نہیں نکلتا تو  
 آپ بلاوجہ محض لزوم سے مسلمان کو کافر کہا اور اپنے اقرار سے بالکل مخالف اسلام نے اور  
 احادیث صحیحہ کے حکم سے پائیا احد ہمارے مستحق ٹھہرے ایک اپنی لیے بھی کہیے گا کہ احادیث  
 صحیحہ کفر ثابت ہو جائے تو محکوم انکار نہیں شاید انکار نہ ہو نیکی یہی معنی تھے کہ آیا کفر قبول و  
 منقولہ کہ کر و دریافت۔ بالجملہ کفریہ اولیٰ بین علم قدیم الہی کا انکار کلام سمعیل میر گز لزوم

ثابت نہیں بلکہ یقیناً التزاماً ہوا ہے اپنا لکھا یا دفرامین کہ علم قدیم کی نسبت  
اختیار کی صراحت ہوئی تو حکم چندان مضائقہ نہ تھا را حضرت مجیب مظلوما  
اسپر بھی تکفیر فرمایا اور سکا وہ منشا ہے جسکی بنا پیغمبرین نے طائفہ نماز کو امید کو  
صرف بزم برب گمراہ ٹھہرایا کافر نہ فرمایا یہ آپکا ۳ میل بھی اس قول بیل میں  
اسی گمراہ طائفے کا ہے و کہنے بہ ضلالہ میں تو کم یہ معنی کہ جنت ناز و ملکہ و کتب

آسمانی و نبی علیہ السلام کو مت مانو آپنے اون الفاظ سے بطور لزوم محال ہے  
جسے کفر ثابت نہیں ہو سکتا **اقول** سرکار نے دیرینہ شک کی طرح یہ لزوم لزوم  
سبق خوب یاد کر لیا ہو محل ہو یا نہ ہو اسکی رٹ لگا دیتے ہیں اسکا قول تھا اللہ

کے سوا کسی کو ماننے والا نہ ہے فرمایا میرے سوا کسی کو نہ مانو۔ اے سوا کسی کو  
نہ ان یہ سلب کلی ہیں چوتھے لفظ تھے اور ذکر ماننا محض خطاب ہو یہ بجا بجا ہو گیا اور

تین میں عموم سلب اس اخیر میں شمول بیجا بان لفظوں کا صریح منطوق نہیں لازم  
آجاتا ہو کیا عام کے نیچے اسکے افراد حسب صریح لفظ داخل نہیں ہو بطور لزوم  
سمجھے جاتے ہیں سکر کچھ عقل کے موافق فرمایا کہ میں یا مخالفت دین و عقل و دین

لزوم نہیں التزام ہو بیان و حقیقہ یہ کہ کوئی کافر سکا فوج بے سلمان بنکر عوام میں  
گمراہ کرنا چاہے تو انکار ضروریات دین اگر کرتا بھی ہے تو پر وہ تاویل میں مبتلا

صاف کہہ دے کہ حشر جھوٹ ہو جنت غلط ہونا باطل ہو تو ہر جاہل سا جاہل  
مسلمان اسکا کفر سمجھ جاتے جاں میں نہ آئے ان انکا انکار تیسرے کی طرح کر لیا تو یہ

کہ حشر ضرور خبی ہو مگر اس سے مراد حشر ارواح ہو نہ فشر اجساد جنت و نار ضرور میں  
مگر کچھ روحی لذت و اطمینان یہ کمالات لکنکہ قوت باطنی کا نام ہو اسیس قوت باطن



جنگی آدمی آسمان مطلق لمبہ دی وغیرہ کاک جب نہ ضرورت یا بین پائل مجرب شاہ اور  
 ان کی محض فائدہ مساعداً تو فاعل خاص خواص عینی نفس کلمہ طیبہ کے حکم کھلا اسکا راوی کی عبادت  
 و غایت کے لحاظ سے مستبعد لہذا اس معنی کے اراکین مشابہہ نے راہ پائی اور کہا علیہ  
 حناطین قیقہ محققین نے کفر بین احتیاط فرمائی منکر لیت و ہمارے علما کی شدت اختیار  
 دیکھو اور بدگوئی مفری اپنے قرآن کفر کفر کو پیچ کر دے وہ محمد رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ افضل المرسلین و محبوب العالمین ہیں اور انکا تصور بوجہ مثال  
 تعظیم و تکریم کے بہ نسبت دوسری شے کے تصور کے عبادت سے زیادہ تر مشابہہ ہو  
 اقوال لا غینت ہو کہ اپنے ان الفاظ کا فرشتی میں بہت تبدیل و تخفیف کی گئی  
 مطلب سرکار کا بھی ضرور ہوا کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نماز وغیرہ کسی  
 عبادت میں تصور آیا اور شرک کی مشابہت پیدا ہوئی کافرون شرکوں کی تشبیہ  
 حاصل ہوا اب اس کفریہ کے رد میں بقیہ کلام لیل السیوف ملاحظہ ہو کہ خدا و رسول مشابہہ  
 و مشابہہ شرک کے نہ فقط جائز بلکہ فرض و واجب کرنا اسے ٹھہرتے ہیں نماز میں اور عبادت  
 عامہ سور کی تلاوت حرام قرار پاتی ہو بلکہ بیرون نماز بھی تلاوت قرآن حرام و قہر  
 کفر ہوئی جاتی ہو مگر یہ کیا کفریہ ہو نیکو کافی ہندیاں کیا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
 علیہ وسلم کا نماز میں تصور تو اس جرم پر حرام ہوا کہ وہ افضل المرسلین کیون ہو محبوب العلیین  
 کیون بنے خدا ان کی تعظیم و تکریم کیون فرض کی خلاصہ یہ کہ خدا نے مسلمان کو مسلمان  
 کیون بنایا مگر یہ زیادہ تر مشابہہ تو یہ فرما رہا ہو کہ شرک سے مشابہت کثیرہ عموماً ہوتی ہے  
 تصور کو حاصل ہو کہ یہ زیادہ تر ہو تو زیادہ مشابہہ وہ بھی ہیں لا اقل نفس مشابہت  
 تو نہ نہیں پھر کیا شرک کی مشابہت صحیحی حرام ہو کہ خوب کثرت ہو زیادہ تر مشابہہ تو ہم

فہم نہ میں تو نہ زیادہ کی قید ہونہ زیادہ تر کی تو اب سرکار نے نفس کا زہی حرام  
 کر دی اور کچھ نہ بھی تو اپنے انحال کو غ و سحر و بقیام و قعود کے تصور سے تو خالی نہیں  
 ہو سکتی کہ فعل اختیار ہی نے مقدم تصور بوجہ اصاص و نہیں ہو سکتا بلکہ عاقل کو تصدیق  
 بھی ضرور ہے تصورات ثلثہ سے ناگزیر تو ہر فعل پرتین تین مشابہت شرک سے معزین  
 سرکار نے اچھی توجیہ فرمائی کہ وھول سے کھال بھی گنوائی انا للہ وانا الیہ راجعون تو کلم  
 پہیچا ہے کہ نفس لائق پر نظر کیجئے اول یہی قیض تو سرکار نے پنائی قیض کے ساتھ جو  
 مذکور تھے انکے نام لینے تک کی نوبت نہ آئی تو کلم صرف اولی و عدم اولی غایت  
 الباقی نہ و عدم جواز کا اختلاف ہجائیگا اول سرکار زبان کے آگے بارہا چلتے ہیں  
 کفریہ پر آپ اپنے ختم کا الزام نہ اٹھا سکے مقتدر الزام سے یوں دامن کشان گزر گئے گویا دیکھی  
 نہیں اور بعض جگہ صاف لزوم کفر کا اعتراف کیا اور جہاں کچھ حرکت مذہبی فرمائی وہ  
 محض بیگانہ بلکہ کہیں کہیں کفریہ کی حمایت میں واپسی طرف سے کفریات تازہ بول اوٹھ چکی  
 تفصیل معروض ہوئی اور پھر حیا کا بھلا آپ ہو او عدم او کا اختلاف بتائیں یہ نفرمائیے کہ  
 لزوم کفر و ضلالت دینی اسمعیل تو یقیناً ثابت مان تکفیر و عدم تکفیر میں اختلاف ائمہ  
 فقہاء و مستکملین ہو تو کلم جسکی وجہ بھی اتفاق مثل سابق کے ہو جائیگا اول ائمہ و علمائے  
 سابق زمان ہی اقوال سے احکام کفر و لزوم کفر ثابت کر رہیں جبنا آپ کچھ جواب دیکے  
 پھر کسی قرل و لزوم کفر سے اتفاق کیسا سرکار یہ مذہبنا شد کہ سب بیدنیون بد دینون کے ان  
 فرض و ادایمان یہ نہ تو ایمان نہ دار و نماز روزہ اکارت تو کلم موسیٰ بن ہنر ہوا قول  
 مگر حضور علیہ السلام کی مثال قدس پر طعان موسیٰ ہوا سالہ چھپا ہوئے مسیحی  
 ہوا اول آخر تک اس شخص کی نسبت کہیں لعنت کا لفظ نہیں ہمارے علمائے طہی کا دیکے جب تک

معاذ اللہ کفر پر خاتمہ ہونا شرع سے یقیناً ثابت نہ ہو جائے کسی شخص میں پر لعنت کرے  
 اگرچہ سبیل و ہدای ہی کیوں نہ ہو ان سے بعیدین و فحش گالی کو ملعون قول لکھا ہو  
 کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسی شدید توہین پر غصہ آیا غصہ کیسا اولیٰ اعانت  
 شوقی چرایا اور شوقیہ شام کو اگر بندہ مسلمان ملعون قول کہہ تو اسے نشان بتایا اس کا سوا سبقت  
 عرض کر سکتا ہو کہ سبیل و ہدای من اللہ اب لا شومان مجھی کو سہو ہوا رسالہ ایک شخص پر  
 لعنت لکھی ہو وہ کون بل العین ہم الحق کے نزدیک اس ملعون کا عین ہوا تو یقینی قطعی جو کر  
 شایع باز کہ کو یہ بھی گوارا ہوا سبیل کے طائفہ و ایک کچھلا متبورع و ائمہ ہوئے اولیٰ اعانت  
 حدیث امیر المؤمنین کو علی کرم اللہ تعالیٰ و جہاں کرم شاہ عدل گواہ لا ہر دو کی جو حضرت حبیب کا  
 رسالہ النبی لا ید علیہ الصلوٰۃ و اعداۃ القلید ثانیاً یا مطلقاً کسی شخص پر  
 پر لعنت نشان میں سبید ہو یا صرف استحقاق پر شوق اول تو سخت ملعون و مٹرو کہ غصہ شوق  
 میں بکثرت ایشیا حاصل تیار لعنت ہو جو دور خود قرآن عظیم میں حضور سلیم صلی اللہ علیہ وسلم کی ان  
 آیتوں میں کلمہ ستاخی کہو والو کی نسبت فرماتا ہو انہم اللہ فی الدنیا و الاخرۃ و اعداۃ  
 عذابا ہمیدہ اویہر اللہ لعنت علی دنیا و آخرت میں اور طیار کر کھی ہو او کو یہ ذات  
 کی راہ شوقی پر آپ پہلے ثابت کر لیتے کہ دجال العین و قول ملعون شرعاً مستحق لعنت ہیں  
 اوستہ کہنا کچھ بجلا بھی معلوم ہو تو کلمہ غضب وقت فیصا کر نیبہ منع فرمایا، اول یہ  
 نہیں لیجہ و انیکہ غلظۃ کا شایع ہو کلمہ میں بچند الفاظ غلظت میں نہ کہ میں اول  
 جھوٹی حق سے جدا پڑیں مگر کتبہ فی حدیث میں ہوا اللہ اب لا شومان صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ  
 اہست کی کرامت دیکھی بھی اپنے بہ علت غضب و تراب انصافی کیا آخر کہ غصہ شوق  
 کی امید نہیں ہوتی وہ تو اچھا اپنا ادعا تھا جس کا دلائل پر دلائل ساطعہ سچے ہیں یہی اسی



مگر یہ سلف و خلف اہلسنت کے خلاف و نسوئیل شیطانی برقعہ لکھ کر مثل روافض کے طور  
 اسلام سمجھتے ہیں اقول نام مستحق ہونا آپنا بہت نہ کر سکے اور سختی کی تکفیر و تنسیخ و تاخیر  
 اسلام و سنت پر و ز غیر المغضوب علیہم و کائنات الین سو بھی ہاتھ اڑھائے پڑا تو اپنے  
 صاحبوں کی ایمانی حالت پر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تنقیض شان کرنا ایک بڑا بڑا گنہگار  
 مثل ٹھہراتے اور اسکے بڑا کہنے کو تبرک و روافض سے تشبیہ بھی قوم جسکو کوئی عالم برائی  
 نہیں کرتا اقول وہاں ہندوؤں کی چار دیواری خفی اب سلب کلی کا میدان ہو گیا و علماء حرمین  
 طیبین کا وارچھا ہونے میں عرض کروں مگر کا یہ کلام ظاہر معنی ہیخت خون انسا و سودا  
 تعصب صغیراً اعتساف ہو اگر پسند خاطر عاظر ہو تو فقیر اسکی وہ شرح عرض کرے کہ مساک  
 بلغم چیٹ کر حق کے مطابق ہو جائے تکفیر مبنی للمفعول ہو یعنی کافر کہا جانا اور سب شتم  
 مبنی للفاعل یعنی اسمعیل کا انبیاء و اولیاء کی توہین و تنقیض کرنا اور کفر سے مراد اسکی کلمات  
 کفریہ اور بطور و ثنہ ایسے کہ وہ ایک ایسا بنائے اسمعیل نہو حقیقی نہیں بلکہ نبوت مذبیہ و جسکی  
 بنا پر سوا ابانجہ دیہ ابی الوابیہ کہا گیا تو اب معنی یہ ہو کہ بعض علماء و اہل بیت شعا جبکہ بطور  
 و ثنہ کے اسمعیل تکفیر یعنی کافر کہے جانے وغیرہ یعنی گمراہ و بد مذہب ٹھہر جائیں گے دوئی ہو  
 وہ بوجہ پس خواندگی اتباع اسمعیل و خلفاء اسمعیل میں مجبور و معذور ہیں وہ ان گمراہوں کے سب  
 شتم کو جو اوصوفیہ حضرت انبیاء و اولیاء علیہم السلام کی شان میں ہیں مثل روافض کے مثل  
 اسلام سمجھتے ہیں عجب عجب تاویلات و تویلات سے اسمعیل و اسمعیلیہ ہر تنفال کفرنا الہی جلتی بنا  
 کرتے ہیں کبھی انسنے کے معنی معبود نہ جاننا کبھی حرف وقوع کذب میں خلالت نہ لانا جواز  
 کذب کہ یہ لکھنا کبھی کمالہ حقیقی کو الہام ٹھہرانا کبھی حرم کفر پر تہمت میں کا اختلاف  
 بتانا کبھی یہی کہہ کر کہ کچھ اور مراد ہے اور آپ دوسری تقریر کرتے ہیں اور ان گھائی

بتاؤ وغیرہ وغیرہ جسکو ہندو عرب روم و شام و مصر میں سائر بلاد دارالاسلام میں

کوئی عالم ربانی و فاضل حقانی پسند نہیں کرتا بلکہ ہر عاقل دیندار اس سے صلہ پرستی اور تشنہ

نقصب کی سیاحتی جانتا ہے اس تقدیر پر یہ تقریر بیشک حق واضح و منیر خدا کریم آپ

اسو قبول کر لیں اپنے لیے سامان خوشنودی خدا و رسول کریم صلاہا دو ولی الایاد و قوم

مجاہد جواب رسال فرمایا کی ضرورت نہیں قول تصور معاف رکھنے وہ مثل سنی ہو کھو

کیون لیتے ہو۔ شیر سے روئینگے تم تو کہم ان اس حال کو دس تیس جز میں مفصل عرض

کر سکتا ہوں قول ان سارے کہ نکوست الخ خدا کے لیے ایسی ہمت نہ کیجیگا دو صفحہ نہیں

اتنے کفریات تازہ دیے ہیں دس پس جز میں کہا شک یحییٰ کا دو صفحے پر ہم سے دوجہ

لکھواتے ہیں لیکن میں جز پر کتنے مجلد لیجیے گا تو کہم امید کرتا ہوں کہ آپ کے جواب

کی فکر نہ کریں گے اقول تقصیر معاف ہے بکسر تخب لذیذ النکاح و تہرب من صلوٰۃ

النکاح و قول کہم ان اگر صرف قرآن شریف و احادیث صحیحہ سے کفر ثابت ہو جائے

تو حکم انکار نہیں اقول ولا سرکار سے بڑی چوک ہوئی و حق قطعیت بھول گئے متواتر

کسیے اور ہر ربانی غرور ان سوا لا شرعیہ کا جواب دیجیے (۱) کہتا ہوں اسر تعالیٰ کا مہر جانا

مکن (س) دو خدا مکن بالذات ہیں (م) عالم کے بہت جزا غیر ارض و ماقیم و

ان لی ہیں (ع) خدا کی جور و تو نہیں ان کثیر ستر جنحیں حرم کہتے ہیں بہت سی ہیں معاذ اللہ

وہ انکو ساتھ شب باش تہو ہو کر عز کرتا ہو کہ ولد نہ لازم آئے لو اردنا ان نتخذ لہو

لا نتخذناہ من لدنا ان کنا فاعلین کے یہی معنی ہیں (ی) خدا کو کچھ مومنہ میں چار

پوز پچھم اور دو کھن اور ایک اوپر اور ایک نیچر ایمان تو لی افتخار وجہ کے یہی معنی ہیں -

(ل) خدا بڑا مٹا پیشا ربنا اللہ اکبر کوئی یعنی سی یعنی چیز اس کے ایک ٹکڑے کی مثل نہیں

لیس کشتہ شیعی ساری مخلوق اس کے پیٹ کے ایک کو تین بھری ہیں کانی اللہ  
 کل شیعی صیغہ کے یہ بھی ہیں اور اس کے مثل صد کفریات لکھنے والے اعدا و  
 دشمن ہر دین کی خلاف ورزیوں سب ملحد کو کافر مانتے ہیں یا سچا مسلمان اگر کافر  
 تو انکا کفر صرف آیات و احادیث قطعیہ سے ثابت کر دیجیے اور اپنے مروجہ کلمہ پر تمام  
 التزام بھی بتاتے جیسے ثنائیا و سوالات ممکنہ شیعی سوالات شریعتیہ متعلق ہر  
 مسئلہ (۱) جو کہ انبیاء و ائمہ علیہم السلام کی ماننا محض خط ہو اُسکے کفر پر ضرور  
 قاطعہ قرآن مجید و احادیث متواترہ ناطق اب سمعیل کے برکین کیا حکم ہو اگر صریح  
 لفظین کچھ ہزار گڑھے تو اسکا رد بھی قرآن عظیم ہی کی آیت سے پڑھیے لا تعذر ۲  
 قتل کفر تم بعد ایا انکد (۲) سابقا معروض ہو کہ اسمعیل نے وہ آخر زمانے کی حد  
 زمانہ موجودہ پر اس فیض سے جانی کہ سب از کو کافر اور مسلمان کو کافر کہنے والے کافر اتحاد  
 نسبت اتیوا کپو انکار ہوگا (۳) سل الشیخ کو صلا پر احادیث صحیحہ سے غیر مقلدین پر  
 حکم کفر ثابت کیا جس پر کلام کو سرکار بالکل مضبوط فرمائے اوسکا ذکر تک زبان پر نہ آ  
 اب اون کے برے میں کیا ارشاد ہوگا (۴) اوپر گزرا کہ اسمعیل نے مسلمین  
 مسلمین کو کافر مشرک بتایا جس پر احادیث صحیحہ نے حکم کفر فرمایا (۵) سرکار نے  
 جو اپنے خاتمے میں صد مسلمانوں کی تکفیر کی جینکے کفر پر نہ آیت نازل اتحاد صحیحہ  
 جسکا بیان اولاً گزارش ہو چکا ہے اونیہیں احادیث صحیحہ کی بنا پر کفر ہوگا انتہا کفار فرمایا ہوگا  
 کلمہ چنانچہ جو لوگ مشائخین لم اقول اپنی اپنی اس چانچ سے بتایا کہ یہ تمام اقوال ضال  
 جو اپنے یہاں گناہے کفر قطعی یقینی ہیں انکا کفر ہونا صرف قرآن مجید و احادیث قطعیہ  
 سے ثابت ان سب میں کفر کا التزام اوس معنی پر جو لوگ کہ زعم ان میں ہیں ان کا باطلہ

پیش نظر کیجئے اور ہر قول و فعل مذکور کا صریح التزامی ثابت بعض آیات و احادیث  
 قاطعہ ثابت کرتے جیسے دیکھیے تو سرکار کتنی جگہ اپنے ہی اقرار و حق مسلمانوں کو  
 کافر کہنے والے نکتے ہیں تو لکم صرف اعتبار ہی فرق بتاتے ہیں قول اول آپ کے  
 طور پر کہوں فرق ذاتی و اعتباری فلسفی اصول پر مبنی ہو ایسے اسمین انکار ہا جاو  
 نہیں ثانیاً کتب تصوف کا نام لیکر کثیر بزرگان ہرگز ہرگز جانتے نہیں لکھ کر استد  
 وحد وجود ماننے والوں کو معاذ اللہ قطعی یقینی کافر بنانا آپ کے ایمان و امانت کی نشانی ہی  
 واقعی وہ دعوے تو ایسے تھے کہ اسماعیل کے سر سے بزرگ زبان بلا طے مصطفیٰ صلی  
 تعالیٰ علیہ وسلم کے بدگویوں کے تصوف و کمال کا وہند اچلے ورنہ صوفیہ کرام پر  
 اعتقاد تو اتنا ہو جو یہاں ظاہر ہوا۔ سرکار آپ کیا جانتیں حقیقت و تعین میں فرق  
 کیسا ہو و مطلق و متعین میں کیسا اور یہاں اطلاق و تعین سے مراد کیا بدہیات واضح  
 پیش یا افتادہ میں کہ محمول وانیہ کی الفبا ہیں کسر کو قدم قدم پر سکندری اور شاہا  
 عالیہ میں کہ طور عقل سے ورا را الوراہین یہ ادعا طالع سکندری چادر زیادہ پاؤں پھیلا  
 چٹوٹو کھڑی بات نہ گائیے ایذا قدر خود شناس ۵ تو کار زمین را نکو ساختی ۶

کہ با آسمان نیز پر دختی ۷ ۵ اذ اخاصک بمعزوفی الخطر ۸ ختنہ ہلکت قلت  
 النمل ۹ نظر ۱۰ تو لکم اور حضرت عوث پاک کو ہی وقت مصیبت کے یا حضرت علی کو  
 پکارتے ہیں قول اول مستقل قادر اور متصرف بالذات بیعطا الہی جانکر یا جادہ قدرت  
 الہیہ و افاض فی ربانی و واسطہ وسیلہ جھکا دل ہی کفر ہو مگر مسلمانوں پر اسکا اتہام تھا اور  
 آپ کے اسماعیل کا اقرار اسے قبیح و ظلم نام۔ ان بندگان خدا کو اسکی تصریح کی یہاں ذرا  
 الزام نہ کتا رزوم بھی نہیں مگر بزرگان مسلمانوں کا کافر بنانا اور جھکام احادیث صحیحہ



آپ تمنائے کفر یا حاضر و شایا لازم برین عقل و دانش غوث پاک کو مصیبت کے وقت  
 پکانا تو قطعی کفر اور اوتھین غوث پاک کہنے والا مسلمان سرکار ذرا غوث کے معنی  
 تو فرمائیں یہی نہ کہ فریادرس پھر فریادرس کے معنی فرماتے یہی نہ کہ مصیبت زد اپنی  
 مصیبت و عین اوتھ فریادرس اور وہ اٹکی فریاد کو پہنچیں مکیو حجت الہیہ یون قائم ہوتی ہو  
 حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کی کرامت دیکھیے جس فقرے میں آپ نے اپنے اوتھ کے غلاموں  
 کو کافر بنایا تھا اسی فقرے میں اسی زبان میں عربیہ نہ اسی وجہ وہی ساختہ افرائی کفر  
 آپ پر خود کردہ اقرار ہی ہو کر پلٹا ویدالہجہ السامیہ اتنا افسوس لگیا کہ حسب طرح اپنی  
 حضور سید غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو غوث پاک لکھ دیا یون ہی جی کر اگر کے  
 حضور سیدنا امیر المؤمنین مولیٰ المسلمین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کو شکلا لکھ جاتے تو  
 آپ کے کفر کفر کی اور بھی شکلا تھی جو جاتی اتنا یاد رہے کہ یہ لفظ پاک آپ کے پیشوا اسماعیل  
 اکابر و پیشوا لکھ گئے ہیں نگریان دوان تو ایک کفر کے چھیندین اگلے پچھلے چھوڑے  
 سب بھڑے ہیں ذرا سالا کمال لطامہ علی شمر کسوی لا والو العا وینا الا لوزن صلا  
 وغیرہ القاضی حضرت عالم المہنت مظللہ العالی ملاحظہ ہوں تو کم نعل صبا قول  
 نعل سے بہت گھبرائے سرکار جہل سہی بدعت سہی نے زعم استقلال یہ بھی ہرگز کفر نہیں  
 تو کم مساجد چھوڑ کر قبور آباد قول کیا خوب سرکار اپنے اطلاق کو دیکھتے جائیں کہ  
 دابیت کی حد سے بھلی و پچھے جاتے ہیں یہ اگر ہو تو گناہ ہو کیا آپ کے نزدیک ہر گناہ کفر ہی  
 ہو تو کم عقائد اسلام سے بالکل واقف نہیں اقول کیا آپ کے سمجھیں کی طرح کہ خالکا  
 علم قدیم نہیں بل نعل جاہل ہے اسکا علم اختیاری ہو اسکا کذب جائز ہے رسولوں کو  
 ماننا محض خطا ہو وغیرہ وغیرہ تو کم مرید ہونا فرض اقول لا فرض یعنی ہم و موکہ

شائع الاستعمال ثانیاً اگر بالفرض کوئی جاہل یہاں فرض معنی مصطلح شرعی بولے  
 توسبیت کا سنت ہونا شاہ ولی اللہ صاحب قول جمیل میں کچھ چکے لگ کر کہتے ہیں یا علیہ  
 السلام اور فاسئلوا اهل الذکر مسئلہ کر کے کوئی شخص فرضیت کرے تو آپ کس آیت کے تحت  
 قاطعہ سے یقیناً الزاماً اوسکا کفر ثابت کر سکتے ہیں سرکارِ زبان کہہ دینا سہل ہے ثبوت  
 دام کھلے ہیں تو کلمہ اکیبار فاتحہ درود کر دینا قول بہت خاصہ یہ بھی کفر ہے حی بان  
 کیون نہ ہو کہ اسمعیلیہ کے نزدیک بعت شنیعہ ہے اگرچہ اسمعیل ساتھ مذکور میں بدعت  
 لکھتا ہے اور اسمعیل تقویۃ الایمان میں کہہ چکا کہ بدعت اصل یا غیث خلیل انرا نہ ہو تو آپ ہی  
 کفر ہوتی تو کلمہ احکام شرع کی تحقیر کرنا قول کیا اسمعیل سے جوہر کہ وہ ان احکام  
 درکنار اصل اصول بیان کا سخت تحقیر ہی اسکا اسم غرض جل فرماتے کہ منکدہ دنیا کو انو  
 تو سلمان ہو یہ کہے انکو ماننا محض خطہ ہو تو کلمہ علما کو حقیر جاننا قول کیا محمد رسول اللہ  
 صلے اللہ علیہ وسلم کی تحقیر ہے بھی بدتر ان میں سمجھاؤ میں آپ کا کیا گرد آستارہ ملائز  
 آپ کے نزدیک اسمعیل و اسمعیلیہ و آپ خود بھی داخل تو یہ تحقیر و ٹھکرک پہنچتی تھی یونہی  
 لگی تو کلمہ ملفوظات پیر کی کلام الہی سے زیادہ تعظیم کرنا قول والا اسمعیل نے کلام  
 الہی کی بہت تعظیم کی کہ خدا کے کلام میں جھوٹ جائز خدا بندوں سے چھپا کر اپنا کلام  
 جھوٹا کر دے تو حرج نہیں خدا کا کلام فنا ہو سکتا ہوا دیکھو اوسکا سالہ مکروزی  
 اور حضرت عالم اہلسنت کا سچاں السبوح تنزیہ سوم) ثانیاً سرکار اگر انصاف کی نگاہ  
 سے دیکھیں گے تو تقویۃ الایمان کے ساتھ حضرات دایہ اسمعیلیہ کی یہی حالت ہے انکی  
 نگاہ میں قرآن عظیم سے کہیں زیادہ دلی عزت و وقعت ہو کوئی نصرانی قرآن اعظم  
 کہے اور سے سننے کے عقل و ہوش کے ساتھ جواب دیتے اور کسی سنی نے تقویۃ الایمان اعظم

نام لیا اور بن میں آگ لگ گئی پھر جامے سے باہر اور اضافہ و خرد سے بیگیا دو  
 بیخ و قلم ایسے لوگوں کو بھی فہمائش کیجئے **ای قول** سرکار کو کیا معلوم کہ تصوف و مہملہ کو  
 کیا کچھ فہمائش کی ہیں کیسے فتاوے اون کے رد میں تحریر فرماتے ہیں سرکار  
 علمائے سنت آپ کے سکھانے کے نہیں ان بات بات پر بے سبب قطعی یقینی کافر بناتے  
 اسخین نہیں آتا یہ آپ ہی کو مبارک ربے علمائے سنت بحمدہ تعالیٰ ہر افراط و تفریط سے  
 پاک اور ٹھیک صراطِ مستقیم پر ثابت قدم ہیں و مد الحمد الحمد مد کہ مختصر گزارش نامہ  
 روز جان افروز و شہزادہ مبارک ربیع الاول شریف تاریخ ہمایون دواز دہم کو  
 ختم ہوا **امام مسطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم** کی برکات و ولادت سراپا سعادت  
 سے دارین میں کامل و مستفیض فرمائے اور اس عجائے کو باعث ہدایت مخالفین و  
 استقامت الحق بنائے آمین آمین آمین و **صلی اللہ تعالیٰ علی سید**  
**المرسلین سیدنا و مولانا محمد و آلہ و صحبہ و اولیائہ اجمعین**  
**و الحمد للہ رب العلمین**

۱۰۸  
 میں سرکاری  
 دہم کو  
 ربیع الاول  
 شریف  
 دواز دہم کو  
 ختم ہوا

بقیہ فہرست مضامین رسالہ کو کتبہ الشہابیہ فی کفریات ابی الوہاب

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۴۲	کفریہ ۳۱ و ۳۲ قرآن عظیم میں معاذ	۵۲	کفریہ ۴۵ تا ۶۱ امام دہلوی کے حرم ہائے بھاری شرک۔
۴۳	کفریہ ۳۳ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو معاذ اللہ مشرک ٹھہرا نا۔	"	کفریہ ۶۲ تا ۶۸ امام دہلوی کے غلوؤں اور ڈبل شرک
"	کفریہ ۳۴ تا ۳۸ اللہ تعالیٰ و ملک و انبیا سب کو معاذ اللہ مشرک بتانا۔	۵۵	کفریہ ۶۹ و ۷۰ دہلوی کے اپنے امام کے کلمہ کفریہ کو اچھا جاننا۔
۴۴	کفریہ ۳۹ و ۴۰ ہم معاذ اللہ حضو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت یہ حکم لگانا	۵۶	کفریہ ۷۰ مقلدین کو مشرک بنا کر کلمہ لگانا پھر احوال ائمہ دہلیہ کا ترکیب کفر ہونا۔
۴۵	کفریہ ۴۱ تا ۴۴ امام دہلیہ کے طور پر شاہ فرید صاحب کے چہ بھاری شرک۔	۵۹	سب دہلیہ کا کفریہ عقیدہ
		۶۰	ان کے پیشوائے اول نجدی کا حال
۴۶	کفریہ ۴۵ تا ۴۹ شاہ صاحب تین سخت تر شرک	۶۱	بانیہ ہم اخص کفر نہیں کہتے مگر اہل بد جانتے ہیں۔
۴۷	کفریہ ۵۰ تا ۵۲ شاہ ولی اللہ صاحب اور ان کے استاد ذوق پیروان کے تین ڈبل شرک	۶۳	اس مختصر پر مقصود دو امر محمود۔
	ناو علی کا وظیفہ علی یا علی کا رد	۶۴	ان کتابوں کا شمار جسے کلمات کا کفریہ ہونا ثابت فرمایا۔
"	کفریہ ۵۳ تا ۵۵ حضرت شیخ محمد حجازی کے معاذ اللہ تین سخت تر شرک شیخ محمد حجازی	۶۵	حکیم صام سیٹ بک جو مجاہدیت
۴۸	کفریہ ۵۶ امام دہلیہ کا عقیدہ غیر مقلدین کے طور پر حضرت شیخ محمد کا شرک شد و اعظم احادیث کے مقابل تقلید کی تاکید	۶۶	مقرر نے اپنے خط میں کیا کیا لکھا تھا کیسے کیسے ضلال پڑ جائے۔
		۶۸	نقل خط مردود

بدولہ مشقین کا طرہ و طریقہ اور احکام کے متعلق جو چیزیں اس کتاب میں مذکور ہیں ان سے جو چیزیں اس کتاب میں مذکور ہیں ان سے جو چیزیں اس کتاب میں مذکور ہیں

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۶۲	جواب میں تحسیر عیاب	۸۵	معرض کی اذان گائی اور کتب لغت پر اعتراض
۶۳	گزشتہ اول ساری تحریر معرض کا منظر سر سے پور ہوا سوال سمجھنے پر جواب	۸۶	معرض کی اقرار کہ باتوں باتوں میں بی بی ام تعالیٰ علیہ السلام کو گالی دی جو انکار نہیں۔
۶۴	اکھل بے مارے کی توبہ ہے۔	۸۸	معرض کا صاف گوئی بچا جانا۔
۶۵	گزشتہ دوم لزوم کفر تکفیر فرماتا ائمہ اہلسنت کا ساتھ ہے معرض	۸۹	معرض کی صریح بر دینا سی اور توبہ دعویٰ ال کوئی کہہ کہ حشر نشر ہو چکا ہے کہ کچھ نہ ہو گا تو معرض کے نزدیک یہ الزام نہیں
۶۶	گزشتہ سوم معصوم خدا بارود کا تفصیل معرض نے اسد غزوہ جلالت میں جہان لیا	۹۰	گزشتہ چارم معرض کے دیگر خیالات و عمل معرض نے انکسایان و کفر کو نہ بھلا
۶۷	خود معرض کے اعتراضات کہ امام کا پر حکم کفر میں چہ ان مضامین	۹۱	معرض نے حدیث گزشتہ ہی اور وہ بھی نہ سمجھی لزم و انتزام غصہ کی تحقیق اور معترض کی فہمی
۶۸	معرض کا اقرار کہ خدا کا جو چاہے کرتا ہے میں حسرت نہیں۔	۹۲	معرض کا اپنے اقرار سے کفر قبول کر لینا معرض نے کفر بنائیکو خود کفر ہے کا
۶۹	معرض کا اقرار کہ امام ولایت پر کفر کرتا ہے معرض نے کفر بنائیکو خود کفر ہے کا	۹۳	ارکاب کیا اور نماز کو مطلقاً حرام ٹھہرا
۷۰	معرض نے کفر بنائیکو خود کفر ہے کا	۹۴	باقی خسرات معرض کا رد۔
۷۱	معرض کا اقرار کہ امام ولایت پر کفر کرتا ہے معرض نے کفر بنائیکو خود کفر ہے کا	۹۵	کلام معرض کی لطیفہ شرح۔
۷۲	معرض کا اقرار کہ امام ولایت پر کفر کرتا ہے معرض نے کفر بنائیکو خود کفر ہے کا	۱۰۲	معرض کا دوبارہ کفر و ایمان سوا الا شرع جو طلب معرض کا اقرار سے نہ ایمان نہ خود کفر پر کفر
۷۳	معرض کا اقرار کہ امام ولایت پر کفر کرتا ہے معرض نے کفر بنائیکو خود کفر ہے کا	۱۰۳	معرض کا اپنے کفر کو اپنے کفر میں پڑنا۔
۷۴	معرض کا اقرار کہ امام ولایت پر کفر کرتا ہے معرض نے کفر بنائیکو خود کفر ہے کا	۱۰۴	باقی خسرات معرض کا رد۔
۷۵	معرض کا اقرار کہ امام ولایت پر کفر کرتا ہے معرض نے کفر بنائیکو خود کفر ہے کا	۱۰۵	باقی خسرات معرض کا رد۔